اُردو زبان کی پہلی تصنیف

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ

(جو ۸۲۵ھ / ۱۴۲۱ء اور ۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء کے درمیان لکھی گئی)

مُصنفہ

فخر دین نظامی

مرتبہ

ڈاکٹر جمیل جالبی

ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی ایچ۔ ڈی۔ ڈی۔ لٹ

www.taemeernews.com

اُردو زبان کی پہلی تصنیف

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ

مُصنفہ

فخر دین نظامی

(جو ۸۲۵ھ/۱۴۲۱ء اور ۸۳۹ھ/۱۴۳۵ء کے درمیان لکھی گئی)

مرتبہ

ڈاکٹر جمیل جالبی

ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ۔ ڈی۔ ڈی۔ لٹ

www.taemeernews.com

جملہ حقوق محفوظ

اشاعت اول ________ ۱۹۷۳ء

نیا ایڈیشن ________ نظر ثانی کے بعد ۱۹۷۹ء

تعداد ________ ۵۰۰

ناشر ________ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، گلی عزیز الدین
وکیل، مرزا احمد علی مارگ، لال کنواں دہلی

طابع ________ جے۔ کے۔ آفسٹ پریس۔ جامع مسجد دہلی ۶

قیمت ________ ایک سو تیس ۱۳۰ روپے

کتابت ________ سید حسنی الحسن نقوی

سرورق ________ موسیٰ کلیم ٹانڈوی

www.taemeernews.com

باباے اُردو کے نام

حق بحقدار رسید

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

فہرست

تعارف	ڈاکٹر جمیل جالبی	٨
مقدمہ	ڈاکٹر جمیل جالبی	٩
متن و عکس	مثنوی کدم راؤ پدم راؤ	٦٤
فرہنگ	از مرتب	٢٤١
ضمیمہ نمبر ١	تعارف سلاطین بہمنی	٢٦٦
ضمیمہ نمبر ٢	شخصیات	٢٧١
فہرست مآخذ		٢٨٧

www.taemeernews.com

نظامی کہنہار جس یار ہوئے
سُننہار سُن نغز گفتار ہوئے

نظامی
مثنوی کدم راؤ پدم راؤ

www.taemeernews.com

تعارف

(نیا ایڈیشن)

اُردو زبان کی پہلی تصنیف "مثنوی کدم راؤ پدم راؤ" کا پہلا اڈیشن ۱۹۷۳ء میں کراچی سے شائع ہوا تھا اور اب اس کا نیا اڈیشن دہلی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس مثنوی کی اشاعت سے نہ صرف اُردو زبان کی تاریخ اور ادبی روایت نویں صدی ہجری تک جا پہنچتی ہے بلکہ زبان کے ارتقار کی گم شدہ کڑیاں بھی مل جاتی ہیں اور اہلِ علم و ماہرِ لسانیات کے سامنے فکر و تحقیق کے نئے راستے کھل جاتے ہیں۔ اس نئے ایڈیشن پر میں نے پھر سے مقدور بھر محنت کی ہے اور اپنے تیار کردہ متن کا مخطوطے سے مقابلہ کرکے جہاں جہاں مجھے سقم نظر آیا دور کر دیا ہے۔

یہ سطور لکھتے ہوئے مجھے مولوی عمر یافعی حیدرآبادی یاد آرہے ہیں۔ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کا مخطوطہ جو دنیا بھر میں اس کتاب کا واحد نسخہ ہے، عمر یافعی صاحب کی ملکیت تھا اور ۱۹۴۹ء میں ان کے ذخیرۂ کتب کے ساتھ انجمن ترقی اردو آگیا تھا۔ عمر یافعی مرحوم کو نادر و نایاب ادبی، علمی و تاریخی کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا۔ وہ ذخیرۂ کتب جو انھوں نے "انجمن" کو دیا، تقریباً ۱۸ ہزار بیش بہا مطبوعات و مخطوطات پر مشتمل تھا۔ "مثنوی کدم راؤ پدم راؤ" کا یہ وہی نسخہ تھا جو ایک زمانے میں مرحوم لطیف الدین ادریسی حیدرآبادی کے پاس تھا اور جس کا مطالعہ کرکے مولوی نصیر الدین ہاشمی مرحوم نے اکتوبر ۱۹۳۲ء کے "معارف اعظم گڈھ" میں ایک تعارفی مضمون "بہمنی عہد کا ایک دکھنی شاعر" قلمبند کیا تھا۔ جس انداز سے اب یہ کتاب شائع ہو رہی ہے کہ مخطوطے کا عکس دائیں طرف ہے اور میرا تیار کردہ متن بائیں طرف سامنے ہے، یہ نادر و نایاب مخطوطہ اب سب کی ملکیت بن جاتا ہے۔ متن کے ساتھ مخطوطے کا عکس شائع کرنے کی یہ روایت یقیناً مستحسن ہے۔

یہ کتاب میری اجازت سے محمد مجتبیٰ خان صاحب اپنے اشاعتی ادارے "ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس" سے شائع کر رہے ہیں جو معیاری علمی و ادبی کتابیں نہایت سلیقے سے شائع کرنے کی وجہ سے سارے ملک میں خاص شہرت رکھتا ہے۔

جمیل جالبی

۱۷ اگست ۱۹۸۷ء

www.taemeernews.com

مقدمہ

"تاریخِ ادبِ اُردو" لکھتے ہوئے میں نے اس بات کا التزام خاص طور پر کیا کہ ادب کو معاشرتی، تہذیبی و سیاسی عوامل کے ساتھ دیکھا اور سمجھا جائے اور ادب کی روایت جن جن اثرات اور رنگوں سے مل کر بنی ہے انہیں واضح کیا جائے۔ قدیم اور جدید کی تقسیم ہم نے اپنی سہولت کے لیے کی ہے ورنہ بنیادی طور پر ایک ہی روایت نئے اثرات قبول کرتی اور ازکار رفتہ اثرات کو رد کرتی ہوئی ہر دور میں نئی شکل بناتی ہے۔ ادب کی روایت معاشرت و تہذیب سے الگ رہ کر پروان نہیں چڑھتی بلکہ زمانے کی روح کو اپنے اندر سمیٹتی اپنے خدوخال بناتی ہے۔ اسی لیے کسی دور کی تہذیب کی حقیقی روح اس کے ادب میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ کسی زبان کی روایت بھی ایک دریا کی طرح ہے جو صدیوں سے بہہ رہا ہے۔ اس میں ماضی بھی موجود ہے اور حال و مستقبل بھی۔ کہیں یہ دریا بھرا پُرا نظر آتا ہے۔ کہیں خشک و بے آب دکھائی دیتا ہے۔ کہیں اس سے شاخ در شاخ پھوٹتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہیں اس کا پاٹ چوڑا ہو جاتا ہے۔ کہیں یہ چھوٹا ہو کر ندی نالے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن ہیں یہ ایک ہی دریا کی مختلف شکلیں۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ ادب کی روایت ایک اکائی ہے تو اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ ادب کی تاریخ کا مطالعہ بھی اسی نقطۂ نظر سے کرنا چاہیے۔ "تاریخِ ادب" لکھتے ہوئے دوسرا التزام میں نے یہ کیا کہ صرف سُنی سنائی باتوں کو قبول نہیں کیا بلکہ ہر کتاب کا خواہ وہ قلمی ہو یا مطبوعہ مطالعہ کیا اور اسے پہلے اس کے اپنے دور میں اور پھر پوری روایت کے تعلق سے دیکھا اور سمجھا۔ اس میں وقت بہت صرف ہوا اور کام پھیلتا بڑھتا چلا گیا لیکن صاحبو! ایک طالب علم اپنے علم کی پیاس اسی طرح بجھا سکتا ہے۔ اس تمام عرصے میں میری یہ کوشش رہی کہ نویں اور دسویں صدی ہجری کی وہ تمام تصانیف جو خطی شکل میں طاقِ نسیاں پر دھری تھیں ان کا مطالعہ بھی اسی نقطۂ نظر سے کیا جائے اور دیکھا جائے کہ ان تصانیف کی لسانی، تہذیبی و ادبی اہمیت کیا ہے؟ کیا انھوں نے اُردو ادب کی روایت کے دریا کو پاٹ دار بنانے میں مدد دی ہے؟ کیا ان کے مطالعے سے اُردو زبان کے ارتقا کا پتا چلتا ہے؟ کیا ان سے اُردو زبان کی ساخت اور اس میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا سراغ ملتا ہے؟ یہ یقیناً مشکل اور اہم کام تھا۔ لیکن جب پہلی جلد مکمل ہوئی تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں ایسا مواد آ گیا ہے جو ادب کی تاریخ اور مطالعے کو ایک نیا رُخ دے گا۔ ساتھ ساتھ بہت سی ایسی چیزیں بھی جمع ہو گئیں جن کی اشاعت اُردو زبان و ادب کے لیے انتہائی مفید ثابت ہو سکتی تھی۔ "دیوانِ حسن شوقی"[1]

---

[1] "دیوانِ حسن شوقی"۔ مطبوعہ انجمن ترقی اُردو پاکستان کراچی ۱۹۷۱ء

www.taemeernews.com

اسی سلسلے کی پہلی کڑی تھی۔ "دیوانِ نصرتی[1]" دوسری کڑی اور مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" اسی سلسلے کی تیسری کڑی ہے۔ اس مثنوی کو زمانی اعتبار سے "دیوانِ حسن شوقی" سے پہلے شائع ہونا چاہیے تھا لیکن یہ ایک ایسا مشکل کام تھا کہ صرف متن کی تیاری میں پانچ سال سے زیادہ کا عرصہ لگ گیا۔

"مثنوی کدم راؤ پدم راؤ" کا دنیا میں ایک ہی معلوم نسخہ ہے جو انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی کے کتب خانۂ خاص میں محفوظ ہے جس کا سائز ۲ء۷ انچ x ۱ء۵ انچ ہے۔ یہ واحد نسخہ بھی ناقص ہے۔ بیچ بیچ میں سے اکثر صفحات غائب ہیں اور آخر میں بھی مثنوی کے کم از کم دو تین صفحات کم معلوم ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے کاتب کے نام اور سنہ کتابت کا بھی پتا نہیں چلتا۔ عنوانات سُرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ مصرعوں کے وسط اور دوسرے مصرعوں کے آخر میں یہ نشان (٭) سُرخ روشنائی سے دیا گیا ہے۔ پہلے صفحے پر بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے اپنے ہاتھ سے "مثنوی کدم راؤ پدم راؤ، فخرالدین نظامی" کے الفاظ لکھے ہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ "۸۲۵ھ (یہ سنہ احمد شاہ ولی کی تخت نشینی کا ہے) وفات ۸۳۸ھ م ۱۴۳۴ء" ان کے نیچے "عبدالحق" لکھا ہے۔ اسی صفحے پہ یہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے کہ "علاءالدین بن احمد شاہ ۸۳۸ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۸۶۲ھ میں وفات پائی۔ احمد شاہ ثالث بن علاءالدین ۸۶۵ تا ۸۶۷ھ"۔ صفحہ ۲۷ کے حاشیے میں سرخی سے کاتب نے اس شعر کا اضافہ کیا ہے۔

ڈھونڈا دھرے من بہت دشت جاؤ ٭ پیارے اگر پیٹ میں بس پاؤ

اس نسخہ کا رسم الخط نسخ ہے لیکن یہ نسخ اتنا مشکل ہے کہ اسے پڑھنا اتنا ہی دشوار تھا جتنا عہدِ قدیم کے کسی رسم الخط کو پڑھ کر مفید مطلب باتیں اخذ کرنا۔ مولوی عبدالحق مرحوم کی یہ بڑی خواہش تھی کہ یہ مثنوی کسی طرح پڑھ لی جائے اور پھر شائع کر دی جائے۔ انہوں نے برصغیر پاک و ہند کے ماہرینِ فن کے پاس اس کے عکس روانہ کئے۔ مرحوم قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کو اس کام پر مامور کیا۔ مثنوی کا مخطوطہ بھی کافی عرصے ان کے پاس رہا۔ کوشش کی یہ داستان چالیس سال سے زیادہ پرانی ہے۔ آخر میں انہوں نے یہ طے کیا کہ اس نادر و نایاب مخطوطے کے ہر صفحے کے بلاک بنوا کر اسے اسی طرح شائع کر دیا جائے۔ اس کے کچھ صفحات انہوں نے "قومی زبان" میں شائع بھی کئے لیکن اس عرصہ میں کہ ان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا، موت نے نقارہ باج دیا اور وہ اس حسرت کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔ اب اس بات کو بھی تقریباً بارہ سال ہوتے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں میں پہلی بار اس مخطوطے سے متعارف ہوا۔ مہینوں اس کے مطالعے کی کوشش میں لگ گئے۔ آتشیں شیشہ لئے گھنٹوں اسے پڑھنے کی کوشش کرتا رہا لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ ایک تو رسم الخط اور اس کے اصول جو کاتب کے پیشِ نظر تھے، سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ دوسرے زبان اور اس میں استعمال ہونے والے الفاظ موجودہ زبان سے بالکل مختلف تھے۔ ڈیڑھ سال کی محنت و کوشش اور لغات کے ساتھ سر کھپانے کے بعد میں اس قابل ہو گیا کہ کسی حد تک میں اسے پڑھ سکوں۔ مجھے اس کا بھی اندازہ ہوا کہ کاتب مختلف حروف اور ان کے جوڑ کی مختلف شکلیں

---

[1] "دیوان نصرتی" مطبوعہ رسالہ صحیفہ لاہور شمارہ ۱۲، اکتوبر ۱۹۶۰ء۔ الگ کتابی شکل میں "توسین" لاہور نے بھی ۱۹۶۳ء میں دیوان نصرتی شائع کیا

www.taemeernews.com

کس طرح لکھتا ہے۔ مختلف حروف مثلاً پ، گ، ڑ، ڈ کے لئے وہ کیا عمل کرتا ہے۔ دوسرے حروف وہ کس کس طرح بناتا ہے۔ یہ مشکل بھی ہمیشہ پریشان کرتی رہی کہ لفظ پڑھ لیا تو اس کی تصدیق کے لیے معنی کی تلاش ہوئی۔ یہ کام بھی ساتھ ساتھ جوتا رہا۔ پھر دو سال کے اندر اندر مجھ میں یہ حوصلہ پیدا ہو گیا کہ میں اس مخطوطے کی پہلی نقل تیار کروں۔ اس نقل کا مقابلہ جب اصل سے کیا تو اس میں اتنی کاٹ چھانٹ ہوئی کہ میں دوسری نقل تیار کرنے پر مجبور ہوا۔ دوسری نقل کا مقابلہ جب پھر اصل سے کیا اور ہر لفظ پر غور کیا تو یہ دوسری نقل بھی اس قابل نہ رہی کہ اسے صاف کیا جا سکے۔ دوسری نقل اور اصل کو سامنے رکھ کر میں نے تیسری نقل تیار کی جو ۲۱ اگست ۱۹۷۱ء کو مکمل ہوئی۔ یہ تیسری نقل مع بلاک سے چھپے ہوئے نسخے کے میں نے جناب اکبر صدیقی صاحب کو بھجوا دی کہ وہ براہ کرم میری تیار کردہ نقل کو اصل کے ساتھ ملا کر دیکھ لیں۔ یہ کام انھوں نے دو ماہ کے عرصے میں انجام دیا اور بہت سے الفاظ کی صحت کی۔ میں ان کی اس عنایت بے پایاں کے لئے شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اپنا قیمتی وقت، عمر کے اس حصے میں جب وہ سترویں سال میں ہیں، صرف کیا۔ اور ایسے قیمتی مشوروں سے مستفیض فرمایا کہ اگر ان کی مدد شامل نہ ہوتی تو شاید میں بہت سی فاحش غلطیاں کرتا۔ خدا انہیں سلامت رکھے اور عمر نوح عطا فرمائے۔

اب یہ مثنوی ـــــ "کدم راؤ پدم راؤ" جو اردو زبان کی پہلی معلوم تصنیف اور تقریباً پونے چھے سو سال پہلے لکھی گئی تھی، اس اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہی ہے کہ سیدھے ہاتھ کی طرف مخطوطے کے ہر صفحے کا عکس چھاپا گیا ہے اور اس کے سامنے بائیں صفحے پر میرا تیار کردہ "متن" شائع کیا گیا ہے تاکہ اہل علم و تحقیق دونوں کا مقابلہ کر کے یہ معلوم کر سکیں کہ میں نے کہاں کہاں غلطی کی ہے اور اس طرح متن کی مزید اصلاح ہو سکے۔ اس مخطوطہ کو انتہائی دیدہ ریزی و محنت سے پڑھنے کی منزل سر کرکے مجھے وہی خوشی حاصل ہوئی ہے جو سرا ہلیری اور تنزنگ کو دنیا کی سب سے بڑی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے سے ہوئی تھی اور یہی خوشی میری محنت کا ثمر ہے۔

۲

زمانۂ تصنیف

تاریخ شاہد ہے کہ علاء الدین خلجی نے ۱۳۱۰ء تک دکن، گجرات اور مالوہ کے علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا اور ان علاقوں کا انتظام و انصرام بہتر و موثر بنانے کے لیے اس سارے علاقے کو سو سو گاؤں کے حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقے پر ایک ترک سردار مقرر کر دیا تھا۔ "شمال" سے آیا ہوا یہ ترک سردار جو "امیر صدہ" کہلاتا تھا نہ صرف مالیات کا ذمہ دار تھا بلکہ اپنے حلقے کے نظم و نسق اور فوجی ضروریات کا بھی ذمہ دار تھا۔ چند ہی سال کے عرصے میں یہ ترک سردار اپنے اپنے حلقوں میں اپنے لواحقین اور متوسلین کے ساتھ ایسے آباد ہو گئے گویا یہ یہیں کے باشندے تھے۔ یہ امیر اور ان کے لواحقین و متوسلین

www.taemeernews.com

اپنے اپنے گھروں میں اپنی اپنی بولیاں بولتے لیکن جب بازار ہاٹ میں ملتے اور مقامی باشندوں سے معاشرتی سطح پر لین دین کرتے تو وہ اُس زبان میں جو شمال سے وہ اپنے ساتھ لائے تھے مقامی زبانوں کے الفاظ شامل کرکے بات چیت کرتے تیس پینتیس سال کے عرصے میں یہ علاقے ان کا وطن بن گئے۔ اور وہ نسل جو یہاں پیدا ہوئی اور پلی بڑھی اس کے لیے "شمال" کا تصور ایک دُور دیس کے تصور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ خلجیوں کے زوال کے بعد جب تغلقوں کی سلطنت قائم ہوئی اور محمد تغلق (۷۲۶ھ/۱۳۲۵ء - ۷۵۲ھ/۱۳۵۱ء) کا دورِ حکومت آیا تو اس نے بھی علاء الدین خلجی کے قائم کردہ امیرانِ صدہ کے نظام کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اسے زیادہ مضبوط و موثر بنایا اور ساتھ ساتھ سلطنت میں مزید استحکام پیدا کرنے کے لئے دولت آباد (دیوگری) کو ۷۲۸ھ/۱۳۲۷ء میں اپنا پایۂ تخت بنایا۔ اب غور کیجئے کہ جب علاء الدین خلجی نے شمالی ہند کے بے شمار خاندانوں کو دکن گجرات اور مالوہ میں حکمران بنا کر آباد کیا اور محمد تغلق دلّی کو اٹھا کر دولت آباد لے گیا تو وہاں تہذیبی، معاشرتی اور لسانی سطح پر کیا کیا تبدیلیاں نہ آئی ہوں گی۔

رفتہ رفتہ دکن، گجرات اور مالوہ میں "امیرانِ صدہ" ایک نئی طاقت بن گئے اور ان کی حیثیت ایک بڑے، متحد اور گُتھے ہوئے خاندان کی سی ہو گئی۔ وہ نہ صرف آپس میں شادی بیاہ کرتے بلکہ وقت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے۔ محمد تغلق کی سخت مزاجی اور جابرانہ روش کے باعث امیرانِ صدہ محمد تغلق سے ناراض ہو کر اسکے خلاف علمِ بغاوت بلند کرنے لگے۔ بغاوتوں کا یہ سلسلہ پھیلتا اور بڑھتا گیا اور یہ سارے علاقے اس کی لپیٹ میں آگئے۔ یہ بغاوت یہاں تک بڑھی کہ جب ملا نظام الدین، ملک احمد چین اور ملک علی کو بادشاہ نے حکم دیا کہ وہ امیرانِ صدہ فراہم کریں تو امیرانِ صدہ نے، جن میں اسمٰعیل مخ اور حسن ظفر خان بھی شامل تھے، ملک احمد و ملک علی کو قتل کر دیا اور ملا نظام الدین سے قلعہ اور خزانے کی کنجیاں چھین کر قبضہ کر لیا[1] اور اسمٰعیل مخ کو اپنا بادشاہ بنا لیا جو ناصر الدین شاہ کے لقب سے تختِ سلطنت پر متمکن ہو گیا۔ دو سال بعد جب دہلی کی فوجیں شکست کھا کر واپس ہوئیں تو سب امیرانِ صدہ نے اپنے متفقہ فیصلے سے حسن ظفر خان کو ۷۴۸ھ/۱۳۴۷ء میں اس نئی سلطنت کا تاجدار بنا دیا[2]۔ حسن ظفر خان، جو علاء الدین خلجی کے مشہور جنرل ظفر خان کا بھانجا تھا[3] اور ملتان سے چل کر دہلی آیا تھا اور ترقی کرکے امیر صدہ بنا کر دکن بھیجا گیا تھا، "علاؤ الدین حسن بہمن شاہ" کا لقب اختیار کرکے تختِ سلطنت پر جلوہ افروز ہو گیا۔ اسی کے ساتھ شہنشاہ بابر کی آمد سے تقریباً پونے دو سو سال پہلے، سرزمینِ دکن پر ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیاد پڑ گئی[4]۔ یہ واقعہ محمد تغلق کی زندگی ہی میں اس کی آنکھوں کے سامنے

---

[1] تاریخ بہمنی سلطنت — عبدالمجید صدیقی ص۵۳-۵۵۔ ادارۂ ادبیاتِ اردو، حیدرآباد دکن۔

[2] ایضاً ص۶۱

[3] محبوب الوطن تذکرۂ سلاطینِ دکن حصہ اول۔ عبدالجبار خاں۔ مطبع فخر نظامی حیدرآباد ص۵

[4] برہان مآثر تالیف سید علی طباطبا۔ مجلس مخطوطات فارسیہ حیدرآباد دکن۔

www.taemeernews.com

پیش آیا۔ اس زمانے میں شمال انتشار کا شکار تھا۔ تغلقوں کے بعد سیدوں کی حکومت قائم ہوئی اور اس کے بعد لودھی بادشاہ بن بیٹھے۔ ۸۰۱ھ / ۱۳۹۸ء میں امیر تیمور کے حملے نے شمالی ہند کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اگر اس وقت سارے برصغیر میں کوئی قابلِ ذکر سلطنت باقی رہ گئی تھی تو یہی بہمنی سلطنت تھی۔ ان تمام واقعات نے شمال کے بہت سے خاندانوں کو مجبور کیا کہ وہ ہجرت کر کے ان علاقوں میں چلے آئیں جہاں امن وامان اور معاشی خوشحالی میسر تھی۔ اس عرصے میں لاتعداد خاندان' اہلِ ہنر' علما وفضلا' گجرات' دکن اور مالوہ چلے آئے۔[1] خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی دہلی سے گلبرگہ ۸۰۵ھ / ۱۴۰۲ء میں پہنچے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ اس وقت بہمنی سلطنت کا آٹھواں بادشاہ فیروز شاہ بہمنی تختِ سلطنت پر متمکن تھا اور بانیٔ بہمنی سلطنت ــــ" علاء الدین حسن بہمنی شاہ" کی وفات کو صرف ۵۹ سال کا عرصہ گزرا تھا۔

اس تاریخی پس منظر میں اب مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" کو دیکھیے۔ اس میں کہیں تاریخ تصنیف درج نہیں ہے لیکن مثنوی میں یہ دو مقامات قابلِ توجہ ہیں۔

۱۔ "نعت رسول" کے بعد "مدح سلطان علاء الدین بہمنی نوراللہ مرقدہٗ" کے عنوان کے تحت مثنوی میں مدحیہ اشعار آتے ہیں جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

بڑا شاہ وہ شاہ جس شاہ جگ	رہیں سیو تے جس نم تس پائے لگ	(شعر ۵۲)

۲۔ بارہ اشعار کے بعد ایک "مدح" میں یہ شعر ملتے ہیں۔

شہنشہ بڑا شاہ احمد کنوار	پرت پال سنسار کرتار ادھار	۶۴
دھنیں تاج کا کون راجا اجنگ	کنور شاہ کا شاہ احمد بھجنگ	۶۵
لقب شہ علی آل بہمن ولی	ولی تھی بہت بدھ تدآ گلی	۶۶
جہانگیر توں شاہ گڑوا کبیر	سمندر منوکت سمندر سریر	۶۷

ان اشعار سے نصیر الدین ہاشمی مرحوم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "علاء الدین بہمنی کا انتقال ہو چکا تھا اور اشعار ماقبل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمد شہزادہ تھا۔"[2] پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ "مثنوی علاؤالدین بہمنی کے انتقال کے بعد لکھی گئی ہے اور اس کا ولی عہد احمد تھا۔ خاندانِ بہمنی کے سلسلے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سوائے گیارھویں حکمران علاء الدین ہمایوں شاہ کے کوئی ایسا حکمران نہیں ہوا جس کا لقب علاء الدین ہو اور احمد شاہ اس کے ولی عہد کا نام ہو۔ یہ احمد شاہ ثالث ۸۶۵ھ ــــ ۸۶۷ھ تک حکمراں رہا ہے۔ اس لئے اس مثنوی کی تصنیف بھی اسی زمانہ میں قرار دینی چاہیئے۔"[3] پھر خود ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ "اگرچہ تاریخ فرشتہ میں احمد شاہ ثالث

---

[1] خاتمۂ مرآۃ احمدی مصنفہ مرزا محمد حسن علی محمد خان بہادر ص ۲۴ مطبوعہ بیپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۹۲۸ء

[2] دکن میں اردو ص ۳۴ اردو اکیڈیمی سندھ' کراچی ۱۹۶۰ء

[3] ایضاً ۳۵

www.taemeernews.com

کا لقب نظام شاہ بہمنی لکھا ہے مگر جو سکے ۸۶۵ھ سے ۸۷۰ھ تک مضروب ہوئے ہیں ان پر بادشاہ کا نام احمد شاہ مسکوک ہے[۱] مولوی عبدالحق کا بھی یہی خیال ہے[۲]

سخاوت مرزا صاحب کا خیال یہ ہے کہ "بہر حال نظامی کا علاء الدین احمد شاہ ثانی (۸۳۸ تا ۸۶۲ھ) کا معاصر ہونا قطعی ہے۔ علاء الدین حسن گنگو بہمنی کے دور سے اس کا تعلق نہیں اس لئے کہ حسن گنگو بہمنی کے بیٹوں میں احمد شاہ نامی کوئی شہزادہ نہیں تھا البتہ احمد شاہ ولی البہمنی اس کا پوتا اور اس سلسلہ کا نواں بادشاہ تھا[۳]"

جناب افسر صدیقی امروہوی کا خیال یہ ہے کہ "نظام شاہ صرف دو سال بادشاہ رہا..... اور اس دو سال کی مدت میں دو جنگیں ہوئیں..... بادشاہ اور اس کے حواریوں کو اتنی فرصت کہاں ملی ہوگی کہ علمی و ادبی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ نظام شاہ کی خُرد سالی میں اس کی والدہ مخدومۂ جہاں اور خواجہ محمود گاواں تمام امورِ سلطنت کے منتظم و مہتمم تھے۔ نظامی اگر اس عہد میں ہوتا تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ وہ بادشاہ کا ذکر تو کرتا اور ان شخصیتوں کو نظر انداز کر دیتا جو در اصل مُہماتِ ملکی کی سربراہ تھیں۔ تاریخِ فرشتہ کا آغاز ۹۹۸ھ میں بیجاپور میں ہوا۔ کیا اتنی سی مدت میں بہمنی سلاطین کے سکے اس قدر نایاب ہو گئے تھے کہ فرشتہ کو ایک بھی نہ مل سکا جس کے سہارے وہ نظام شاہ کا نام احمد شاہ تحریر کرکے غلط فہمی کی بنیاد چھوڑ جاتا[۴]" اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "ایک وہ احمد شاہ جیسے بڑا شہنشاہ اور ولی کہا گیا ہے۔ دوسرا وہ احمد شاہ جیسے بادشاہ کا کمزور ظاہر کیا گیا ہے[۵]"

اس ساری بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی کو اس بات سے اختلاف نہیں ہے کہ یہ مثنوی بہمنی دور میں لکھی گئی ہے۔ البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ یہ کس بادشاہ کے دور میں لکھی گئی۔ ہاشمی صاحب اور عبدالحق صاحب اس مثنوی کی تصنیف کا زمانہ ۸۶۵ھ اور ۸۶۷ھ کا درمیانی عرصہ بتاتے ہیں اور افسر صدیقی صاحب ۸۲۵ھ اور ۸۳۸ھ کے درمیان کا زمانہ بتلاتے ہیں[۶] فرق صرف چالیس سال کا ہے۔ آیئے اب ہم دیکھیں کہ نئی معلومات کی روشنی میں اصل حقیقت کیا ہے؟

۱۔ افسر صدیقی صاحب کی یہ دلیل کہ نظامی اگر اس عہد میں ہوتا تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ وہ بادشاہ کا ذکر تو کرتا

۱۔ دکن میں اردو ص۳۵ اردو اکیڈیمی سندھ کراچی ۱۹۶۰ء

۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد دوم ص۳۳۵ طبع اول ۱۹۶۶ء

۳۔ سہ ماہی اردو ادب علی گڑھ ۱۹۶۲ء شمارہ ۲ صفحہ ۴۴

۴۔ مخطوطات انجمن ترقی اردو جلد اول ص۳۶۵ مطبوعہ انجمن ترقی اردو پاکستان۔ کراچی ۱۹۶۵ء

۵۔ ایضاً ص۳۶۵

۶۔ ایضاً ص۳۶۷

www.taemeernews.com

اور ان شخصیتوں کو جو منتظم و مہتمم تھیں یعنی ملکہ مخدومۂ جہاں اور خواجہ محمود گاواں کو نظر انداز کر دیتا اس لیے زیادہ قابلِ قبول نہیں ہے کہ مثنوی ناقص الاوسط ہے۔ مخطوطہ کے ص۱۱ کے بعد ہی جس پر مدحیہ اشعار ملتے ہیں، تسلسل قائم نہیں رہتا۔ اس نامکمل مدح کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کرنا کسی طرح مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

۲۔ ہاشمی صاحب کا یہ کہنا کہ سوائے گیارھویں حکمران علاء الدین ہمایوں شاہ کے کوئی اور ایسا حکمران نہیں ہوا جس کا لقب علاء الدین اور احمد شاہ اس کے ولی عہد کا نام ہو اس لیے قابلِ قبول نہیں ہے کہ وہ اپنی تردید بھی یہ کہہ کر خود ہی کر دیتے ہیں کہ "اگرچہ تاریخِ فرشتہ میں احمد شاہ ثالث کا لقب نظام شاہ بہمنی لکھا ہے" اور وہ قریب ترین معاصر تاریخ کو چھوڑ کر صرف سکّوں کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ

۱۔ اس دَور کے قریب ترین مورخ فرشتہ کو صرف سکّوں کی بنیاد پر کیوں اور کیسے رد کر دیا جاتا ہے؟

۲۔ برہانِ مآثر کا مصنف سید علی طباطبائی، جو فرشتہ کا ہم عصر ہے کہیں نظام شاہ کو احمد شاہ ثالث نہیں لکھتا بلکہ "سلطان نظام شاہ ابن سلطان ہمایوں شاہ"[۱] لکھتا ہے۔ پھر سلطان نظام شاہ کو احمد شاہ ثالث کیسے مان لیا جائے؟

۳۔ بہمنی سلطنت کا پہلا بادشاہ علاء الدین حسن بہمن شاہ (۷۴۸ھ — ۷۵۹ھ) ہے۔ اس کے چار بیٹے تھے — محمد شاہ اول (۷۵۹ — ۷۷۶ھ)، داؤد شاہ (۷۷۹ — ۷۸۰ھ)، احمد خان اور محمود خان۔ علاء الدین بہمنی کے بعد محمد شاہ اول تخت نشین ہوا۔ اس کے بعد محمد شاہ کا بیٹا مجاہد شاہ (۷۷۶ھ — ۷۷۹ھ) اور پھر محمد شاہ کا بھائی داؤد شاہ۔ اس کے بعد شمس الدین ۷۹۹ھ پھر غیاث الدین ۷۹۹ھ، پھر آٹھواں بادشاہ فیروز شاہ ہوا جو احمد خاں کا بیٹا تھا اور علاء الدین بہمنی، بانیٔ سلطنت کا پوتا تھا۔ احمد خاں کے دو لڑکے تھے — ایک فیروز شاہ اور دوسرا احمد شاہ ولی بہمنی جو فیروز شاہ سے سلطنت حاصل کر کے بادشاہ بنا اور جس پر خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بہت مہربان تھے۔[۲]

اب ان معلومات کی روشنی میں وہ شعر پڑھیے جو مثنوی میں "مدح سلطان علاء الدین بہمنی" کے تحت لکھے گئے ہیں اور جو اوپر نقل کیے جا چکے ہیں۔ ان اشعار میں دو احمد بیان ہوئے ہیں۔ ایک وہ احمد شاہ جسے بڑا شہنشہ ظاہر کیا گیا ہے اور دوسرا وہ احمد جسے بادشاہ کا کنور ظاہر کیا گیا ہے اور جس کا لقب احمد ولی بہمنی بتایا گیا ہے۔[۳] اس لحاظ سے تاریخ کی ورق گردانی کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی احمد شاہ ولی البہمنی ہے جو احمد خاں کا بیٹا اور علاء الدین حسن بہمنی، بانیٔ سلطنت کا پوتا ہے۔ تذکرہ سلاطین دکن[۴] میں مذکور ہے کہ:۔

۱؎ برہان مآثر۔ ص۲۶ مجلس مخطوطات فارسیہ حیدرآباد دکن۔

۲؎ تاریخ فرشتہ (ترجمہ اردو) ص۴۹۵ و ص۵۰۳ جلد اول۔ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔

۳؎ مخطوطات انجمن ترقی اردو جلد اول ص۳۶۸ مرتبہ افسر صدیقی امروہوی۔

۴؎ تذکرۂ سلاطینِ دکن از عبدالجبار خاں ص۵۳۴ مطبوعہ فخر نظامی حیدرآباد۔

www.taemeernews.com

"چونکہ احمد شاہ بہمنی ولی مشہور تھا۔ زندگی میں تمام اس کی ولایت کو مانتے تھے۔ مرنے کے بعد زندگی سے زیادہ اس کی ولایت کی قدر کرنے لگے۔"

ان تمام شواہد کی روشنی میں اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسی احمد شاہ ولی البہمنی کے دورِ حکومت (۸۲۵ھ / ۱۴۲۱ء — ۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء) میں اردو زبان کی یہ پہلی معلوم مثنوی کدم راؤ پدم راؤ لکھی گئی۔

مخطوطہ کے مٹے پر بانیٔ سلطنت "سلطان علاء الدین بہمنی نوراللہ مرقدہٗ" کی مدح میں اشعار لکھے گئے ہیں اور ساری الجھن اس بات سے پیدا ہوتی ہے کہ یہ مدح بھی پوری نہیں ہے۔ بیچ کے صفحات مخطوطے سے غائب ہیں لیکن جتنے اشعار موجود ہیں ان میں بھی بانیٔ سلطنت کی تعریف کرتے کرتے احمد شاہ ولی البہمنی اور اس کے والد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ اشعار اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آئندہ اس بادشاہ کی تعریف میں اشعار آئیں گے۔

گمانِ غالب ہے کہ یہ مثنوی بیدر میں لکھی گئی ہو اس لئے کہ احمد شاہ ولی نے ۸۳۴ھ / ۱۴۳۰ء میں اپنا دارالسلطنت گلبرگہ کے بجائے بیدر کو بنایا تھا۔ اگر یہ بیدر میں لکھی گئی تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ نظامی نے اسے ۸۳۴ھ / ۱۴۳۰ء اور ۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء کے درمیانی عرصہ میں تصنیف کیا۔ یہ علاقہ کنڑی کا علاقہ ہے لیکن مرہٹی کا اثر بھی اس علاقے کی زبان پر موجود ہے۔

مثنوی کا نام

اس مثنوی کا اصل نام کیا تھا یہ بھی اس وجہ سے معلوم نہیں ہے کہ مثنوی کے ابتدائی اور آخری صفحات غائب ہیں۔ مثنوی کے دو کردار ہیں۔ ایک کدم راؤ جو راجہ ہے۔ دوسرا پدم راؤ جو وزیر ہے۔ مولانا نصیر الدین ہاشمی نے انہی کرداروں کی مناسبت سے اس کا نام مثنوی کدم راؤ پدم راؤ رکھ دیا ہے اور یہ مثنوی اب اسی نام سے مشہور ہے۔ ہاشمی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "ایک مثنوی جو کدم راؤ پدم راؤ سے موسوم تھی ہم نے لطیف الدین ادریسی مرحوم تاجرکتب کے پاس دیکھی تھی اور اسی زمانہ میں اسکے نوٹ اخذ کئے تھے ممکن ہے نواب سالار جنگ مرحوم کے مخطوطات میں موجود ہو[1]" لیکن کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست کی اشاعت کے بعد اب یہ بات صاف ہوگئی ہے کہ وہاں بھی اس مثنوی کا کوئی نسخہ موجود نہیں ہے۔ ہاشمی صاحب کے اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود تاجر کتب نے اس مثنوی کا "نام کدم راؤ پدم راؤ" رکھ دیا تھا۔ اور یہی نام ہاشمی صاحب نے قبول کرلیا۔ اس کا بھی امکان ہے کہ کتب خانۂ خاص انجمن ترقی اردو پاکستان کا یہ نسخہ وہی ہو جسے نصیر الدین ہاشمی نے لطیف الدین ادریسی کے پاس دیکھا تھا۔

---

[1] دکن میں اردو ص ۳۳

www.taemeernews.com

نام و حالاتِ مصنف

مخطوطہ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کے مصنف کا نام فخر دین اور تخلص نظامی تھا۔ مثنوی میں کئی جگہ اس نے اپنا نام اور تخلص ساتھ ساتھ استعمال کیا ہے اور التزام یہ رکھا ہے کہ پہلے ایک شعر میں وہ خود کو اپنے پورے نام فخر دیں سے مخاطب کرتا ہے اور ایک یا دو شعر کے بعد وہ اپنا تخلص لاتا ہے۔ کئی جگہ اس نے صرف اپنا نام فخر دین استعمال کیا ہے مثلاً ص۲۲ کا یہ شعر دیکھیے:

کہے فخر دیں ایک سا چا بچن۔ + پہلے پڑ کھنے جے کرے کوئی کن

اسی طرح ص۹ پر بھی وہ صرف فخر دیں لاتا ہے۔

کرجے فخر دیں گیان ہے دیہہ سدھ + پدم مکھ باچے کدم کون بدھ۔

ص۱۰ پر پہلے شعر میں فخر دیں اور اس کے فوراً بعد دوسرے شعر میں اپنا تخلص لاتا ہے۔ وہ اشعار یہ ہیں۔

تہیں فخر دیں دیکھ انیاد راد + کرین دوس دھن پر ہری ڈکھ لاد

نظامی دھر ڈکھ کیوں راو دے + کرپت ورت گن بات دھن سوکے

ص۵ پر بھی نام اور تخلص دو اشعار میں اوپر نیچے آئے ہیں۔

سنور فخر دیں اب کسی سنورے + الولا مرا اپنا اُسی سنورے

نظامی جس اوپر پھری ایک چک + رتن لال موتی بھرے تس مکھ

ص۳ پر یہ دو شعر ملتے ہیں:

سنوے فخر دیں توں بسرا نکھیا + محمد نبی خاتم انبیا

نظامی کہنہار جس یار ہوئے + سُنہار سن نغز گفتار ہوئے

یہ انداز تخاطب آج بھی پنجاب میں رائج ہے اور اکثر قدیم شعرائے پنجاب اپنے کلام میں خود کو اسی طرح مخاطب کرتے ہیں۔

اسی طرح فخر دیں قسم کے نام آج بھی پنجابی مسلمانوں میں عام ہیں۔ پرت نامہ (قبل ۹۰۳ھ) کے مصنف فیروز کا نام بھی قطب دین تھا جیسا کہ خود اسنے ایک شعر میں ظاہر کیا ہے:

مجے ناؤں ہے قطب دیں قادری + تخلص سو فیروز ہے بیدری

ان شواہد کی روشنی میں کہ جب مصنف نے خود اپنا نام بار بار فخر دیں لکھا ہے اسے "فخر الدینؒ" لکھنا صحیح نہیں ہے۔[1]

---

[1] بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے خود اپنے قلم سے اس مخطوطہ پر مصنف کا نام فخر الدین لکھا ہے اور اپنے مضمون "اردو" مطبوعہ دائرۂ معارف اسلامیہ ص۳۲ مطبوعہ لاہور میں بھی یہی لکھا ہے کہ "مصنف کا نام فخر الدین نظامی تھا" جو یقیناً صحیح نہیں ہے۔

www.taemeernews.com

نظامی کی زندگی کے حالات کسی تذکرہ و تاریخ میں نہیں ملے۔ مثنوی کی داخلی شہادت کے پیشِ نظر صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ احمد شاہ ولی البہمنی کے زمانہ میں بیدر میں تھے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ دربار سے وابستہ تھے یا نہیں۔ وہ فارسی داں ضرور تھے اس لئے کہ مثنوی کے سارے عنوانات فارسی میں لکھے گئے ہیں۔ قدیم شعرا میں بھی کسی اور شاعر کا نام نظامی نہیں ملتا سوائے ایک نظامی کے جس نے "خوفنامہ"[1] تصنیف کیا تھا جس میں روزِ قیامت اور میدانِ حشر کے حالات کو بیان کر کے درسِ اخلاق دیا گیا ہے۔ "خوفنامہ" کے زبان و بیان کو دیکھتے ہوئے بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ خوفنامہ اس نظامی کا نہیں ہے جس نے مثنوی کدم راؤ پدم راؤ لکھی ہے۔ "خوفنامہ" اس دَور کی تصنیف ہے جب اُردو زبان ہندی روایت کے سارے امکانات جذب کر کے، فارسی روایت کے راستے پر چل چکی تھی۔

اشعار کی تعداد

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کی اشاعت کے بعد یہ بات اب اختلافی نہیں رہتی کہ مثنوی میں اشعار کی تعداد کتنی ہے؟[2] جیسا کہ متن سے ظاہر ہے اس مثنوی میں اشعار کی تعداد ۱۰۳۲ ہے اور ۱۰۳۳ واں شعر نامکمل ہے۔ اس کے بعد کے اشعار ضائع ہو گئے ہیں۔

مثنوی اور اس کا خلاصہ

مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" اپنی ہیئت کے اعتبار سے فارسی مثنوی کی مقررہ ہیئت اور "فعولن فعولن فعولن فعل" کے وزن میں لکھی گئی ہے۔ آخری رکن کہیں کہیں "فعل" کی جگہ "فعول" ہو گیا ہے۔ یہ تبدیلی قانونِ اوزان و بحور کے مطابق ہے۔ حسبِ قاعدہ پہلے حمد آتی ہے۔ پھر نعت رسول اور اس کے بعد بانیٔ سلطنت بہمنی کی مدح آتی ہے۔ چونکہ مدح کے اشعار بھی مخطوطہ میں پورے نہیں ہیں اور مدح کے بعد کے بھی کئی صفحات کم ہیں اس لیے فوراً قصہ شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا سوال تھے جو راجہ کدم راؤ نے اپنے وزیر پدم راؤ سے پوچھے تھے۔ مخطوطے کے صفحات بیچ بیچ میں غائب ہونے کی وجہ سے قصہ کا تسلسل بھی بار بار ٹوٹ جاتا ہے۔

قصہ یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ کدم راؤ (راجہ) اپنے وزیر (پدم راؤ) سے کہ رہا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے بات کرنا

---

[1] خوفنامہ (قلمی) مخزونہ انجمن ترقی اُردو پاکستان کراچی

[2] ہاشمی صاحب نے اشعار کی تعداد ۱۰۲۵ بتائی ہے (دیکھیے مقالاتِ ہاشمی) سخاوت مرزا صاحب نے ۱۰۴۹ بتائی ہے (دیکھیے سہ ماہی اردو ادب علی گڑھ ۱۹۶۲ ص۳۱)۔ افسر صدیقی صاحب نے ۱۰۳۹ بتائی ہے (دیکھیے مخطوطات انجمن ترقی اردو جلد اول ص۲۶۳)۔

www.taemeernews.com

اچھا نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ تجھ سے کہا ہے (وہ کیا کہا تھا اشعار کے بیچ میں سے ضائع ہو جانے کے باعث معلوم نہیں کیا جاسکتا) اس پر اچھی طرح غور کر کے مجھے جواب دے۔ اگر تو اپنی خطا بخشوانا چاہتا ہے اور بعد میں پچھتانا نہیں چاہتا تو صحیح صحیح جواب دے۔ یہ بات کہہ کر راجہ محل میں چلا گیا۔ وہ اتنا غصہ میں تھا کہ اسنے یہ بھی نہیں دیکھا کس نے سلام کیا اور کس نے سلام نہیں کیا۔ میں بھرا ہوا راجہ محل میں جا کر سنگھاسن پر بیٹھ گیا۔ اس کی اس حالت کو دیکھ کر محل کی رانیاں اور کنیزیں گھبرا گئیں۔ پہر رات گئے تک اس کی یہی حالت رہی۔ کوئی عورت اُسے رام نہ کر سکی۔ جب رانی نے اس کا ہاتھ ڈرتے ڈرتے پکڑا تو راجہ کدم راؤ نے کہا کہ اور باتیں چھوڑ اور یہ بتا کہ ناگن نے کیا چھند کیا تھا۔ کدم راؤ نے رانی سے یہ بھی کہا کہ کسی غیر عورت کے ساتھ بُرا کام کرنے سے زیادہ بُرا دنیا میں کوئی اور کام نہیں ہے۔ اُسی کا نام دونوں جہاں میں روشن ہوتا ہے جو پرائی عورت کو اپنی ماں بہن سمجھتا ہے۔

"پھر گفتن کدم راؤ با ناگنی" کی سُرخی آتی ہے جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ قصے کے لحاظ سے گفتن پدم راؤ با ناگنی" ہونا چاہیئے۔ ناگنی سے بات کر کے پدم راؤ کدم راؤ کو ختم کرنے کے لیے دبے پاؤں جاتا ہے۔ اسنے دیکھا کہ اس کے سرہانے پان پھول رکھے ہیں۔ وہ اس خیال سے اس میں جا بیٹھا کہ جیسے ہی راجہ پھول پان کی طرف رُخ کرے گا وہ اُسی وقت اُسے کاٹ کھائے گا۔ پدم راؤ ابھی اسی خیال میں تھا کہ اتنے میں رانی کدم راؤ کے پاس گئی اور اس کے پاؤں دبانے لگی۔ پاؤں دبانے سے راجہ کی آنکھ کھُل گئی۔ وہ ڈری ہوئی تو تھی ہی۔ کہنے لگی کہ ہماری زندگی تمہاری محبت پر قائم ہے۔ اگر راجہ کھُل کر بات کرے تو میں اس کا صحیح جواب دوں۔

کدم راؤ نے رانی سے کہا ــــ سُنا تھا کہ عورت بہت فریب جانتی ہے۔ ایسا فریب آج پہلے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔ میں اس وقت سے بہت حیران و پریشان ہوں۔ بھلا کہاں اچھی ذات کی ناگن اور کہاں ادنیٰ ذات کا سانپ۔ لیکن میں نے دیکھا کہ ناگن کوڑیال سے "میل کھا رہی" ہے۔ خدا نے مجھے حاکم بنایا ہے۔ میں اس بات کو برداشت نہ کر سکا۔ اور تلوار لے کر اسی وقت سانپ کو مار ڈالا لیکن ناگن جان بچا کر بھاگ گئی اور میری تلوار سے اس کی دُم کٹ گئی۔ یہ واقعہ دیکھ کر مجھے عورت پر بھروسا نہیں رہا۔ اس واقعہ کے بعد سے اے رانی! مجھے تیرا اعتبار بھی نہیں رہا۔ سونے کی چھُری بھی پیٹ میں نہیں ماری جاتی۔ سانپ کا ڈسا ہوا رسّی سے بھی ڈرتا ہے۔ اور دودھ کا جلا چھاچ کو بھی پھونک مار مار کر پیتا ہے۔ رانی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اگر راجا سُنے تو میں کچھ عرض کروں۔ جو کچھ تو نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ اگر میرا کوئی قصور ہے تو میں جان دینے کو تیار ہوں۔ لیکن دوسرے کا قصور مجھ پر نہ ڈالا جائے۔ بُرائی بھلائی دنیا میں ساتھ ساتھ ہے۔ چاند اتنا حسین ہے لیکن اس میں بھی داغ ہے۔ کون سا مرد ہے جس کا پاؤں نہیں ڈگمگاتا اور کون سا درخت ہے جو ہوا سے بچ رہتا ہے۔ تمام پتھر ایک قیمت کے نہیں ہوتے۔ سب عورتوں کو ایک جیسا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر تُو اُداس رکھے گا تو رعایا بھی بھوکوں مرے گی اور محل بھی فاقہ کرے گا۔ کیا تو نے نہیں سُنا کہ جان خوش تو جہان خوش۔ نہ تیرا کوئی عقلمند بیٹا ہے اور نہ کوئی دوست ہے۔ آخر تیرا راج کون سنبھالے گا؟

www.taemeernews.com

جو کچھ تو نے دیکھا وہ گزر چکا اور جو نقش و نام ہیں وہ بھی نہیں رہیں گے۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیئے جس کے بدلے میں بھلائی حاصل ہو۔

کدم راؤ نے کہا کہ اے رانی! تو نے شوہر پرستی کی جو بات کہی وہ بالکل سچ ہے لیکن ٹوٹے ہوئے دل کا کوئی علاج نہیں ہے۔ ٹوٹے ہوئے ہاتھ کو کانپ (پتلی سی بانس کی لکڑی) سے باندھا جا سکتا ہے لیکن ٹوٹے ہوئے دل کو کسی چیز سے بھی سہارا نہیں دیا جا سکتا۔ پاپ اگر میرا باپ بھی کرے تو مجھے پسند نہیں۔ مجھے سکھ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب کسی کو سچائی پر چلتا ہوا دیکھتا ہوں۔ عورت اسی وقت تک عقلمند رہتی ہے جب تک وہ کسی دوسرے مرد کو نہ دیکھے۔ مرد عورت کے چھل فریب سے واقف نہیں ہے۔ وہ ظاہر میں محبت جتاتی ہے مگر دل میں دشمنی رکھتی ہے۔ اس عورت کا مر جانا بہتر ہے جو اپنے شوہر کے سوا کسی دوسرے مرد کا تختۂ مشق بنے۔ رانی نے کدم راؤ کی بات سنی ...... (یہاں تسلسل ٹوٹ جاتا ہے)

کدم راؤ نے پدم راؤ سے کہا کہ آج میرا تماشا دیکھ۔ اس وقت وہاں کدم راؤ اور پدم راؤ کے سوا دوسرا کوئی نہیں تھا۔ کدم راؤ نے اپنے وزیر سے کہا کہ میں دوست اس شخص کو جانتا ہوں کہ جو لالچ کے بغیر دوستی نبھائے۔ تیرا ایک فقرہ بھی میرے لیے سوا لاکھ کے برابر ہے۔ تو سیانا اور عقلمند ہے اس لیے یہ بات اگر میں تجھ سے نہ کہوں تو پھر کس سے کہوں۔ گنوار آدمی سے بات کہنے کی وہی صورت ہے جیسے پنجرے میں سے ہوا اور چھلنی میں سے پانی نکل جاتا ہے۔

پدم راؤ کدم راؤ کی زبان سے یہ باتیں سنکر خوش ہوا اور کہا کہ اگر راجہ مجھ پر پورا بھروسا اور اعتماد رکھتا ہے تو میرے ماتھے پر کستوری ملے تاکہ میں اپنے گھرانے میں عزت کے ساتھ واپس جاؤں اور دنیا میں میرا نام روشن ہو۔ کدم راؤ نے اسکی پیشانی پر کستوری ملی اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پہلے ناگ کے سر پر پدم نہیں تھا۔ یہ اسی وقت سے پیدا ہوا جب کدم راؤ نے اپنا ہاتھ پدم راؤ کے سر پر رکھا۔

پدم راؤ کھڑا ہوا اور راجہ سے عرض کی کہ سنا ہے کل سے آپ فاقہ کشی (اُپاس) کرنے والے ہیں۔ اگر آپ ایک دن بھی کسی رنج سے بھوکے رہیں گے تو ملک خراب اور "بیرانگر" (کدم راؤ بیرانگر کا راجہ تھا) برباد ہو جائے گا۔ اگر آپ بھوجن کرینگے تو مجھے سکھ ہوگا۔ آج برت رکھنا اچھا نہیں ہے اور جو اس بات کو اچھا کہتا ہے وہ آپ کا دشمن ہے۔ اگر آپ خوشی کے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے تو میں اپنے گھر نہیں جاؤں گا۔

کدم راؤ نے کہا کہ اے پدم راؤ! تو اگر سچ مانے تو کہوں کہ میں اب تک پردیسیوں کی خدمت سے محروم ہوں۔ حالانکہ ہمیشہ سے ہمارا یہی قاعدہ رہا ہے۔ ساسان و جم بھی اسی ریت پر چلتے رہے ہیں۔ کسی پردیسی کو لے کر آؤ کہ میں اس کی خدمت کروں اور دان دوں۔

پدم راؤ نے عاجزی سے کہا کہ دنیا کے چلنے پھرنے والوں کو اپنے پاس مت بلاؤ کہ یہ آس دے کر نراس کر جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی عادتیں خراب ہوتی ہیں۔ میں یہ بات ہمدردی کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ کدم راؤ یہ بات سنکر بگڑ گیا اور کہا کہ

www.taemeernews.com

تو مسافروں اور پردیسیوں کو بُرا کیوں کہتا ہے۔ اُن سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ میرے سامنے اُن کی کیا حقیقت ہے۔ تو اس کی فکر نہ کر اور ایک مسافر کو بلا کر لا۔

پدم راؤ چھت تک اونچا ہوا اور پہر رات تک عاجزی کرتا رہا۔ اسنے بار بار یہی کہا کہ اے راجہ میری بات مان لے۔ یہ لوگ تیرے سامنے تجھے چاند سورج قرار دیتے ہیں لیکن دل میں کچھ اور ہوتا ہے۔ کسی سادھو کو اپنے پاس نہ بلا۔ جوگی لوگ بغیر شراب اور گوشت کے نہیں رہتے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تجھے بھی اسی راہ پر نہ ڈال دیں۔ اس میں گھڑی بھر کا سُکھ ہے لیکن اسکے خمار کا دُکھ زیادہ بھاری ہوتا ہے۔

پدم راؤ نے کہا کہ میں ایک عرض اور کرتا ہوں۔ کدم راؤ نے جواب دیا کہ تیری بات کو اسی طرح چھپاؤں گا جس طرح سمندر میں موتی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ پدم راؤ نے کہا ہمیں دُنیا سے کیا غرض ہے۔ ہمیں تو صرف آپ سے کام ہے۔ آپ کے سوا ہمیں کون پال سکتا ہے۔

کدم راؤ اس بات سے بہت خوش ہوا اور اپنے وزیر کو بڑا قیمتی لباس عطا کیا۔ کدم راؤ نے کہا کہ پورے خاندان کو بلا کر انھیں خلعت دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پدم راؤ نے سارے خاندانِ شاہی کو بلایا اور ہر ایک کو مرتبے کے موافق سرفراز کیا۔

اس کے بعد کدم راؤ نے کہا کہ کسی پردیسی کو بلا کر مہمان داری بھی کرنی چاہیے۔ اہلِ دربار میں سے ایک نے کہا کہ باہر سے مچھندر کا بیٹا اگھورناتھ آیا ہوا ہے۔ بہت بڑا جوگی ہے اور بہت سے علوم سے واقف ہے۔ وہ یقیناً آپ کے دربار کے لائق ہے۔ راجہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ اسے فوراً حاضر کیا جائے۔ وہ آدمی اسی وقت اگھورناتھ کے پاس گیا اور کہا کہ جلدی چل۔ تجھے راجہ نے طلب کیا ہے۔ اگھورناتھ راجہ کے دربار میں حاضر ہوا تو راجہ نے پوچھا کہ تو نے کون کون سے ملک دیکھے ہیں۔ اگھورناتھ نے اس بات کے جواب میں بے حد لاف زنی کی اور راجہ کو ایسا مسحور کیا کہ وہ اس کا گرویدہ ہو گیا۔ چند ہی روز میں راجہ کا یہ حال ہو گیا کہ اسے جوگی کے بغیر چین نہ پڑتا تھا۔ جب جوگی نے راجہ سے کہا کہ میں لوہے کو سونا بنا سکتا ہوں تو کدم راؤ نے لوہے کا ڈھیر جمع کر دیا جسے اگھورناتھ نے سونا بنا دیا۔ کدم راؤ اس کا اور بھی گرویدہ ہو گیا۔ اب وہ جوگی کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتا تھا۔ اگھورناتھ نے اس کے بعد راجہ کو "دھنوربید" کی تعلیم دی جسے کدم راؤ نے ایک مہینے میں سیکھ لیا۔ اُدھر رعایا حیران تھی کہ آخر راجہ نے ایک جوگی کی صحبت کیوں اختیار کر لی ہے۔

ایک دن اگھورناتھ نے کہا کہ اے راجہ! "دھنوربید" تو معمولی بات ہے۔ میں تو آپ کو "امربید" بھی سکھا سکتا ہوں مگر مجھے قول دینا ہوگا کہ کسی دوسرے کو آپ نہیں بتائیں گے۔ یہ کہہ کر اگھورناتھ نے راجہ سے کہا کہ اگر عجائبات دیکھنے ہیں تو ایک جانور لے کر آیئے۔ راجہ محل میں گیا اور وہاں سے ایک طوطا لے کر آیا جسے رانی نے بڑی محبت سے پالا تھا۔ راجہ اُسے پھل کھلاتا، اپنے ہاتھ میں لیے جوگی کے پاس آیا۔ اگھورناتھ نے کہا کہ اے راجہ اب اس کا گلا چبا ڈال۔ میں ابھی کرامات دکھاتا ہوں۔ راجہ نے ایسا ہی کیا طوطا مر گیا اور سادھو نے اپنی روح طوطے کے جسم میں داخل کر دی اور اڑ کر راجہ کے ہاتھ پر آ بیٹھا۔ طوطے نے کہا کہ راجہ! بتاؤ میں کون ہوں۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر اپنے جسم میں واپس آ گیا اور طوطا بھی زندہ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر راجہ

www.taemeernews.com

ششدر رہ گیا اور جوگی کا پہلے سے بھی زیادہ قائل اور گرویدہ ہو گیا پھر کہا کہ یہ عمل مجھے بھی سکھاؤ۔

اگھورناتھ نے پہلے راجہ سے قول لیا اور پھر اسے امر بید سکھا دیا۔ راجہ نے جیسے ہی اس کے منتر سیکھنے شروع کیے محل کا کلس ٹوٹ گیا۔[1]

اگھرنات منتر سکھایا رہس + یکایک پڑیا ٹوٹ مندر کلس

لوگوں نے راجہ کدم راؤ سے بہت کہا کہ یہ بدشگونی کی بات ہے مگر راجہ نے پرواہ کی اور علم سیکھتا رہا۔ جو لوگ غور و فکر کے بغیر کام کرتے ہیں وہ دھن مال راج پاٹ جس چیز کے بھی مالک ہوں گنوا دیتے ہیں۔ جب راجہ نے امر بید بھی سیکھ لیا تو ایک دن جوگی نے کہا کہ اب اس کا تجربہ کر کے دیکھو۔ چنانچہ جیسے ہی راجہ نے اپنی روح کو طوطے کے جسم میں داخل کیا اگھورناتھ جوگی نے اپنی روح کو راجہ کدم راؤ کے جسم میں داخل کر دیا۔ اب راجہ طوطا بن گیا اور جوگی راجہ بن گیا۔

لیکن جوگی کدم راؤ کے روپ میں آ کر بہت پچھتایا کیونکہ نہ وہ محلات کی تفصیلات سے واقف تھا اور نہ محل کے آدمیوں میں سے کسی کو جانتا پہچانتا تھا۔ آخر اُسے ایک تدبیر سوجھی۔ اس نے دربار عام کیا اور اس طرح سب سے متعارف ہونا چاہا۔ ایک دن پدم راؤ نے راجہ (جو دراصل جوگی تھا) سے پوچھا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تک اگھرناتھ آپ کے دربار میں نہیں آیا تھا راج پاٹ کا سب کام ٹھیک چل رہا تھا۔ اب یہ سب کام آپ نے چھوڑ رکھا ہے۔ "راجہ" نے کہا کہ جوگی نے میرے ساتھ بڑا دھوکا کیا ہے۔ اور میں نے اُسے مار ڈالا ہے۔ دیکھ یہ اس کی لاش ہے۔ لاش کو دیکھ کر لوگ حیران ہوئے کہ آسمان میں تھگلی لگانے والا جوگی کیسے مر گیا؟

جوگی نے سوچا ہوگا کہ اگر راجہ جو طوطے کے بھیس میں ہے زندہ رہا تو پھر اپنے روپ میں آ سکتا ہے اس لئے اسے مروا دینا چاہیے۔ یہ سوچ کر ایک دن "راجہ" نے پدم راؤ سے کہا کہ طوطا مجھے بُرا بھلا کہہ کر گیا ہے۔ منادی کرا دو کہ جو اُسے پکڑ کر لائے گا اُسے انعام و اکرام سے سرفراز کیا جائے گا۔

ڈھنڈو ڈھیرائے گلیاں کو چریاں + کہ راواں گیا راؤ دے کالیاں

کہ جے بار دی کوئی آنے تے + ستر نگرداں دیوں اسے

پدم راؤ نے سمجھایا کہ اس طرح بدنامی ہوگی۔ چونکہ کدم راؤ کے روپ میں جوگی نہ محلات کو جانتا تھا اور نہ کسی کنیز باندی کو پہچانتا تھا نہ اُسے صحیح طریقے سے بات کرنے کی تمیز تھی۔ اس لیے جب وزیر نے بار بار اس سے اس کی وجہ دریافت کی تو وہ بہت ناراض ہوا اور تلوار لے کر اُسے مارنے کے لیے دوڑا۔ لیکن پدم راؤ اس کا وار بچا گیا اور اسے اپنی گرفت میں

---

[1] یہی بدشگونی اس وقت ہوئی تھی جب محمد بن قاسم کی فوجیں راجہ داہر کی فوجوں کا محاصرہ کئے پڑی تھیں کہ ایک تیر سے شہر کے سب سے بڑے مندر کا کلس ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد شہر کے لوگوں کو اپنی شکست کا یقین ہو گیا۔ (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

لے کر اس کی نگرانی شروع کردی۔ وہ ابھی تک اُسے کدم راؤ ہی سمجھے ہوئے تھا حالانکہ وہ تو کدم راؤ کے بھیس میں اگھورناتھ تھا۔

اب اصلی راجہ کدم راؤ کا حال سنیے۔ وہ طوطا بنا ہوا اُڑتا رہا اور اپنی جان بچاتا اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا رہا۔ کبھی شکاری پرندوں سے اپنی جان بچاتا۔ کبھی دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے ایک پیڑ سے دوسرے پیڑ پر جاتا۔ ایک دن وہ طوطوں کا ایک غول دیکھ کر ان کی طرف جارہا تھا کہ اچانک اس کی نگاہ اپنے محل پر پڑی اور وہاں اُسنے پدم راؤ کو بھی دیکھا۔ یہ دیکھ کر وہ نیچے اترا۔ اور وہاں گیا جہاں اس کا وزیر پدم راؤ تھا۔ کدم راؤ طوطے نے پدم راؤ سے بات کی اور کہا کہ اے پدم راؤ! کیا تونے مجھے پہچانا۔ پدم راؤ نے انکار کیا۔ بڑے لیت و لعل اور باہمی گفتگو کے بعد کدم راؤ نے جو طوطے کے روپ میں تھا پدم راؤ کو وہ واقعہ یاد دلایا جب ان دونوں کے سوا وہاں کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس پر پدم راؤ نے پوچھا۔

۶ کدم راؤ توں کیوں ہوا، کھول کہہ

اسکے بعد طوطے نے سارا واقعہ جوگی کے دھوکا دینے اور اپنے طوطا بن جانے کا سنایا۔ یہ سُنکر پدم راؤ نے کہا۔

تُوئیں ساچ میرا گساں ئیں کدم + پدم راؤ تجہ پاؤ کیرا پدم

کہ تو سچ مچ میرا آقا کدم راؤ ہے اور میں پدم راؤ تیرے پیر کی خاک ہوں۔ اور کہا کہ اے بنکھ راؤ! مجھے زبان دے کہ یہ بات جو میرے تیرے درمیان ہوئی ہے اُسے تو ویسے ہی چھپا کر رکھے گا جیسے سیپی موتی کو چھپا کر رکھتی ہے۔ کدم راؤ نے زبان دی۔ پھر پدم راؤ نے جوگی کی ساری باتیں بتائیں۔ اسکے بعد رات کے وقت پدم راؤ چپکے سے سیدھا اس جگہ گیا جہاں جوگی کدم راؤ کے روپ میں سو رہا تھا۔

چلیا ساندھرے ساندھرے ناگ راؤ + کہ جیوں نیر سدھن چلے اپ کھاؤ

اور سوتے میں اس کے پاؤں کی انگلی میں کاٹ لیا۔ کاٹتے ہی زہر اس کے جسم میں چڑھنے لگا۔ اور اگھورناتھ کی روح کدم راؤ کے جسم کو چھوڑ کر پرواز کرگئی۔ اسکے بعد وہ دوڑ کر طوطے کے پاس آیا۔ طوطا اُڑ کر وہاں آیا اور پھر مرید کی مدد سے وہ دوبارہ اپنے جسم میں داخل ہوگیا۔ پدم راؤ نے راجہ کو یہ بھی بتایا کہ جوگی ایک دن بھی چین سے نہیں بیٹھا۔ نہ محل میں گیا اور نہ رانی سے ملا۔ یہ بات سنکر کدم راؤ بہت خوش ہوا۔ خوش ہوکر اُسنے پردھان پدم راؤ کی عزت افزائی کی اور حکم دیا کہ ساری دُنیا کو دان اور خیرات دو۔ ہر طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔

۶ طبل ڈھول برغوں نفیراں اُٹھے

جشن منانے کا یہ سلسلہ چھ مہینے تک جاری رہا۔ پھر راجہ اپنے محل میں گیا اور سنگھاسن پر بیٹھا۔ اس کے بعد کا حصہ مخطوطے میں نہیں ہے ضائع ہوگیا۔

یہ خلاصہ ہے مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کا۔ کدم راؤ انسان ہے۔ اور بیدر نگر کا راجہ ہے جیسا کہ مثنوی کے شعر ۲۸۲ اور ۴۲۴ سے ظاہر ہوتا ہے۔

www.taemeernews.com

رہیا بھوک ن لیں توں گھنٹ ملیپر ✦ تل اوپر ہوا لوک بہرا نگر
اکایک کیوں لیں ناؤ ہوں ✦ کدم راؤ ہیرا نگر کا سو ہوں

پدم راؤ اس کا وزیر ہے جو "ناگ راجہ" ہے۔ یہ بات بار بار مثنوی میں آئی ہے۔ پدم راؤ ارادہ کرتا ہے کہ کدم راؤ کو مار ڈالے تو یہ شعر آتے ہیں۔

چلیا سانڈیے سانڈیے ناگ وات ✦ سلاون کدم راؤ تب ناگ جات
بچارن گیا جیو سوں ناگ راؤ ✦ کہ جب بھول لے راؤ تب دیوں گھاؤ

ایک اور جگہ جب کدم راؤ خوش ہوتا ہے تو پدم راؤ کہتا ہے کہ اے راجہ میرے سر پر کستوری مل تاکہ میں عزت سے گھر جاؤں اور میرے سر پر ہاتھ پھیر۔ جیسے ہی کدم راؤ نے ہاتھ پھیرا پدم راؤ کے سر پر پدم ظاہر ہوگیا۔ اس سے پہلے ناگ کے سر پر پدم نہیں تھا۔

تھا آدھ تھیں ناگ کے سر پدم ✦ تدھاں تھیں ہوا جد دھریا ہت کدم

پدم راؤ بہت لمبا ناگ تھا۔ جب کدم راؤ اصرار کرتا ہے کہ وہ مسافروں اور جوگیوں کی خدمت کرے گا تو پدم راؤ اتنا اونچا اُٹھتا ہے کہ چھت سے لگ جاتا ہے۔

پدم راؤ ادبھا ہوا چھات لگ ✦ بناتی گئی تن مہہ رات لگ
کہیا راؤ دھر ناگ رادہ ڈروں ✦ کہ جے راؤ انگھیں بیناتی کروں

ایک اور جگہ جب پدم راؤ کو معلوم ہوا کہ طوطا تو اصل میں کدم راؤ ہے تو اسے کپن زمین پر بچھا دیا۔

سنیا راؤ یہ بول اکھوڑ کر ✦ بچھا دیا پدم راؤ کپن کیہہ پر

"عذر خواہی کردن پدم با کدم" کے عنوان کے تحت یہ شعر پڑھیے:

پدم راؤ اٹھیا ہبا کردین ✦ کنڈل پھیر ادبھا ہوا سر دین
کھڑا تیر ہو جیوں رہیا تھا اڈھل ✦ کماں ہو پڑیا پنکھ کے پائے تل

غرض کہ یہ بات مثنوی سے بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ پدم راؤ ناگ راجہ تھا اور کدم راؤ کا وزیر تھا۔ ایسی کہانیاں جن میں انسان کے وزیر یا مشیر جانور یا چرند پرند ہوتے تھے ہم نے آپ نے سب نے سنی اور پڑھی ہیں۔ اور یہ بھی ایسی ہی کہانیوں میں سے ایک ہے۔

مماثلات

حضرت سلیمانؑ نہ صرف جن و انس کے بادشاہ تھے بلکہ چرند پرند بھی اُن کے مطیع تھے۔ الف لیلہ میں بھی جانوروں کے قصے اس انداز سے آتے ہیں کہ وہ انسان معلوم ہوتے ہیں۔ انوارِ سہیلی میں بھی جانور انسان کی طرح چلتے پھرتے بولتے چالتے

www.taemeernews.com

نظر آتے ہیں۔ تمثیلی کہانیاں عام طور پر اسی انداز میں مشرق و مغرب میں ملتی ہیں۔ خارجی روح کا قصہ مختلف صورتوں میں برصغیر سے لے کر میبریڈیز تک آریائی نسل کی تمام قوموں میں ملتا ہے[1] عقلی مذاہب کے آنے سے پہلے جادو اور سحر ہی انسان کے لئے مذہب کا درجہ رکھتے تھے۔ جادو یا سحر کے اثرات ساری مقدس کتابوں میں نظر آتے ہیں۔ سحر سامری، معجزات اور عصائے موسوی سب ذہنِ انسانی کے اسی اندازِ فکر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جادو، مذہب اور پھر سائنس۔ ان تین درجوں سے انسان نے اب تک سفرِ ارتقاء طے کیا ہے۔

روح کی تبدیلی اور ایک روپ سے دوسرے روپ میں منتقل ہو جانے کے قصے اُس دَور سے تعلق رکھتے ہیں جب انسان طلسم، سحر اور جادو پر ایمان رکھتا تھا اور اس معاشرے میں جادوگر کا وہی درجہ ہوتا تھا جو آج ایک عالم یا ڈاکٹر کا ہوتا ہے۔ سر جیمس فریزر نے اس موضوع پر جو مواد جمع کیا ہے وہ قابلِ توجہ ہے۔ ہیڈا کے طلسم گر کے اوزاروں میں ایک ہڈی شامل ہوتی ہے جس میں وہ رخصت ہونے والی روحوں کو بند کر لیتا ہے۔ اور جن لوگوں کے جسموں سے وہ نکلی ہوں ان میں واپس ڈال کر انہیں دوبارہ زندہ کر دیتا ہے[2] روحوں سے متعلق ان تصورات نے جب قصہ کہانیوں کے روپ دھارے تو وہاں بھی یہی طلسم[3] نظر آنے لگے۔ قصہ کہانیاں کسی قوم کے عقیدہ اور فکر کا اظہار ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں سر جیمس فریزر نے چند مثالیں دی ہیں۔ ایک ہندوستانی قصہ میں ایک راجہ اپنی روح کو ایک برہمن کی لاش میں منتقل کر دیتا ہے اور خود اس کے خالی جسم میں ایک کُبڑا اپنی روح کو داخل کر دیتا ہے۔ اس طرح کُبڑا راجہ اور راجہ برہمن بن جاتا ہے۔ تاہم کُبڑے کو اس بات پر آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایک مرے ہوئے طوطے میں اپنی روح ڈال کر اپنی مہارت کا ثبوت دے۔ ادھر راجہ جو موقع کی تاک میں رہتا ہے اپنے جسم پر دوبارہ قبضہ کر لیتا ہے۔ اسی قسم کی ایک کہانی فروعی اختلاف کے ساتھ ملایا والوں کے ہاں بھی ملتی ہے۔ کسی بادشاہ نے بلا کسی وجہ کے اپنی روح ایک بندر میں منتقل کر دی۔ اس پر چالاک وزیر نے جھٹ اپنی روح بادشاہ کے جسم میں پہنچا دی اور اس طرح سلطنت اور ملکہ پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران میں اصلی بادشاہ بندر کے روپ میں پڑا غم کھاتا رہا۔ لیکن ایک دن نقلی بادشاہ، جو جوا کھیلا کرتا تھا، مینڈھے لڑوا رہا تھا کہ وہ مینڈھا جس پر اس نے بازی لگائی تھی مارا گیا۔ اس میں جان ڈالنے کی بہتیری کوششیں کی گئیں لیکن ایک بھی کارگر نہ ہوئی۔ تاآنکہ بنے ہوئے بادشاہ نے ایک سچے کھلاڑی کی طرح اپنی جان مینڈھے میں ڈال دی اور وہ جی اٹھا۔ اتنے میں اصل بادشاہ جو موقع کی تلاش میں تھا بڑی ہوشیاری سے اپنے پرانے جسم میں منتقل ہو گیا جسے وزیر بے سوچے سمجھے چھوڑ گیا تھا۔ اس طرح بادشاہ تو اپنے اصلی روپ میں آ گیا اور غاصب وزیر مینڈھا بنا کیفرِ کردار کو پہنچ گیا۔ ایسا ہی،

---

[1] شاخِ زریں مصنفہ سر جیمس فریزر ترجمہ سید ذاکر اعجاز جلد دوم ص ۴۵۹، مجلس ترقی ادب لاہور۔

[2] ایضاً جلد اول ص ۳۶۵

[3] ایضاً ص ۳۹۳-۳۹۴

www.taemeernews.com

ہرموٹس کلے زومنے نامی ایک شخص کا یونانی قصہ ہے جس کی روح اپنے جسم کو چھوڑ کر دُور دُور کی خبریں لاتی تھی جنھیں وہ اپنے دوستوں کو سنایا کرتا۔ ایک دن اتفاق سے جب اس کی روح گھومتی پھر رہی تھی دشمنوں نے اس کے جسم پر قبضہ کر لیا۔ اور اُسے جلا ڈالا۔ مثنوی گلزار نسیم میں بھی تبدیلی جسم کی مثال موجود ہے۔ اپی لیس (APELIUS) کا زریں گدھا (GOLDEN ASS) یورپ کا پہلا طویل قصہ کہا جاتا ہے۔ یہ قصہ یونان کے آخری دَور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں بھی ایک لڑکے کی روح ایک گدھے میں ڈال دی جاتی ہے اور وہ اس روپ میں مارا مارا پھرتا ہے۔

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کا قصہ بھی فردکی تبدیلی کے ساتھ ہندوستان اور طایا کے ان ہی قصوں سے مماثل ہے اور مزاجاً اسی دَور کے تصورات کا حامل ہے جب انسان جادو اور سحر پر ایمان رکھتا تھا۔ "دھنور بید" اور "امر بید" جو جوگی نے کدم راؤ کو سکھائے ہیں جادو کے انتہائی مدارج ہیں اور نقلِ روح اسی کا ایک حصہ ہے۔ اسی وجہ سے پردیسیوں کے ساتھ میل جول سے گریز کی احتیاط بھی کی جاتی تھی۔ اس دَور کے انسان کا خیال تھا کہ پردیسی عام طور پر جادوگر ہوتے ہیں۔ اسی لیے بادشاہوں کو پردیسیوں سے دُور رکھا جاتا تھا۔ بادشاہ چونکہ اپنی قوم کا محافظ ہوتا تھا اس لیے اُس کی حفاظت ساری قوم سے زیادہ ضروری بھی جاتی تھی۔ اس دَور کے تصورات میں جو چیز سب سے زیادہ خطرناک ہو سکتی تھی وہ جادو یا سفلی علم تھا۔ کدم راؤ پردیسیوں سے ملنے پر اصرار کرتا ہے۔ پدم راؤ اسے منع کرتا ہے اور سمجھاتا ہے کہ پردیسی اچھے نہیں ہوتے۔ یہ سامنے تھے چاند سورج قرار دیتے ہیں لیکن ان کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے۔ اور آخر میں ہوا بھی یہی کہ بادشاہ منع کرنے کے باوجود جوگی سے ملا اور جوگی نے اُسے اپنا گرویدہ بنا کر طوطا بنا دیا اور خود بادشاہ بن کر تخت پر بیٹھ گیا۔ اجنبیوں کے مضر اثرات کے خلاف پیش بندی اس زمانہ میں اسی لیے ضروری سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ جب وہ سفیر جنھیں مشرقی روما کے شہنشاہ جسٹن دوم نے ترکوں کے ساتھ صلح کے شرائط طے کرنے کے لیے بھیجا تھا، اپنی منزل مقصود پر پہنچے تو انھیں لینے کے لیے شامن (آئمۂ مذہب) وہاں موجود تھے جنھوں نے ان سفیروں کے مضر اثرات دُور کرنے کے لیے باضابطہ ایک رسم تزکیہ ادا کی[1] جیمس فریزر نے لکھا ہے کہ ایک سیاح جس نے وسطی بورنیو کا سفر کیا تھا بیان کیا کہ آس پاس بسنے والی خبیث روحوں سے زیادہ لوگ ان روحوں سے ڈرتے ہیں جو دُور دراز ملکوں سے سازوں کے ہمراہ آتی ہیں[2] یہ جادو کے دَور کے انسان کا ایک عام رویہ اور طرزِ فکر تھا اور وہ واقعی ان پر اسی طرح ایمان رکھتا تھا جیسا آج کا انسان اپنے عقلی مذہبی عقائد پر رکھتا ہے۔ کدم راؤ پدم راؤ کے قصے کی بنیاد بھی انسان کے اسی فکری و تہذیبی مزاج پر قائم ہے۔

املا اور کاتب

ترقیمہ نہ ہونے کی وجہ سے کاتب کے نام کا پتا نہیں چلتا۔ انجمن ترقی اُردو میں اسی کاتب کے قلم سے لکھا ہوا ایک اور

---

[1] شاخِ زریں ص ۲۹۲ جلد اول
[2] ایضاً ص ۲۹۳

www.taemeernews.com

نسخہ "سیف الملوک بدیع الجمال" ہے لیکن ترقیمہ اس کے آخر میں بھی نہیں ہے۔ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کا رسم الخط اور املا اصل میں ساری مشکلات کا ذمہ دار ہے۔ دکن میں نسخ کو ایران کی پیروی[1] میں اختیار کیا گیا تھا اور کم و بیش سارے قدیم دکنی مخطوطات اسی رسم الخط میں ہیں لیکن مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کا نسخ کچھ اتنا عجیب اور مسخ ہے کہ بس ظاہراً شباہت میں اسے نسخ کہا جا سکتا ہے۔ املا کے سلسلے میں یہ چند باتیں قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ املا کا کوئی معیار کاتب کے پیشِ نظر نہیں ہے وہ ایک ہی حرف کو مختلف طریقے سے لکھتا ہے۔ کاتب بدخط ہے اُسے اپنے فن پر قدرت حاصل نہیں ہے۔

۲۔ وہ آوازیں جو عربی و فارسی کے علاوہ صرف اردو زبان سے مخصوص ہیں ان کے لئے بھی کوئی اصول وضع نہیں ہوئے ہیں۔ کاتب نے اپنی مخصوص علامتوں سے ان آوازوں کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ طُرفہ یہ کہ کہیں ان علامتوں کو ظاہر کر دیا ہے اور کبھی انھیں پڑھنے والے کی عقل و ذہانت کے امتحان کے لئے چھوڑ دیا ہے۔

۳۔ اعراب کا استعمال بڑی کثرت سے کیا گیا ہے اور اس میں بھی احتیاط نہیں برتی گئی جس کی وجہ سے پڑھنے والا غلط فہمیوں کے جال میں پھنس جاتا ہے۔

۴۔ جزم کے لیے "ہ" کا نشان ہے اور ایسے سہ حرفی الفاظ کے تیسرے حرف کو جن کا صرف پہلا حرف متحرک ہو زیر کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔ مثلاً "درد" اس طریقے کے مطابق "دَرْدِ" لکھا جانا چاہیے۔ یہ طریقہ اس وقت بھی سندھی زبان کے رسم الخط میں موجود ہے۔ یائے معروف و مجہول میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا گیا۔ اکثر ہائے دو چشمی کو الفاظ کے شروع میں استعمال کیا ہے اور ہائے ہوز کو درمیانِ ابیات ہائے مخلوط کی جگہ لکھا ہے[2]

۵۔ قدیم مخطوطات میں اکثر "ٹ" "کو "ت" کی شکل میں لکھا جاتا تھا۔ اسی طرح گ کے لئے ک لکھ کر اس کے نیچے تین نقطے لگا دیتے تھے[3] یہی اصول اکثر الفاظ میں کدم راؤ پدم راؤ میں بھی برتا گیا ہے۔ مثلاً "ناکینی" (ناگنی)۔ لیکن یہ اصول بھی یکسانیت کے ساتھ نہیں برتا گیا۔ سارا کام پڑھنے والے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس مخطوطے میں عیسیٰ لکھ کر موسیٰ پڑھنے کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔ انہی نقائص کی وجہ سے اسے پڑھنا جوئے شیر لانے کے مترادف بن گیا۔

۶۔ اب ہم ذیل میں کچھ الفاظ کی فہرست پیش کرتے ہیں تاکہ اس سے اندازہ ہو سکے کہ مخطوطے کا املا متن میں کس طرح ظاہر کیا گیا ہے۔

---

[1] مقالات حافظ محمود شیرانی جلد اوّل ص۲۰۴

[2] مخطوطات انجمن ترقی اردو حصہ اوّل ص۴۴۳

[3] علمی نقوش۔ غلام مصطفیٰ خان ص۱۱ اعلیٰ کتب خانہ ناظم آباد کراچی ۱۹۵۷ء

www.taemeernews.com

نمبر شعر	املائے مخطوطہ	املائے متن
۱	کپساآ ہیں	گُسا میں
۱	ماتہ منہ	منہ۔ میں
۱۰	تھار تھار	ٹھار ٹھار
۱۱	جگ مگاتا	جگمگاتا
۱۳	نہ	ن
۱۵	کر	کرے
۲۸	آن کی یا	آنکھیاآنکھیاں ہی کہا
۳۴	دیتیا	دیتا
۴۰	پتھاونہ	پتھادیں
۴۲	تھا	تہا
۴۴	نیہ	نہ یہ
۸۳	جنہ	جگہیں
۸۷	کجوری	کجورا
۱۰۰	دُنی	دُنیا
۱۹۶	کاتنہ	کاٹھ دکاٹھ ولکڑی
۱۸۹	تھاسں	تھاسنا
۲۰۹	کاسں نہ	کاسنا
۲۶۳	تھوئی	تھوئے
۲۹۳	حمت	ہمت
۲۸۸	جھرتی	جھڑی
۳۲۳	کھری تھے	کھڑا تھا
۳۲۸	جان	جان

www.taemeernews.com

۴۴۸	آندھلا بتر	آدھلا بشر
۴۵۵	اکھوڑ راتی	آگھور راتے
۴۵۶	پو پتنہ	پوپتاں
۵۷۸	سَو	سواد
۵۸۲	مجکوں	مجکوں
۶۳۱	ڈرِ	ڈرے
۶۴۹	مڑ	مرد
۶۵۸	پگڑ ریا	کڑ ریا
۶۶۹	آن نا	آننا

اسی طرح شعر ۲۱۴ لیجئے۔ اس میں "گن" کو ایک مرکز سے لکھا ہے۔ "نہ بولے" کو یائے معروف و مجہول کا فرق کئے بغیر "ہوں" لکھا ہے۔ "کسی سوں" کو ملاکر لکھا ہے۔ "پن" میں پ کے نیچے صرف ایک نقطہ لگایا ہے جو بن پڑھا جاتا ہے۔
شعر ۴۰۹ کے پہلے مصرع میں اکھر کو کاف سے لکھا ہے دوسرے مصرع میں اکھر کے کاف کے نیچے تین نقطے لگا کر گاف بتایا ہے۔

شعر ۴۲۸ کے پہلے مصرع میں "جب" کی جگہ "جن" لکھا ہے اور "سکھی" کو "سکی" کی صورت میں تحریر کیا ہے۔

اسی طرح کاتب نے لکھتے ہوئے بھی بہت سی غلطیاں کی ہیں خلاً

شعر ۳۵۹ کے پہلے مصرع میں لفظ "بجا" دوبار لکھ دیا ہے۔

شعر ۳۸۰ میں یہ مصرع یوں لکھا ہے ــ کرچ جاجانے آ جیسے کسی پنک پاس۔ اس میں بھی ایک "جا" زیادہ ہے۔ میں نے اپنے متن میں مصرع یوں لکھا ہے۔ کرج جائے جیسے کسی پنکھ پاس۔

شعر ۳۷۲ کے دوسرے مصرع میں "پیچھے" کے لفظ کو دوبار لکھ دیا ہے جب کہ ایک بار لکھنا چاہیئے تھا۔

شعر ۴۳۴ کے دوسرے مصرع میں "جے" کو مصرع کے آخر میں لکھ دیا ہے جب کہ قافیہ کے لحاظ سے بھی اور وزن کے اعتبار سے بھی "جے" "کر" کے بعد آنا چاہیئے تھا۔ آد کا قافیہ واد درست ہے نہ کہ "جے"۔ مخطوطہ میں شعر یوں ہے۔

کہیا راؤ کوں دھات بنیاد آد ✦ کر زور کس نہ کیے دھات واد جے

میں نے اپنے متن میں اس طرح کر دیا ہے۔

کہیا راؤ کوں دھات بنیاد آد ✦ کر جے زور کس نہ کیے دھات واد

پدم راؤ میں کہیں "کے" کو "کر" کے معنی میں استعمال کیا ہے اور کہیں اسکے برعکس "کر" کو "کے" کے معنی میں استعمال

www.taemeernews.com

کیا ہے۔ یہ دو مثالیں دیکھیے :

سنیا تھا کے ناری دھرے بہت چھند
سومیں آج دیٹھا تری چھند بند ۱۵۵

یہاں "کے" "کہ" کے معنی میں استعمال ہوا ہے اب دوسری مثال دیکھیے :

جو کرتار مجکوں کیا ہوئے راؤ
اسنگت کر کیوں دیکھ سکوں انیاؤ ۱۵۶

غرض کہ اس قسم کی الجھنوں اور تضاد سے اس مخطوطہ میں قدم قدم پر واسطہ پڑتا ہے اور پڑھنے والا رسم الخط کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ میں نے جتنی کوشش اور محنت اس مخطوطہ کو پڑھنے میں کی ہے اس کا اندازہ اہلِ علم اس مخطوطہ کے عکس پر ایک نظر ڈالنے سے لگا سکتے ہیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ مجھے ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے کی خوشی حاصل ہو گئی اور اُردو زبان کی تاریخ گیارھویں صدی ہجری سے نکل کر نویں صدی ہجری تک پھیل گئی۔ اور اب اُردو زبان کے ارتقا، اس کی ساخت اور اس کی لسانی تبدیلیوں کا مطالعہ بھی آسان ہو گیا۔

اُردو زبان کی پہلی تصنیف

اس سوال کے جواب کے لیے کہ مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" کو اُردو زبان کی پہلی باقاعدہ تصنیف کیسے کہا جا سکتا ہے اس مثنوی سے پہلے کی تحریروں کا جائزہ لینا ہوگا۔ یہ مثنوی جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں، ۸۲۵ھ اور ۸۳۹ھ کے درمیانی زمانے میں لکھی گئی۔ اس سے فوراً پہلے کی جو تصانیف ہمارے سامنے آتی ہیں اُن میں ایک مختصر "رسالہ" ہے جسے سید محمد اکبر حسینی (م ۸۱۲ھ) سے منسوب کیا جاتا ہے اور دوسری تصنیف "معراج العاشقین" ہے جس کے مصنف خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بتائے جاتے ہیں۔ نویں صدی ہجری میں ہمیں شیخ باجن کی "جکریاں" ملتی ہیں اور اُن سے پہلے امیر خسرو کی "خالق باری" کے علاوہ دوہرے، کہ مکرنیاں اور پہیلیاں بھی ملتی ہیں۔ امیر خسرو سے پہلے ہماری نظر بابا فرید گنج شکر کے کلام پر پڑتی ہے اور اُن سے پہلے کتبِ تواریخ میں مسعود سعد سلمان (م ۵۱۵ھ) کے "دیوان ہندوی" کا ذکر ملتا ہے۔ آئیے اب ایک ایک کر کے "ان تحریروں" کا جائزہ لیں۔

مسعود سعد سلمان (۴۳۸ھ — ۵۱۵ھ) کے دیوانِ ہندوی کے وجود کا پتہ دو ذرائع سے چلتا ہے۔ ایک

www.taemeernews.com

امیر خسرو کے "دیباچہ غرۃ الکمال" سے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"پیش ازیں شاہانِ سخن کسے راسہ دیوان نبودہ مگر مرا کہ خسرو ممالک کلامے مسعود سعد سلمان را اگر ہست اما آں سہ دیوان در عبارتِ عربی و فارسی و ہندوی است و در پارسی مجرد کسے سخن را سہ قسم نکردہ جز من" [۱]

اور دوسرے عوفی کی "لباب الالباب" سے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"او را سہ دیوان ست۔ یکے بتازی و یکے بپارسی و یکے بہندوی" [۲]

لیکن ان مستند حوالوں کے باوجود یہ "دیوانِ ہندوی" اب ناپید ہے اور جب تک یہ دستیاب نہ ہو جائے اس وقت تک اظہارِ افسوس کے ساتھ اس کا ذکر تو کیا جا سکتا ہے لیکن اولیت کا سہرا اس کے سر نہیں باندھا جا سکتا۔

شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر (۵۶۹ھ ــــ ۶۶۴ھ) کے کلام کا کچھ حصہ سکھوں کی مقدس کتاب "گرو گرنتھ" میں محفوظ [۳] ہے۔ ان کے دو چار دوہرے اور اقوال "خزائن رحمت اللہ" [۴] میں بھی ملتے ہیں۔ لیکن ان متفرق اور بکھرے ہوئے تبرکات کو باقاعدہ تصنیف کے ذیل میں نہیں لایا جا سکتا۔

اس بات کا پورا ثبوت موجود ہے کہ امیر خسرو (۶۵۱ھ ـ ۷۲۵ھ) نے ہندوی میں بھی طبع آزمائی کی تھی خود غرۃ الکمال کے دیباچے میں امیر خسرو نے لکھا کہ "جزوے چند نظم ہندی نذر دوستاں کردہ شدہ است" [۵] لیکن اس زمانے کی سِوا اور تھی۔ فارسی منہ چڑھی تھی اور اردو گری پڑی۔ لکھنے والے نے تفننِ طبع کے لئے لکھا اور پڑھنے والوں نے وقتی طور پر اس سے لطف اٹھایا۔ پھر لکھنے والا بھی بھول گیا اور لطف اٹھانے والے بھی۔ لیکن عوام نے جن کی زبان میں یہ لکھا گیا تھا، اسے سینے سے لگایا اور سینہ بہ سینہ ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل کرتے رہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ ہوا کہ اس کلام کی نہ صرف شکل بدل گئی بلکہ اس میں اضافہ بھی ہو گیا۔ اور پھر جب اُردو کے بھاگ پھرے تو یہ جتانا مشکل ہو گیا کہ اس میں امیر خسرو کا کلام کتنا ہے اور الحاقی عنصر کتنا ہے۔ "خالق باری" امیر خسرو کی تصنیف ضرور ہے لیکن اولاً تو یہ لغت کی کتاب ہے۔ ثانیاً ان کے دوسرے ہندوی کلام کی

---

[۱] دیباچہ غرۃ الکمال: امیر خسرو، ص ۲۲ مطبع قیصریہ۔ دہلی

[۲] لباب الالباب، جلد دوم ص ۲۳۶ مطبوعہ کیمبرج ۱۹۰۲ء

[۳] اورینٹل کالج میگزین میں موہن سنگھ دیوانہ کے مضمون کی پہلی قسط فروری ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی اور آخری قسط فروری ۱۹۳۹ء میں۔

[۴] خزائن رحمت اللہ (فارسی) قلمی مخزونہ انجمن ترقی اردو پاکستان۔ کراچی۔

[۵] دیباچہ غرۃ الکمال

www.taemeernews.com

طرح اس میں بھی الحاقی عنصر اتنا شامل ہو گیا ہے کہ اب یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں خود امیر خسرو کا کلام کتنا ہے اور الحاقی کلام کتنا ہے۔

شیخ بہاء الدین باجن (۷۹۰ھ ـــ ۹۱۲ھ) سے ایک فارسی تصنیف "خزائن رحمت اللہ" یادگار ہے جس میں صوفیائے کرام کے اقوال کے علاوہ اُن کے اپنے پیر و مرشد شیخ رحمت اللہ کے ملفوظات و اقوال جمع کئے گئے ہیں۔ ساتھ ساتھ شاہ باجن نے اس کے باب ہفتم میں اپنے دوہرے اور جکریاں[۱] بھی جمع کر دیئے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ فارسی کی کتاب ہے۔ اس سے اُردو زبان کے قدیم ترین نمونے تو اخذ کئے جا سکتے ہیں لیکن اسے اُردو زبان کی پہلی باقاعدہ تصنیف کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

سید محمد اکبر حسینی (م ۸۱۲ھ) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے بڑے صاحبزادے تھے جو اُن کی زندگی ہی میں وفات پا گئے تھے۔ عمر یافعی مرحوم نے تین صفحات پر مشتمل ایک رسالہ دریافت کیا تھا جس میں پندرہ سطریں نثر میں اور اٹھتیس ابیات ہیں۔ رسالے کے شروع میں یہ الفاظ[۲] ملتے ہیں۔

"ہذا رسالہ بندہ نواز گیسو دراز"

اور خاتمے پر

"من تصنیف سید محمد اکبر حسینی بندہ نواز"

کے الفاظ ملتے ہیں۔ عمر یافعی نے لکھا کہ "حضرت سید محمد بندہ نواز گیسو دراز کو اُردو کا مصنف تسلیم کر لیا جاتا ہے تو پھر یہ تصنیف ان کی یا اُن کے بڑے صاحبزادے سید محمد اکبر حسینی کی تسلیم کر لینی پڑے گی۔ لیکن بندہ نواز گیسو دراز کے نام سے جو معراج العاشقین شائع کی گئی ہے اس سے اس کی زبان صاف معلوم ہوتی ہے۔"[۳] رسالے پر نہ سالِ تصنیف درج ہے اور نہ سالِ کتابت۔

---

[۱] "خزائن رحمت اللہ" (قلمی) "خزینۂ ہفتم" میں شیخ بہاء الدین باجن نے "جکری" کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

"در ذکر اشعار کہ مقولۂ این فقیر است بزبان ہندوی جکری خوانند قوالان ہند آں را در پردہائے سرودی نوازندگی سرایند۔ بعضے در مدح پیر دستگیر در صفت روضۂ ایشاں در صفت وطن خود کہ گجرات است و بعضے در ذکر مقصد خود و مقصود ذات مریدان و طالبان و بعضے در ذکر عشق و محبت۔"

[۲] ۔ مجلۂ مکتبہ جلد ۱، شمارہ ۱ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۲۳ ۔ حیدرآباد دکن

[۳] مجلۂ مکتبہ جلد ۱، شمارہ ۱ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۲۳ حیدرآباد دکن

www.taemeernews.com

آغاز اور خاتمے کی عبارتوں میں بھی تضاد ہے۔ پھر اس امر کا اعتراف سب نے کیا ہے کہ اکثر مریدان گرامی اپنی تصنیف کو اپنے پیر و مرشد کے نام نامی سے منسوب کرتے رہے ہیں۔ اہل دکن نے دکنی ادب کی تلاش و جستجو کے جوش میں بلا تحقیق تین صفحوں کے اس مختصر رسالے کو نویں صدی ہجری کے دکنی ادب کے دامن میں ٹانک کر یقیناً "تحقیقی ستم ظریفی" کا ثبوت دیا ہے۔ یہی صورت معراج العاشقین کے ساتھ پیش آئی۔

"معراج العاشقین" کو پہلی بار مولوی عبدالحق مرحوم نے ۱۳۴۳ھ میں شائع کیا۔ اس کے بعد اہل علم و ادب نے اُڑے اور کاہ کو "کوہ" بنا دیا پھر کسی نے یہ زحمت گوارا نہ کی کہ یہ تصنیف جسے گیسو دراز سے منسوب کیا گیا ہے دراصل ان کی ہے بھی یا نہیں۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ اب تو ایم اے کے طالب علموں کو بھی اساتذۂ کرام یہی بتاتے ہیں کہ یہ اُردو زبان کی پہلی تصنیف ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ معراج العاشقین کو مرتب کرتے وقت خود مولوی عبدالحق مرحوم بھی تذبذب کا شکار تھے۔ ان کی تحریر میں ایک طرف قیاس آرائی ہے اور دوسری طرف بے یقینی۔ اُن کے الفاظ یہ ہیں۔

"چونکہ حضرت (خواجہ بندہ نواز گیسو دراز) کو تصنیف و تالیف کا خاص شوق تھا اور آپ کے قلم سے ایک سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں نکلی ہیں اس لئے یہ قیاس کچھ بے جا نہیں کہ عام لوگوں کو سمجھانے کے لئے آپ نے بعض رسالے دکھنی اردو میں بھی تصنیف کئے ہوں"[۱]

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"میرے پاس حضرت کے متعدد رسالے اس زبان میں تصنیف کئے ہوئے موجود ہیں لیکن مجھے ان کے شائع کرنے کی جرأت نہیں ہوتی اس لئے کہ ہمارے یہاں قدیم سے یہ دستور رہا ہے کہ لوگ اپنی تصنیف کو بعض مشاہیر اور نامور بزرگانِ دین سے منسوب کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت معین الدین چشتی اجمیری، غوث الاعظم حضرت عبدالقادر جیلانی کے نام سے فارسی دیوان شائع اور رائج ہیں..... اس بنا پر مجھے ہمیشہ یہ شبہ رہا کہ جو رسالے میرے پاس موجود ہیں وہ حقیقت میں حضرت بندہ نواز کی تصنیف ہیں یا نہیں کیونکہ بعض رسالے جن کی نسبت متعدد ذرائع سے اور متواتر روایتوں سے یہ معلوم ہوا تھا کہ حضرت نے دکھنی میں لکھے تھے تحقیق کرنے سے ثابت ہوا کہ اصل فارسی میں موجود ہیں اور یہ اُن کا ترجمہ ہیں"[۲]

اسی لئے انہوں نے ڈرتے ڈرتے "معراج العاشقین" کو خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے نام سے شائع تو کر دیا لیکن زندگی بھر

---

[۱] معراج العاشقین مرتبہ مولوی عبدالحق ص۳ (بمبئی باہتمام غلام محمد انصاری دفا مدیر تاج) ۱۳۴۳ھ

[۲] معراج العاشقین مرتبہ مولوی عبدالحق ص۵ (بمبئی باہتمام غلام محمد انصاری وفا مدیر تاج) ۱۳۴۳ھ

www.taemeernews.com

اصرار نہیں کیا۔ آیئے اب دیکھیں کہ "معراج العاشقین" خواجہ بندہ نواز کی تصنیف ہے یا نہیں؟ اس امر کی تلاش و تحقیق میں جب ہم نکلتے ہیں تو ہماری نظر "سیر محمدی" نامی ایک تصنیف پر پڑتی ہے جسے شاہ محمد علی سامانی نے، جو خواجہ بندہ نواز کے مرید و خادم تھے، ۸۳۱ھ میں تالیف کیا تھا۔ گویا یہ کتاب خواجہ بندہ نواز کی وفات کے چھ سال بعد تالیف ہوئی۔ اس تالیف کے باب پنجم میں خواجہ بندہ نواز کی ۳۶ چھوٹی بڑی، اہم و غیر اہم تصانیف کا ذکر ملتا ہے جن میں ایک بھی کتاب دکنی اردو میں نہیں ہے۔ حتیٰ کہ معراج العاشقین نام کی بھی کوئی کتاب نہیں ہے۔ اب اس کے بعد یہ کہنا کہ خواجہ صاحب کی عمر ۱۰۵ سال تھی اور ان کی تصانیف کی تعداد بھی ۱۰۵ ہے یا ان کے "قلم سے ایک سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں نکلی ہیں" یقیناً نیاز مندانہ خوش فہمی ہے۔ شاہ محمد علی سامانی نے حضرت گیسو دراز کی جن "تصانیف" کا ذکر کیا ہے ان کی تفصیل[1] یہ ہے۔

"در تصانیف حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ بدانکہ تصانیف حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ بسیار است۔ ملتقط تفسیر[1] در قالب سلوک و تفسیر[2] دیگر آغاز کردہ بودند بر طریق کشاف۔ موازنہ پنج سپارہ شدہ بود، بلشتر تمام شدہ بود۔ حواشی[3] کشاف، شرح[4] مشارق در قالب سلوک، ترجمہ[5] مشارق، معارف[6] شرح عوارف ترجمہ[7] عوارف، شرح[8] تعرف، شرح[9] آداب المریدین، عربی[10] و پارسی شرح[11] فصوص، شرح[12] تمہیدات قاضی عین القضاۃ[13] ترجمہ[14] رسالہ قشیری، و آں کتابے بزرگ است۔ خطائر[15] القدس و آں را عشقنامہ[16] ہم میگویند، رسالہ[17] استقامت الشریعۃ بطریقۃ الحقیقۃ۔ ترجمہ[18] رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی[19]، رسالہ[20] سیر النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، شرح[21] فقہ اکبر دو مجلد یکے عربی[22]، دوم[23] فارسی، حواشی[24] قوت القلوب، اسمار[25] الاسرار، حدائق[26] الانس۔ ضرب[27] الامثال، شرح[28] قصیدہ امالی، شرح[29] عقیدۂ حافظیہ[30]، عقیدۂ[31] چند ورق، رسالہ[32] در بیان آداب سلوک، رسالہ[33] در بیان اشارت محبان، رسالہ[34] در بیان ذکر، رسالہ[35] در بیان معرفت، رسالہ در بیان رؤیت ربی فی احسن صورۃ، رسالہ در بیان پود و بست دباشند، و خلافت[32] نامہ مخصوص برائے خدمت مولنا علاء الدین گوالیری نویسانیدہ بودند و خلافت نامہ برائے قاضی اسحاق چہترہ خلافت نامہ برائے خدمت قاضی سلیمان برادر قاضی اسحاق و خلافت[35] نامہ مخصوص بجہت شیخ صدر الدین خواندمیر و خلافت[36] نامہ بجہت خدمت مولانا ابو الفتح علاء الدین گوالیری نویسانیدہ بودند۔ کاتب ایں سیر محمدی راجی برحمت ربانی محمد علی سامانی در فترت منزل برابر حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ در گوالیری بود۔"

خواجہ بندہ نواز کی یہ تصانیف سب کی سب فارسی، عربی میں ہیں۔ ربط و تعلق اور زمانی اعتبار دونوں سے شاہ محمد علی سامانی سے زیادہ مستند ماخذ اور کیا ہو سکتا ہے؟ اب جب کہ یہ بات واضح ہو گئی کہ

---

[1] سیر محمدی مولفہ شاہ محمد علی سامانی، مطبوعہ یونانی دواخانہ پریس سبزی منڈی الہ آباد ۱۳۴۷ھ ص ۲۲ تا ۲۳

www.taemeernews.com

معراج العاشقین خواجہ بندہ نواز کی تصنیف نہیں ہے بلکہ آپ کے پروانوں نے جوشِ عقیدت میں آپ سے منسوب کردی ہے تو سوال سامنے آتا ہے کہ آخر پھر یہ تصنیف کس کی ہے اور کس زمانے میں لکھی گئی؟

"معراج العاشقین" دراصل "تلاوۃ الوجود" کا خلاصہ[1] ہے اور یہ رسالہ اور اس کا خلاصہ دونوں مخدوم شاہ حسینی بیجاپوری کی تصنیف ہیں۔ مخدوم شاہ حسینی، پیر اللہ حسینی کے مرید و خلیفہ تھے جو میراں جی خدانما کے مرید و خلیفہ تھے۔ میراں جی خدانما کا سالِ وفات ۱۰۷۰ھ ہے۔ یہ حضرت امین الدین اعلیٰ کا سلسلہ ہے اور "تلاوۃ الوجود" میں، جس کا خلاصہ "معراج العاشقین" ہے، "سلسلۂ امینیہ" کے مخصوص تصوف کو بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تصنیف گیارھویں صدی ہجری کے اواخر اور بارھویں صدی ہجری کے اوائل کی تصنیف ہے جبکہ حضرت گیسو دراز کا سالِ وفات ۸۲۵ھ یعنی تقریباً پونے تین سو سال پہلے کا ہے۔

اس جائزہ کے بعد اب لے دے کر "مثنوی کدم راؤ پدم راؤ" رہ جاتی ہے جسے اردو زبان کی پہلی تصنیف ہونے کا شرف حاصل ہے اور جب تک کوئی اور تصنیف سامنے نہ آجائے اولیت کے تختِ سلطنت پر "کدم راؤ پدم راؤ" کی حکمرانی رہے گی۔

۳

لسانی مطالعہ

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کی اولین اہمیت یہ ہے کہ یہ اردو زبان کا قدیم ترین ادبی و لسانی نمونہ ہے جسے ۱۴۲۱ء اور ۱۴۳۵ء کے درمیانی عرصے میں، آج سے تقریباً پونے چھ سو سال پہلے، بہمنی دورِ حکومت میں فخر دین نظامی نے تصنیف کیا۔ اس وقت شمال سے دکن پہنچے ہوئے اردو کو تقریباً سوا سو سال ہو چکے تھے اور مغل شہنشاہ بابر کے ہندوستان آنے میں ابھی سوا سو سال کا عرصہ باقی تھا۔ یہ مثنوی اس زبان کا نمونہ ہے جو شمال سے دکن گئی اور وہاں بازار ہاٹ کی عام زبان بن کر پھلی پھولی۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ شمال سے کوئی ایک بولی دکن نہیں پہنچی بلکہ علاء الدین خلجی کی فوجوں کے ساتھ، پھر امیرانِ صدہ اور ان کے لواحقین و متوسلین کے ساتھ اور اس کے بعد محمد تغلق کے زمانے میں، جب دارالحکومت دِلّی سے دولت آباد منتقل ہوا اور دِلّی خالی ہو گئی، جو لوگ دکن پہنچے وہ مختلف بولیاں بولتے تھے۔ بھانت بھانت کی بولیوں کے درمیان یہ زبان ہی ایک ایسی زبان تھی جو ان کے اور مقامی آبادی کے درمیان ربط، اشتراک، اتحاد اور ابلاغ کا ذریعہ تھی۔ اسی لیے وہ زبان جو کدم راؤ پدم راؤ میں ملتی ہے اس میں نہ صرف ضمائر اور افعال کی شکلوں میں تنوع پایا جاتا ہے بلکہ ایک ہی اسم کے لیے مختلف الفاظ اور مختلف املا بھی ملتے ہیں۔ یہ اثرات اس مثنوی میں خصوصیت کے ساتھ اس لیے زیادہ اور واضح ہیں کہ ابھی تک دکنی، جو اردو کے ایک علاقائی روپ کا نام ہے، اپنا معیاری رنگ قائم نہیں کر سکی تھی۔ اس مثنوی میں بیک وقت کھڑی، پنجابی، راجستھانی، برجی، گجری، سندھی، سرائیکی اور مرہٹی کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ میں نے جب پنجابی، سندھی، کھڑی، راجستھانی، برجی

---

[1] معراج العاشقین کا مصنف از ڈاکٹر حفیظ قتیل۔ نیشنل پرنٹنگ پریس چارکمان حیدرآباد ۱۹۶۳ء

www.taemeernews.com

اور گجراتی بولنے والوں کو الگ الگ اس مثنوی کے اشعار پڑھ کر سنائے تو انھوں نے جہاں اور کئی باتیں کہیں وہاں یہ بات مشترک تھی کہ یہ زبان ان کی اپنی زبان سے قریب ہے اور آج بھی اس کے بہت سے الفاظ ان کے گھروں میں بولے جاتے ہیں۔ اس تجربے سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ قدیم زبان، جو اس مثنوی میں استعمال ہوئی ہے، اس میں صدیوں کے میل جول سے متعدد زبانوں کا خون شامل ہے اور اسی خاندانی مشابہت کی وجہ سے مختلف زبانیں بولنے والے اسے اپنی زبان سے قریب تر پاتے ہیں۔ معاشرتی، تہذیبی اور سیاسی حالات کے ساتھ اردو کا ذخیرۂ الفاظ، لہجے اور اسالیب تو بدلتے رہے لیکن یہ ہمیشہ سب ہند آریائی زبانوں کی ایک زبان بن کر پروان چڑھتی رہی۔ اسی لیے میں اس زبان کو برصغیر کی ساری ہند آریائی زبانوں کا عادِ اعظم مشترک کہتا ہوں۔

دوسری قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ اس مثنوی میں جو زبان استعمال ہوئی ہے اس میں روزمرہ اور محاورے کی ایسی رچاوٹ ہے کہ اسے دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ یہ مثنوی اس زبان کا پہلا نمونہ نہیں ہے بلکہ اس سے قدیم تر نمونے بھی ہوں گے جو یا تو ضائع ہو گئے یا ابھی تک ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ پروفیسر محمود شیرانی نے احمد دکنی (گجراتی) کی "لیلیٰ مجنوں" کا تعارف کراتے ہوئے لکھا تھا کہ "احمد کے ہاں جو نظم کی حالت دیکھی جاتی ہے اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ مثنوی کا ابتدائی نمونہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسے وقت کی یادگار ہے جب کہ نظم نے معتدبہ حد تک ترقی کر لی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ سلاطین بہمنیہ کے دور میں بھی اردو شعرا موجود ہوں[1]" یہی بات کدم راؤ پدم راؤ کی زبان کی حالت دیکھ کر کہی جا سکتی ہے۔ "کدم راؤ پدم راؤ" میں فارسی عربی کے اثرات لہجے میں، اسلوب میں، ذخیرۂ الفاظ میں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ اس مثنوی میں تقریباً بارہ ہزار الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے صرف سوا سو کے قریب الفاظ عربی و فارسی کے ہیں۔ ان میں بھی بہت سے الفاظ بگڑی ہوئی شکل میں آئے ہیں۔ مثلاً یہ چند مثالیں دیکھیے۔

شعر ۲	؏	مثالا ادک سو را اُچایا سرشت	(مثالا = مشعل)
شعر ۵	؏	کہ جو زا دھرے بہت دُرباش کر	(دُرباش = دُورباش)
شعر ۲۳۵	؏	ہری بیکھ کا نون جگ تھیں اُچاؤ	(کانون = قانون)
شعر ۲۰۳	؏	کہ بہت بن ہوئے اور جنّت بن ہوئے	(جنّت = جنّت)
شعر ۹۲۲	؏	پڑیا یوں دسے جیوں طبیلا ترنگ	(طبیلا = طویلہ)

ان کے علاوہ عربی و فارسی کے یہ الفاظ بھی ملتے ہیں۔

قلم، سرشت، فلک، فرشتے، توحید، نغز گفتار، نور، بنیاد، شرع، کسری وکے، درویش، خدا، باصفا، اولوالامر

---

[1] مقالات حافظ محمود شیرانی جلد اول ص ۲۱۶ مجلس ترقی ادب۔ لاہور۔

www.taemeernews.com

نعت، مدح، سلطان، شاد، شاد، عطارد، مُسخّر، عَلَم، یغوں، طَبل، جوزا، بارگ، شہ، گنج، دُر، تُکا، تاج، شہنشہ، آل، دل، لقب، جہانگیر، سبق، دُوں، تفنگ، گشتہ سر (یعنی سرگشتہ)، وعے، برائے، سلام، دُنیا، ذکر، اردگان، زنب، راہ رو، دل، بَد، نابات، نقش، قضا، خر، فاخت (فاختہ)، جفت، عدل، قبا، وزارت، شہر، نقش باز، بائے بند، باذنی، اُمت، انشاءاللہ تعالیٰ، فرزانش، سقا، مطبخ، سخی، حلال، جلال، میزبانی۔

ایک آدھ جگہ پورا کا پورا مصرع فارسی کا آگیا ہے۔ مثلاً

شعر ۴۲۱ ۶ مُرصّع مکلّل قبا سر کلاہ

لفظ "برائے" (کے لیے) کا یہ استعمال بھی دیکھیے:

۳۹۲ ۶ ہمارے رب راسے ترقی برائے

اُردو زبان اپنے ارتقا کے دوران' اسلوب' لہجہ اور ذخیرۂ الفاظ کے لحاظ سے دو منزلوں سے گزری ہے۔ اس کی پہلی منزل خالص ہندوی روایت ہے۔ اس دَور میں' اور یہ دَور مسلمانوں کی آمد اور ان کے تہذیبی اثرات کے ساتھ شروع ہوتا ہے' اس نے اپنے اظہار کے لیے پراکرت و سنسکرت کے علاوہ شورسینی اپ بھرنش کی بولیوں سے فیض حاصل کیا اور عربی و فارسی کے الفاظ خال خال استعمال کیے۔ اس دَور کی زبان' فکر اور تصوف پر ہندوی اسطور کا رنگ گہرا ہے۔ امیر خسرو کا کلام ہو' بابا فرید یا شاہ باجن کا وہاں ہمیں یہی رنگ دکھائی دیتا ہے۔ وہ اہلِ علم و ادب جو اُردو ادب و شاعری کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اس نے صرف فارسی و عربی ادب اور اسلامی اثرات کو اپنایا اور ہندوی روایت و فکر کو نظر انداز کیا یہ بھول جاتے ہیں کہ اُردو شاعری کی پہلی روایت خالص ہندوی اسطور' اصناف اور اوزان پر قائم ہوئی۔ اور ہندوی تصوف کے اسی رنگ کو قبول کیا جو برِصغیر میں ناتھ پنتھیوں' بھگتی کال اور نرگن واد کی شکل میں رائج تھا۔ اس دَور کی شاعری کی اصناف وہی ہیں جو برِصغیر میں بھی' گیت اور دوہروں کی شکل میں زمانۂ قدیم سے چلی آرہی تھیں۔ لیکن جب اس روایت کو استعمال میں آتے آتے تقریباً پانچ صدیاں گزر گئیں اور اس روایت میں نئی نسلوں کے نئے ذہنوں کی تخلیقی پیاس بجھانے کی صلاحیت باقی نہیں رہی اور اس روایت سے تخلیقی سطح پر جو کچھ لیا جاسکتا تھا لیا جاچکا تو نئے ذہن نے نئے راستوں کی تلاش شروع کی۔ بدلے ہوئے معاشرتی و تہذیبی حالات کے پیشِ نظر انہوں نے اب اُس ادب کی طرف دیکھا جو دربار سرکار میں پسندیدہ نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ اور جو نہ صرف اُن سے قریب تھا بلکہ ادب و شعر کی پختہ قدیم روایت کا بھی حامل تھا۔ اسی کے ساتھ فارسی ادب کی طرف رجحان بڑھنے اور پھیلنے لگا۔ ہمارے زمانے میں جو حیثیت نئے تخلیقی راستوں کی تلاش میں انگریزی و مغربی ادبیات کو حاصل ہے وہی حیثیت پہلے ہندوی روایت' اصناف و فکر کو حاصل رہی۔ اور پھر پانچ سو سال بعد یہ حیثیت فارسی ادب' اصناف کو حاصل ہوگئی۔ رد و قبول کا یہ فطری عمل ہے۔ امیر خسرو سے لے کر شاہ باجن اور نظامی تک اور نظامی سے لے کر میراجی شمس العشاق برہان الدین جانم بلکہ ابراہیم عادل شاہ ثانی جگت گرو تک ہندوی روایت ہی کا دَور دورہ رہتا ہے۔ نویں صدی ہجری میں فارسی

www.taemeernews.com

اثرات بہت دبے دبے داخل ہونا شروع ہوتے ہیں اور فارسی بحور و اصناف بھی خال خال استعمال میں آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسلوب، لہجہ اور ذخیرۂ الفاظ پر اب بھی ہندوی چھاپ گہری بلکہ غالب رہتی ہے۔ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ فارسی مثنوی کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اس کی بحر بھی "فعولن فعولن فعولن فعول" فارسی ہے لیکن بحیثیت مجموعی اسلوب و ذخیرۂ الفاظ پر ہندوی رنگ اتنا غالب ہے کہ فارسی بحر اور فارسی و عربی الفاظ کے وجود کا احساس مشکل سے ہوتا ہے۔ دسویں صدی ہجری کے اواخر اور گیارھویں صدی ہجری کے ابتدائی پچیس سال فارسی اثرات کے پھیلنے، بڑھنے اور مقبول ہونے کے سال ہیں۔ اس وقت فارسی ادب سے خوشہ چینی کرنے کا رجحان اتنا بڑھا کہ گیارھویں صدی ہجری کے ختم ہونے تک یہ واحد ادبی رجحان بن گیا۔ اور اسی کے ساتھ یہ طے ہوگیا کہ اُردو زبان کا نیا اسلوب اب اسی اسلوب و روایت سے مل کر پیدا ہوگا۔ اسی رجحان کے ارتقا نے آگے چل کر اُردو زبان کے اس عالمگیر معیار کو جنم دیا جسے آج ہم "ریختہ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور جس کا سب سے بڑا نمائندہ "ولی دکنی" ہے۔ اسی کے ساتھ اردو زبان کا یہ نیا اسلوب برصغیر کے سارے علاقوں میں یکساں طور پر مقبول ہوگیا اور اُردو زبان کے علاقائی روپ مثلاً گجری و دکنی وغیرہ اسی کے ساتھ تاریخ کی جھولی میں جا گرے۔ کدم راؤ پدم راؤ میں یہ رجحان اپنی ابتدائی شکل میں نظر آتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس مثنوی میں جو زبان استعمال ہوئی ہے اس کا بنیادی ڈھانچہ، فاعل، فعل، مفعول کی ترتیب، مصرعوں کی ساخت، ضمائر اور افعال کا استعمال وہی ہے جو آج بھی اردو زبان کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ مثنوی اردو زبان کی پہلی روایت کی نمائندہ ہے جس کا ذخیرۂ الفاظ، اسلوب، لہجہ آج کی زندہ اور بولی جانے والی زبان سے مختلف ہے۔ لیکن اگر اس کا مقابلہ آج کی اس زبان سے کریں جو ہندوستان کی ادبی کتابوں میں نظر آتی ہے اور جسے "ہندی"[1] کا نام دیا جاتا ہے اور جس میں سنسکرت کے تت سم الفاظ دوبارہ زندہ کئے جا رہے ہیں تو اس کا اسلوب جدید ہندی اسلوب سے مشابہ نظر آتا ہے۔ لیکن سوائے اس کے اس کی زبان وہی ہے جو آج ہم بولتے ہیں اور جسے اُردو کے نام سے پکارتے ہیں مثلاً جب ہم یہ شعر پڑھتے ہیں تو ہمیں یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم کسی بالکل مختلف زبان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

جو کچ کال کرنا سو توں آج کر + نہ گھال آج کا کام توں کال پر
بھلے کوں بھلائی کرے کچ نہ ہوئے + بُرے کوں بھلائی کرے ہوئے توئے
نکھے کی نکھی بُدھ مانے نہ کوئے + نکھاں سو نکھاں جے نبی پوت ہوئے

---

[1] ڈاکٹر شری رام شرما نے لکھا ہے کہ "حالیہ زمانے میں انقلابی تغیر یہ ہوا کہ تمام آریائی زبانوں میں پھر سے قدیم ہند آریائی الفاظ (سنسکرت کے تت سم الفاظ سے مراد ہے) کا چلن ہوا"۔ دکنی زبان کا آغاز اور ارتقا ترجمہ غلام رسول ص ۹ مطبوعہ آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈیمی حیدر آباد۔

www.taemeernews.com

کدم راؤ کہیا پدم راؤ سُن + کہ جے ساچ مانے کہوں آپ گُن
نہ اگلا سنبھالے کہ پچھلا کہاں + نہ پچھلا سنبھالے کہ اگلا کہاں
کہ جے بول میرا سُنے تیں کہوں + کہ جے نہ سُنے تِل گھڑی نہ رہوں
کہیا راؤ سُن دشٹ پڑھاں ابول + اٹھیا گرج یوں جیوں اُٹھے گرج ڈھول
جے جیبے کا جو ہوئے سو کر سکے + نہ بڑھی کیسرا کام باندر سکے
دھریں دھر پھیرے لوک کہنا پکار + دودنا ہوا راؤ آکھور مار
نہ رووے کدھیں چور کی ماں پکار + رووے گھال کُرمکھ کو کھٹی منجھار
کدم راؤ جب بھول راداں ہوا + ہوا ڈر ہوا ہو گیا باد ہوا
بچاریا ہری پنکھ کیتا اڑول + کہاں لگ اڑوں جانے کیدھر پڑوں
ہری پنکھ دیٹھا پدم راؤ ہوئے + پدم راؤ جانے نہ یہ کون کوئے
اکایک کہوں کیوں اپس ناؤ ہول + کدم راؤ ہیرا نگر کا سو ہنل
جو جس گنگے کا دُودھ پیوے سو گنگے + ہوئی دیکھ باکھرا سے کاٹ کھائے
نہ فراش سقا نہ توں مطبخی + سکی ناؤ دھر کیوں کہاوے سکی
دوچتا نگر ساچ یک بول کہہ + کدم راؤ توں کیوں ہوا کھول کہہ
سبھی کھیل اس کے کرن ہار دہ + کرنہار جوگی نہ کرتار دہ
پدم راؤ من میں دھریا ایک بات + کہ جس بات تجھے چڑھیا ناگ ذات
جو نیت کرے کام جے کچھ کوئے + اُسی کا بھلا بھی اُسی سات ہوئے

اس زبان میں اتنی خلیج بھی حائل نہیں ہے جتنی انگلش اور اولڈ انگلش میں حائل ہے۔

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں روزمرہ اور محاورہ کا استعمال کثرت سے ہوا ہے جس سے زبان کے ارتقاء اور جاذبیت کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ٹھکائی کرنا ــــ کہیں ہیں تجھے دیوں بار جگ + ٹھکائیں کروں جو کرے جگ ٹھگ ۵۰۹
گانٹھ باندھنا ــــ ستم ایکے گانٹھ باندھے جیکوئے + کہ اس بُدھ تھیں کیوں ..... ہوئے ۵۰۳
کان پڑی لگی دھرنا (دینا) ــــ جو آکھور کیرے بھوں کھول گُن + تہیں کان انگل دھرے بات سُن ۵۵۲
پھول پھل ہونا ــــ بھلا دیکھ سنبھل پڑا دیکھ جھانٹ + کہ پھر پھول پھل ہوئے کتی کانٹ کانٹ ۹۰
باد ہونا ــــ گیا باد ہوا جیو تن چھوڑ بوجھ + کھونداچلیا کرن لاگا اسوجھ ۷۳۶

www.taemeernews.com

ہوا ہونا ــــــ کدم راؤ جب بھول راواں ہوا + ہوا ڈر ہوا ہو گیا باد ہوا ۷۳۵

آنکھ بھر دیکھنا ــــــ جو بونٹ اس دکھادے ..... + جو بھر آنکھ دیکھے کہوں آنکھ پھوڑ ۸۴۴

میاں میں منھ ڈالکر دیکھنا ــ نہ پڑ آج تھیں توں اس ابھمان منھ + تہیں دیکھ مکھ کھال کر میاں منھ ۸۶۰

بول اٹھنا ــــــ گیا راج تجہ جب اُٹھیا بول یہ + جو سیوٹ اٹھیا لوگ یہ بول کہہ ۷۹۰

جوگ پڑنا ــــــ نجانوں کہ تجہ جوگ یہ کیوں پڑے + کہ یہ جوگ تجہ راؤ راجن اڑے ۷۹۶

باسی تواسی ــــــ سو جوگی نہ ہوں ہوں جو باسی دھروں + نہ باسی دھروں نہ تواسی دھروں ۳۹۴

کِل کِل ہونا ــــــ جہاں سُولیں پُرکھ کِل کِل نہ ہوے + تہاں ہوے کِل کِل جہاں نار دوے ۲۴۳

سب کو ایک لکڑی سے ہانکنا ــ نہ سر باد کر دُود کوں ہین تاک + سبھی استریاں ایک لکڑی نہ ہاک ۲۰۶

آسمان کے تارے توڑ لانا ــ گھرا بھی بہت جھونٹ نہ بول جوڑ + جنگل دھرت آکاس تارے نہ توڑ ۸۵۸

آنکھ پھوڑنا ــــــ ؍ جو بھر آنکھ دیکھے کہوں آنکھ پھوڑ ۸۵۴

کھول کر کہنا ــــــ ؍ کدم راؤ توں کیوں ہوا کھول کہہ ۸۹۴

ناک کاٹنا ــــــ ؍ بتولی دیا پو پچھتے کاٹ ناک ۸۷۰

سر چڑھنا ــــــ ؍ سو کبیں آج منج سر چڑھیا پاے دھر ۸۷۴

ناک اونچی کرنا ــــــ ؍ جناں ناک اونچی کرے باؤ بل ۷۶۱

یہ صرف چند مثالیں نمونے کے طور پر میں نے پیش کی ہیں۔ ورنہ اس قسم کے سینکڑوں روزمرہ محاورات کے موتی پوری مثنوی میں بکھرے پڑے ہیں۔ یہی صورت ضرب الامثال اور کہاوتوں کی ہے۔ کچھ کہاوتیں ایسی ہیں جو فارسی سے ترجمہ ہو کر عام ہوگئی ہیں اور کچھ کہاوتیں ایسی ہیں جو صدیوں سے سینہ بہ سینہ چل کر ہم تک پہنچی ہیں۔ ذیل میں جو مثالیں میں دوں گا وہ آج بھی کم و بیش اسی طرح بولی جاتی ہیں۔

۱۔ آج کا کام کل پر مت چھوڑ

جو بگے کال کرناں سو توں آج کر + نہ کھال آج کا کام توں کال پر ۱۲۲

۲۔ چھری سونے کی بھی ہو تو کوئی پیٹ میں نہیں مار لیتا

چھُری ات کندن سی کہ جے ہوے + اسنگت نہ تس کھال لے پیٹ کوے ۱۶۰

۳۔ سانپ کا کاٹا رسّی سے بھی ڈرتا ہے۔

ڈُودھا سانپ کا ہوے جے کا دڑی + ڈرے کیوں نہ وہ دیکھ پھاندا اڑی ۱۶۱

www.taemeernews.com

۴۔ دودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھونک مار مار کر پیتا ہے

بڑے سیانے کہہ کر گئے بول اچوک ✦ دودھا دُودھ کا چھاچھ پیوے پھوک ۱۶۲

۵۔ چور کی ماں کوٹھی میں منھ ڈال کر روتی ہے۔

نہ رووے کدھیں چور کی ماں پکار ✦ رووے گھال کر مُکھ کوٹھی منجھار ۶۱۷

۶۔ کُتے کی دُم کبھی سیدھی نہیں ہوتی۔

جنتر گھال چھاس کھینچے جو کوئے ✦ نہ سیدھی کدھیں کوتری پُوچھ ہوئے ۱۹۸

۷۔ پانچوں انگلیاں کبھی ایک سی نہیں ہوتیں۔

منہو سی کدھیں پانچ اُنگل سمان ۲۰۲

۸۔ بِلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا

جیسا اوچتا دیہہ دے پیٹ بھر ✦ لہے بِلّی پھل چھینکا پڑیا ٹوٹ کر ۴۴۹

۹۔ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پستا ہے۔

بڑے سیانے کہہ گئے گُن سُگن ✦ گہیوں پیسے پیسیا جائے گُھن ۴۷۵

۱۰۔ سانپ بھی اپنے بل میں سیدھا چلتا ہے۔

سبھی ٹھانوں جے سانپ کوڈھا چلے ✦ اپس ٹھانو دہ بھی سو سیدھا چلے ۵۶۲

۱۱۔ بغل میں چھری منھ پر رام رام

مردود و دنگی جو ہتے دھرستیں ✦ شکر در دہاں اُستُرہ آستیں ۶۲۵

۱۲۔ (۱) چھوٹا منھ بڑی بات (۲) چادر دیکھ کر پیر پھیلانا

ننھیں منھ بڑا نہ نوالا اُچھاڑ ✦ پسار آپنا اوڑنا دیکھ پاؤ ۸۳۶

۱۳۔ تلوار کا گھاؤ بھر جاتا ہے زبان کا گھاؤ نہیں بھرتا

کھڑگ ماریا اوبری کے مرے ✦ سبد ماریا جنم تپیا کرے ۸۶۶

۱۴۔ ایک در بند دس در کھلے

سنیا ہے کہ کرتار جس دیہہ جس ✦ تسے دوار بند ایک تے کھول دس ۸۹۲

۱۵۔ اپنا ہی سکہ کھوٹا تو پرکھنے والے کو کیا دوش

جب اپنا ہوا دام کھوٹا کپنگ ✦ کہیا پارکھی دوس دینا کا ڈھنگ ۹۰۶

www.taemeernews.com

۱۶ ۔ جن کا منہ نہ دیکھا تھا اُن کے پاؤں دیکھنے پڑے۔

۸۷۳ جنھیں مُکھ دیٹھا تھا اب راج + تھن پائے دکھین پڑے منجہ آج

۱۷۔ سب کھیل اُس (اللہ) کے ہیں۔

۸۷۵ سبھی کھیل اس کے کرنہار وہ + کرنہار جوگی نہ، کرتار وہ

۱۸۔ دُور کے ڈھول سہانے

۸۹۹ بھلی جانے دورتھیں ڈھول ناد + برا وہ جو نیڑے کرے ڈھول ساد

۱۹۔ مٹی میں ہاتھ ڈالے تو سونا بن جائے

۷۷۲ جسے دیبہ سربھاگ تو تس سرے + جو ماٹی پکڑ ہت سُنا کرے

۲۰۔ بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑ دیا

۹۷۹ جو پاتھر اپس تھی اُٹھے تس اُٹھائے + اپس جو اُٹھے نا، تسے چوم جائے

ضرب الامثال اور کہاوتوں کی ایسی چند مثالیں جو فارسی سے جوں کی توں یا ذرا سی تبدیلی کے ساتھ اردو زبان کا حصہ بن گئی ہیں اور مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں ملتی ہیں۔

(۱) خشتِ اول گر نہد معمار کج + تا ثریا می رود دیوار کج

۱۹۷ جو نیکا اُٹھے ترن بن رُکھ کوئے + سو سیدھا نہیں رُکھ بدھ سن نہ ہوئے

(۲) جان خوش تو جہان خوش

۲۱۴ نہ سینا او ننگ کر اس و رمان + سُکھی آپنا جیو تو سب جہان

(۳) کند ہم جنس با ہم جنس پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز

۲۳۱ پنکھیرو اڑے دیکھ کر آپ ونس + چڑی ل چڑی را و رل، ہنس ہنس

(۴) خلق خدا تنگ نیست + پائے مرا لنگ نیست

۲۵۵ نکل جاؤں سر ہانڈ منج تنگ نہ + جہاں جاؤں سینسار تو تنگ نہ

(۵) نیکوئی با بداں کردن چنان است + کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

۸۴۹ بھلے کوں بھلائی کرے کچھ نہ ہوئے + بُرے کوں بھلائی کرے ہوئے توئے

(۶) چاہ کندن را چاہ در پیش۔

۸۷۸ کرے کوئی کس تا بکھوٹے جے کود + بی پڑ مرے کود تس گرد وہ

www.taemeernews.com

تلمیحات

جیسا کہ میں لکھ آیا ہوں کہ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں ہندو اسطور کا رنگ غالب ہے لیکن تلمیحات میں جہاں ہندو اسطور سے فیض اٹھایا گیا ہے وہاں اسلامی تلمیحات بھی موجود ہیں۔ ذیل کی یہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

کھلے تیں کہیا آج راماں منجہ ✦ کہیا دیکھ توں کال ہنماں منجہ ۱۴۲

براہیم ادھم کہ جیوں چھوڑ راج ✦ گیا راج تھل دے سنور آپ کاج ۲۱۵

کہ جے رام کے یار ہنونت تھا ✦ نہ تجہ سار کا اود ہنونت تھا ۵۸۰

نہ منجہ دھیر ایوب نہ نوح ناؤ ✦ نہ منجہ ذرب قارون رکھوں کت پاؤ ۶۸۵

دھرم بھیم سہدیو ارجن چنچل ✦ اکتل کردں پانچ پانڈو کھکل ۹۷۱

کردں بن کتک توں سوکچ تجہ کام ✦ نہ ہنونت سے نہ لکھن نہ رام ۹۹۸

مرہٹی زبان کے اثرات

"چ" تاکیدی اور حرفِ انکار "نکو"

شمال سے جب اردو زبان اپنی قدیم شکل میں دکن پہنچی اور وہاں کی مقامی زبانوں سے اس کا واسطہ پڑا تو اس میں ان زبانوں کے الفاظ اور لسانی خصوصیات بھی در آئیں۔ اس پر سب سے زیادہ اثر مرہٹی کا پڑا اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ مرہٹی ہند آریائی زبان تھی اور اس کے الفاظ اس میں آسانی سے گھل مل کر ایک ہو سکتے تھے۔ "چ" کا لاحقہ (ہی کے معنوں میں) مرہٹی میں استعمال ہوتا ہے۔ وہاں سے اردو میں آگیا اور دکنی اردو کی پہچان بن گیا۔ کدم راؤ پدم راؤ میں مجھے دو شعروں میں یہ لاحقہ "چ" تاکیدی نظر آیا۔

گھرے کوئی اپچارنا چار پاپ ✦ نہ بھاوے مجھے وہ جو میراچ پاپ ۲۲۸

اکایک کہیا تو تجہ میراچ سیکھ ✦ دھتور بدیا میں دیا تدہ بھیک ۵۵۴

اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ دکن میں قدیم اردو نے "چ" کے لاحقے کو اپنے ابتدائی دور ہی میں قبول کر لیا تھا۔ اسی طرح لفظ "نکو" جو حرفِ انکار ہے، مرہٹی سے اردوئے قدیم میں آیا اور آگے چل کر "چ" تاکیدی کی طرح دکنی اردو کا کلیدی لفظ بن گیا۔ نظامی کے ہاں بھی یہ ایک جگہ ملتا ہے۔

ڈھٹائی نکو کر..... جیو دھیٹ ✦ نہ جیو تے بہن ڈرنپٹ جتے ایٹ ۸۳۵

مرہٹی کے اور بھی بہت سے الفاظ اس مثنوی میں موجود ہیں۔ ایک جگہ نظامی نے مرہٹی سبد کا حوالہ بھی دیا ہے۔ دو

شعر ہے۔

سبد مرتن جے کیبا ایک چیت ۔ کرجے آپ سے داس راوان گت ۳۰

پنجابی کا اثر

اُردو اور پنجاب کا تعلق ابتدا سے نہایت گہرا رہا ہے بلکہ پنجاب اردو کا پہلا گہوارہ ہے۔ اسی لئے پنجابی کا اثر قدیم اُردو پر بہت نمایاں ہے۔ نہایت اسماء افعال وغیرہ پر یہ اثر واضح ہے بلکہ اردو کے پہلے بنیادی لہجہ کی تشکیل میں بھی پنجابی نے سب سے اہم کردار ادا کیا ہے۔ کدم راؤ پدم راؤ میں بھی یہ اثرات گہرے اور نمایاں ہیں۔ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ ہوں جن سے اردو، پنجاب اور پنجابی کے قدیم رشتے پر روشنی پڑتی ہے۔

آنیں ــ آنا ، لانا	۶	ہتیں ساکھ ہو کر نہ آنیں دولی	۲
	۶	بڑا دُکھ آنیا شرع کی ادان	۳۴
دِیسے ۔ دکھائی دے	۶	جو تجہ انک دِیسے سو مندان تجہ	۹
سنوئے ۔ پنجابی طرزِ تخاطب	۶	سنوئے فخر دیں تو بسر آنکھیا	۳۸
کیتا ۔ ماضی مطلق کی شکل	۶	بنی بیر منہ دند کیتا ہنار	۳۸
لوڑے ــ لوڑنا ، ضرورت ہونا ، تلاش کرنا	۶	فلک بیچ لوڑے جے سر سنجری	۱۰۴
	۶	بھلا لوڑیے کوئی جے دے ادھار	۱۲۳
نیکا ، چھوٹا	۶	جو نیکا اُٹھے تن بن دُکھ کرے	۱۹۷
چھوڑسی	۶	نہ تھک تھک پنا چھوڑسی جگت لگ	۲۰۰
ہنوسی	۶	ہنوسی کدھیں پانڈر پنک لگ	۲۰۰
کدھیں	۶	ہنوسی کدھیں پانچ انگل سمان	۲۰۲
رہسی ۔	۶	نہ رہسی جو دیسے کچھو نقش نانو	۲۱۷
اگ ، آگ	۶	کپٹ بھاؤ تھیں جو اُٹھے سیس اگ	۲۲۹
دوجا ، دوسرا	۶	جو دوجا نہ دیکھے پُرکھ تب لگ	۲۳۰
آکھے	۶	کدم راؤ آکھے سنی بات دھن	۲۵۱
آن	۶	کوئی جے ہے بھوک گر آن روس	۲۸۱
سوں ، قسم	۶	نرادھار کی سوں اُدھر نہ کھول	۳۳۷

www.taemeernews.com

بھر ۔ باہر	۶	نہ آؤں بھر مکھ تجہ مکہ بول	۳۳۷
آدسی	۶	نہ پرگور میں توں رہن آدسی	۳۹۷
بدل ۔ بادل	۶	پڑے کیوں نہ بجلی بدل سیر ٹوٹ	۵۲۱
نکرسوں	۶	نکرسوں تدر دان دیوں اتال	۵۹۰
جاسوں	۶	ترے پائے تیوں چھوڑ جاسوں کہیں	۶۲۸
بارسی	۶	رہے راج توں دیکھ کیوں بارسی	۶۹۲
پچھیں	۶	اُچاسیس پچھیں سریاد وے پلٹے	۸۰۹
گراس	۶	جو اکاس لاگے دہی منجہ گراس	۸۷۵
اکھیاں ۔ آنکھیں	۶	جو اکھیاں تجے ہوئے آکھوں سیجے	۸۴۶
ویل ۔ وقت	۶	سہاروں تسی ویل کے سب بچن	۹۱۵

یہ میں نے یہاں چند مثالیں دی ہیں ورنہ مثنوی کے مطالعے سے ان اثرات کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اثرات شاعری کے مزاج میں، لہجہ میں، ذخیرۂ الفاظ میں کثرت سے نظر آتے ہیں۔

گجراتی اثرات

اسی طرح اس مثنوی کے زبان و بیان پر افعال و ضمائر، واحد جمع کے طریقوں پر مختلف زبانوں مثلاً کھڑی بولی، برج بھاشا، ہریانی، راجستھانی وغیرہ کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں جن پر ماہرین لسانیات کو کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اردو زبان پر مختلف زبانوں کے اثرات اور ارتقا کی تصویر سامنے آسکے لیکن یہاں میں صرف گجراتی، سرائیکی اور سندھی کے اثرات کی نشاندہی کروں گا۔ ذیل میں گجراتی اثرات کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

جے	۶	تری ایک میں جے لکھوں سو تی	۲۳۹
سہدیس نا		جو کچھ میں کہا بھید سہدیس نا	۳۱۸
پردیس نا		کہوں اب کچھ بھید پردیس نا	
انے	۶	بجرانگ انجن انے بندھار	۳۸۴
ماہنہ	۶	کھلیں جانیا راؤتس ویل ماہنہ	۹۰۷
باپڑا ۔ غریب بیچارہ	۶	کہیں باپڑا نا رہوں سیں کال	۶۵۰
بیجو ۔ دوسری، دیگر، بعدہ		نہ بیجو کرا ہیں جھنجر دھروں	۶۷۱

www.taemeernews.com

پونگڑا = لڑکا، بچہ	؏	پچھو پونگڑا کھاتے جن بیچ مائے	۹۵۰

اسی طرح 'ترت' 'ددجے' 'پچھو اور بہت سے دوسرے الفاظ اس مثنوی میں ملتے ہیں۔

سرائیکی، سندھی اثرات

اس مثنوی میں آخری حرف پر "زبر" عام طور پر لگایا گیا ہے یعنی آخری حرف متحرک آواز دیتا ہے۔ اردو زبان نے اس قاعدہ کو بعد کے دور میں ترک کر دیا اور اب "ہندی" میں بھی اسے تیزی سے ترک کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے لیکن سندھی میں یہ قاعدہ آج بھی رائج ہے۔ سندھی اثرات کی یہ چند مثالیں دیکھیے:

کے (سندھی کھے) بمعنی کو =	؏	گلن کے کیا اونچ تل بھیسر تھئیں	۲۱۰
گھرے بمعنی مانگے، چاہے =	؏	گھرے کوئی اُپچار ناچار باپ	۲۲۸
	؏	دھنی راج کوں بھیناں تد گھرے	۳۲۵
کے بمعنی سے	؏	اکھرنات پرمان سے راد کے	۴۷۲
اچھ بمعنی ہو، آؤ	؏	سکھی راج توں اَچھ بھتر راج کر	۶۰۷
منجھار = میں، درمیان میں	؏	رددسے گھال کرمکھ کوں منجھار	۶۱۷
تَرلی	؏	تَرلی کیوں کرے وہ دوانا کبھال	۸۴۰
تلہار = نیچے	؏	نہ منجہ سُدھ اوپر نہ تلہار سُدھ	۹۴۰
منجھار	؏	تدھاں تھیں رہیا راؤ چھجے منجھار	۱۰۱۷
باہ = آگ	؏	کُمک بھول دسے جیئے باہ بہول	۲۹۵
گال = بات، گالی	؏	کر راواں گیا آج منجہ دیہہ گال	۵۱۱
ہئین = دل	؏	نہ میرے ہئیں سُدھ نہ سیس بدھ	۹۴۰
ادبھا = سندھی میں اُبھا	؏	کنڈل بھیر ادبھا ہوا سرو بن	۹۳۳
اُچاپہ = اوچو، اونچا کیا	؏	اُچاپسیس باہر کئی یک نہ بات	۹۳۵

کدم راؤ پدم راؤ کا ایک مصرع ہے

؏ نہ چنتا کریں ناگ اُس بھاؤ توں

"کریں" یہاں صیغۂ امر ہے اور "کر" کے معنی دے رہا ہے۔ کریں بمعنی کر آج بھی سندھی میں مستعمل ہے۔

جس طرح ان زبانوں سے، جن کی مثالیں میں نے اوپر دی ہیں، اردو کا تعلق قدیم رہا ہے اسی طرح برج بھاشا

www.taemeernews.com

کھڑی بولی، ہریانی، راجستھانی اور دوسری بہت سی زبانوں کے اثرات بھی اس مثنوی میں ملتے ہیں۔ اب جب کہ یہ مثنوی شائع ہو رہی ہے اور آسانی کے ساتھ سب تک پہنچ سکتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل علم اور ماہر لسانیات اردو زبان وادب کے اس قدیم ترین نمونے کا تجزیہ کرکے اردو زبان کے ارتقا کی داستان سنائیں۔ اس کے تجزیہ اور مطالعہ سے زبان کے ارتقا کی بہت سی گم شدہ کڑیاں مل سکیں گی۔

اسم فاعل

قدیم اردو میں مصدر پر "ہار" یا "ہارا" لگانے سے اسم فاعل بناتے ہیں۔ اس کی سب سے پہلی شکل کدم راؤ پدم راؤ میں ملتی ہے۔ سندھی و پنجابی میں اب بھی یہ صورت رائج ہے جیسے منگہارو یا منگہار، دینہارو یا دینہار۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

دینہار = دینے والا	؏	بر دبر دنہ جگ تہیں دینہار	۱
رچنہار = بنانے والا، خالق	؏	رچنہار انجھے جینہار توں	۳
رہنہار = رہنے والا	؏	رہنہار بجھیں رہنہار توں	۳
کہنہار = کہنے وا..	؏	نظامی کہنہار جب یار ہوئے	۲۸
سنن ہار = سننے والا	؏	سنن ہار سن نغز گفتار ہوئے	
کرنہار = کرنیوالا	؏	کرنہار توں، باج تجہ کس کہوں	۸۳
		سبھی کھیل اس کے کرنہار دو	
		کرنہار جوگی نہ کرتار دو	۸۵

لاحقے

اردو نے سابقوں اور لاحقوں کے سلسلے میں فارسی کے علاوہ برصغیر کی بہت سی زبانوں سے فیض حاصل کرکے اپنے دامن کو وسیع کیا ہے۔ اس مثنوی میں "پن" لگا کر بہت سے لاحقے بنائے گئے ہیں۔ بعض علما کا خیال ہے کہ پن سنسکرت سے آیا ہے لیکن اردو میں یہ سنسکرت سے نہیں بلکہ اپ بھرنش کے ذریعہ داخل ہوا ہے۔ کدم راؤ پدم راؤ میں اس کی یہ شکلیں ملتی ہیں۔

بھاؤپن	؏	کہیا ناگ دھرتن گیت بھاؤپن	۱۰۷
دھنورت پنی	؏	کرے گھات کا کام دھنورت پنی	۳۱۱
ترن پن	؏	ترن پن گیلا کچھ جگ چت ہوئے	۳۹۳

www.taemeernews.com

ٹھک ٹھک پنا	=	نہ ٹھک ٹھک پنا چھوڑ سی جگت ٹھگ	۲۰۰
سنگت پنی	=	ملاوے سمجھا وک سنگت پنی	۳۱۲
میتر پنا (دوستی)	=	سرب نول میتر پنا جد گھرے	۳۲۵
جان پن	=	جو انکھان کوں دیبہ توں جان پن	۱۰۰۳
بال پن	=	سو کوئی جان جانے نہ بُجھ بال پن	۱۰۰۳

سابقے

قدیم اُردو میں "سابقوں" کی کئی شکلیں ملتی ہیں۔ بعض الفاظ پر "پر" لگا کر، بعض پر "نر" لگا کر، بعض پر صرف "ن" لگا کر، بعض پر "ک" لگا کر بامعنی لفظ بنائے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ سنسکرت میں بھی رائج رہا ہے اور پراکرتوں اور اپ بھرنشوں میں بھی۔ ان کی چند شکلیں جو مجھے مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں ملیں، یہ ہیں:۔

"پر" لگا کر

پرنار	=	دُنیا میں بُرا کام پرنار سنگ	۱۰۰
پروار	=	کہوں آن پروار کہلا کروں	۸۶
پرمکھ	=	نہ پرمکھ کھائیں کوئی تن اگھلے	۵۹۴
پرچال	=	جو چال آپنی چھوڑ پرچال جائے	۷۴۳
پردیس	=	کہوں اب پچ بھید پردیس نا	۳۱۸

"ک" لگا کر

کڈھنگ	=	کر اس تھیں بُرا گھنا ہیں کڈھنگ[1]	۱۰۰

"ن" لگا کر

نروپ	=	نروپ یوں دیا رائے پردھان کوں	۷۴
نرس	=	سوا جتر کھیلا کد نہ دیسیں نرس	۶۱۴
ننگ	=	مناتی کئی پنکھ طوطے ننگ	۸۲۰
نکھنڈ	=	پرن دیبہ مُک آج نکھنڈ رات	۱۳۲

"نر" لگا کر

نردھار	=	جسے ایا گوسائیں نردھار ہوئے	۸۹۵

[1] مزید مثالوں کے لیے دیکھیے زینب حرف "ک"

www.taemeernews.com

نراسی ۔ سو یہ باؤ آندھی نراسی کب ان ۸۸۴

نرجیو ۔ گھڑی کھانڈ ٹک دیکھ نرجیو کر ۹۹۳

نرملا ۔ سدا..... ہتا بول تج نرملا ۶۳۹

"کو" لگا کر

کوبنگ ۔ جب اپنا ہوا دام کھوٹا کوبنگ ۹۰۶

کوبھیس ۔ کر دیس آپنا دیکھ ہنڈوں کوبھیس ۸۹۶

"الف" لگا کر (نفی کے لئے)

اوگھڑ بغیر گھڑا ہوا، ناتراش ۔ پر اوگھڑ مسند بہ نشی کیوں رہوں ۶۲۷

اچل ۔ نہ چلنے والا ۔ اچل ہے ..... رائے تج رائے پر ۶۹۹

اجاگ ۔ بدقسمتی ۔ تہیں دیہ اجاگ توں دیہ بھاگ ۷۷۱

اکھاناں ۔ نہ کھانا ۔ اکھاناں رہے تیوں نہ تج سنور کر ۷۷۰

اسی طرح اوچتا، اچیت، اپار، اچوک، اڈھل، اسنگت، اکھاڈ، اوشگن وغیرہ الفاظ بھی مثنوی میں آئے ہیں۔

نون غنہ کا استعمال

اس مثنوی میں فعل، حرف، اسم وغیرہ کے آخر میں ن کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ زبان کے ارتقا کے ساتھ ساتھ یہ استعمال کم ہوتا گیا (نہ صرف ولی دکنی اور سراج اورنگ آبادی کے ہاں نون غنہ کا استعمال دگر دور قدیم کے مقابلہ میں بہت کم) ملتا ہے بلکہ محبت خان کی مثنوی اسرار محبت" تک یہ استعمال نظر آتا ہے۔ جدید اردو میں اسے ترک کر دیا گیا ہے اس سے الفاظ کی ادائیگی نسبتاً آسان ہوگئی اور بولنے میں روانی پیدا ہوگئی۔ کدم راؤ پدم راؤ سے یہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

۶۸ ۔ سوں توں شاہ گھنبیر گڑدا اگبھیر

۶۹ ۔ اچنتیں نوئیں بولناں بُدھ نہ

۱۲۹ سو بولیا بچے جو نہ تھا بولناں ۔ اناں ایک سنجری رہیا کھولناں

۱۵۲ کہی بات رانیں کہ تج چھاؤ بل ۔ ہمیں جیوناں جسرم تج چھاؤ تل

۱۹۵ ذاب ہمیں کسی نار ہتپاؤ ناں ۔ نہ ہتپاؤناں نہ تسے راؤ ناں

۳۴۳ گھڑی کھانڈ کا سکھ مد جیوناں ۔ تھا دی کیرا دکھ لے جیوناں

۱۸۵ اگر ہیں تن راؤ بچپاؤ ناں ۔ کرکت ڈھنگ اپ راج چلاؤناں

www.taemeernews.com

ہاں ایک اپکار کرناں لگے ۔ کہ جس تھیں سنبھال آپ رہناں لگے

اسی طرح انفی آوازیں بھی تلفظ کا حصہ بن کر استعمال میں آئی ہیں۔ کھڑی بولی، برج بھاشا، اودھی میں عوام کی زبان پر یہ آج بھی چڑھی ہوئی ہیں لیکن جدید اردو نے انفی آواز کو ترک کرکے تلفظ کو سہل کرلیا ہے۔ یہ چند مثالیں مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" سے ملاحظہ ہوں:

گھانس ۔ گھاس	؏	روئی گھانس تھیں اگ جھانپی نہ جائے	۱۸۳
اُڑنتا ۔ اُڑتا	؏	اُڑنتا پکھیرو دھرے دل اودس	۲۳۱
جھونٹ ۔ جھوٹ	؏	اُڑائے گئے دھر جری جھونٹ کر	۵۷۲
شنک ۔ شک	؏	نہ اس بھاؤ شنکا دھروں ہوں نہ شنک	۱۸۴
پونچھتے ۔ پوچھتے	؏	تتولی دیا پونچھتے کاٹ ناک	۸۷۰
ڈھانک ۔ ڈھاک	؏	نہ پرچھایک کا چند کوں آؤ ڈھانک	۲۰۷
منجھ ۔ مجہ، مجھ	؏	کہ اب تھیں تھیں منت منجھ لیہ بھاگ	۲۵۶
بونٹی ۔ بوٹی	؏	نہ جھاڑی نہ بونٹی ڈرے باؤ کوں	۳۱۶

جمع کی شکلیں

نظامی کے ہاں جمع بنانے کی ایک شکل تو وہی ہے جو قدیم اردو میں عام طور پر ملتی ہے یعنی اں لگا کر جمع بنائی جاتی ہے۔ اس کی چند مثالیں اس مثنوی سے درج کی جاتی ہیں۔

؏	جو اپڑے کچھو دیس جیلاں اکھائیں	۱۲۹
ڈھنڈورا پھراوے گلیاں کوچیاں ۔ کہ راواں گیا راؤ دے گالیاں		۵۸۷
پڑی کھلبلی سندریاں رانیاں ۔ تل اوپر ہویاں داسریاں چیریاں		۹۵

اس کے علاوہ چند شکلیں یہ بھی ملتی ہیں۔

کھیلتیں	؏	اسنگت دیٹھے کھیلتیں لانپ جھانپ	۱۵۸

قدیم اردو کے لحاظ سے یہاں جمع "کھیلتیاں" کے بجائے بالکل اسی انداز سے ملتی ہے جیسے آج بھی اردو میں رائج ہے۔

ایک اور شکل یہ ہے کہ "گنوار" (جاہل، گاؤدی) کی جمع "گنواریں" بنائی گئی ہے۔

؏	گنواریں کرے کن میں بدھ کوں	۲۶۵

www.taemeernews.com

اس کے علاوہ ایک شکل یہ ہے کہ "ن" لگا کر جمع بنائی گئی ہے۔ مثلاً پردیسی کی جمع پردیسین:۔

۶ جو پردیسین کتی ڈرے وہ نڈان ۳۰۱

اسی طرح "اکھر" (لفظ) کی جمع "اکھرن" ملتی ہے۔

ایک اور جگہ "کاندھا" (کندھا / شانہ) کی جمع "کاندھے" ملتی ہے:

۶ چلیا پالکی جائے کھاندے کہار

زبان کا یہ وہ دور ہے جب مختلف زبانوں کے اثرات ایک ساتھ کام کر رہے تھے اور سب کے سب زبان میں رائج تھے۔ اسی لیے یہاں بھی پنجابی، راجستھانی، اکھڑی اور برج بھاشا وغیرہ کے اثرات ساتھ ساتھ نظر آرہے ہیں۔

ضمیر، اسم ضمیر اور دوسری شکلیں

یہی صورت ضمیر اور اسم ضمیر میں نظر آتی ہے یہاں بھی مختلف اثرات ساتھ ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کدم راؤ پدم راؤ سے ضمائر کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

سوں (سو) = وہ ۶ سوں توں شاہ گنبھیر گرڈھا کہیر ۶۸

تیں، توں = تو ۶ قلم گیان سوں تیں لکھیا جگ جگ ۵

تجھن = تجھ ۶ تجھن ہت دے پان ہت آپ کر ۴۱۱

مَیوں، میں = میں ۶ نہ نایک ڈروں ہوں نہ پایک ڈروں ۸۶

۶ جو میں پائے دھر یا نتھا ہمیں اُپر ۸۶۴

ہمیں = ہم ۶ ہمیں کون مانس جو کارن ہمن ۳۴۴

چند اور مثالیں

تس ۶ پگھیٹیں پڑے پائے تس کا پتال ۲۹

تجھن ۶ جو میں سچ کہیا تو تجھن دور کر ۸۰

ہمن ۶ ہمن بل ہنے گا نبی بل سوا ۳۹

تجھوں ۶ کہ تجوں نہ تجھوں میں تجے لیکھیا ۸۹

ایہہ ۶ ہرا کر ذکر ایہہ کدم راے تے ۱۰۸

ہمن، تجھن ۶ کہ کارن ہمن بھوگ رہناں تجھن ۳۴۴

تن	ع	بناق کی تن بہسر دات گم	۳۰۲
تہاں	ع	تہاں باج ہم پال سکے سوکوں	۳۰۵
جے	ع	کر جے ولساں ہوتے نہ بوں دوں	۶۲

حرف کی چند مثالیں

لگ = تک	ع	سکا یا قلم بھاگ لکھ جرم لگ	۵
تھیں = سے تھی، تی = سے	ع	کیا جگ منگا تا اُدھک سور تھیں	۱۱
تے = سے	ع	نہ پورن لکھن تد توحید تے	۲۳
منے مانہ ماں = میں	ع	بنی جیبر منے دند کیتا جنار	۲۹
تے = پر	ع	بنی یار سکتے یار تے جھار جھار	۴۳

اسی طرح حرف کی اور بھی مختلف شکلیں ملتی ہیں۔

سیتی = سے	ع	چلو پیار سیتی جو پر کور دشٹ	۱۶۹
سیتیں = سے	ع	مرد وہ دو لسنگی جو ہوتے دھر سیتیں	۴۲۵
لگوں = تک	ع	رہیا پا لگوں کال ہو کر بجبار	۱۱۵
تد = تب بھی، پھر بھی	ع	نہ پورن لکھن تد توحید تے	۲۳
جد = جب	ع	تنرب نول میتر پہنا جد گھرے	۳۲۵
جدکد = جب کبھی	ع	کر ہنکار سی راؤ منجھ جد کد	۲۶۹
جدھاں = جب کہ	ع	جدھاں سمند سر جیانہ تھا تد تھیں	۲۸۱
سے = سے	ع	سنور فخر دیں اب کسی سنور سے	۵۰
کیرا = کا (مذکر)	ع	مچھندر کیرا پوت آکھور نات	۳۶۶
کیری = کی (مونث)	ع	ڈھنڈورے کیری شدھ چندگا و جاتے	۴۰۶

www.taemeernews.com

جتے ۔ جو، جن	جو ایک سیت پاکر بجانے جتے ۔	نہ کیا نہ پکا بجھانے جتنے	۴۰۷

صفتِ عددی (دکنی) کی یہ شکلیں ملتی ہیں جن میں سے بیشتر معمولی تغیر کے ساتھ آج بھی رائج ہیں :

یکس ۔ ایک	۶	یکس مبت کھنڈا، یکس بہت دان	۳۷

یکس کے علاوہ ایک اور یک بھی ملتے ہیں۔

دسن	۶	تیسے دوار بند ایک ٹے دس کھول	۸۹۳
سنتر ۔ ستر	۶	جو سنتر جگا لیہ اسی جگ بس	۸۸۳
سنتر ۔ ستتر	۶	سنتر نگر دان دیوں اسے	۵۹۹
سو ۔ ستو	۶	جو جوبن گئے ہیں لبے سو برس	۶۱۴
سہس ۔ ہزار	۶	کون جیو ساگر سہس رائے دے	۳۴۳
دس لاکھ		کھوں ایک نہ جے سنوں دس لاکھ	۷۰۰
دس لک ۔ دس لاکھ	۶	جہاں دس لک دھر..... کھتری	۶۴۵
سمسر ۔ ہزار	۶	سمسر پائے منہ جائے جے ایک پائے	۸۴

ایک اور جگہ لاکھوں کے لئے لکھاکوں آیا ہے :

	۶	تری ایک میں جے لکھا کھوں ہوئی	۲۳۹

فعل و متعلقاتِ فعل

جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کدم راؤ پدم راؤ کی زبان سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ زبان شمال سے گئی اور دکن میں پھیل کر عام زبان بن گئی۔ اور تقریباً سوا سو سال کے عرصے میں وہاں کی زبانوں کے اثرات کو اس طرح جذب کر لیا کہ وہ خود اس کا حصہ بن گئے۔ دوسرے یہ کہ یہ اثرات کدم راؤ پدم راؤ میں ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ صورت اسمار میں بھی نظر آتی ہے، حروف، ضمائر میں بھی اور یہی صورت فعل و متعلقاتِ فعل کے ساتھ ہے۔ اب اُردو مصدر کی عام پہچان یہ ہے کہ مادّہ سے مصدر بنانے کے لئے "نا" لگا دیتے ہیں جیسے کرنا، کھانا، پینا وغیرہ۔ کدم راؤ پدم راؤ میں مصدر "ناں" کے ساتھ ملتے ہیں۔ یہ شکل آج بھی پنجابی میں رائج ہے۔ چند مثالیں کدم راؤ "سے دیکھئے :

بولناں ۔ بولنا	۶	سو بولیا تجھے جو نہ تھا بولناں	۱۲۶
کھولناں ۔ کھولنا	۶	اتال ایک سنہری دہیا کھولناں	۱۲۶
کرناں ۔ کرنا	۶	اتال ایک اپکار کرناں لگے	۵۰۷

www.taemeernews.com

رہناں = رہنا	،	کہ جس تئیں سنبھال آپ رہناں لگے	۵۰۷

دوسری صورت مصدر کی یہ ملتی ہے کہ مادہ کے ساتھ صرف "ن" کا اضافہ ہوتا ہے۔ یہ شکل برج بھاشا میں بھی ملتی ہے۔ اور پنجابی وغیرہ میں بھی۔ مصادر کی یہ شکل مثنوی کدم راؤ میں کثرت سے نظر آتی ہے۔ اس صورت سے مصدر بھی بنائے جاتے ہیں اور مضارع وامر بھی۔ ملی جلی مثالیں یہ ہیں:۔

پڑھاون = پڑھانا	،	کوا کھیب راواں پڑھاون کنائے	۵۸۵
مرن = مرنا	،	ہری ہنکھ کا ہوئے کت گن مرن	۵۹۳
اُڑن = اُڑنا	،	نکل آج ہوں توں کر سُو دھیں اڑن	۵۹۳
کرن = کرنا	،	نہ مرباد توں چھوڑ ادگن کرن	۵۹۶
دھرن = دھرنا	،	کنک لے چلیا سات رداں دھرن	۵۹۷
گُن = جانا	،	نہ ہوں چھوڑ تجہ پائے کرسوں گُن	۶۲۴
بچارن = سوچنا	،	بچارن جتے راتے ایسا بچار	۵۹۸
ترن = تیرنا	،	کدم کون گندا جو سکے ترن	۷۸۱

اسی طرح "امر" ومضارع کے صیغہ کی یہ شکلیں ملتی ہیں:۔

ساکھ = قیاس کر	،	سیوا ساکھ اُس بول جو مبج کہیا	۲۹۶
دھرے	،	کھوندا دھرے من بہت ڈِشٹ بھاؤ	۲۹۳
کریں بمعنی کر	،	نہ چنتا کریں ناگ اُس بھاؤ توں	۳۰۵
بچھاویں = حاصل کریں	،	بچھاویں نبی مال دھر ردم رے	۴۰
پیویں کھائیں	،	ہمیں کیا جو اس کا نہ پیویں نہ کھائیں	۱۱۴
کر	،	گسائیں ہمیں جیب تجہ سنور کر	۲۵
دیہہ = دے	،	چلے جگ اس تئیں اپے دیہہ دھیر	۳۵
دیوں = دے	،	کہوں بول کا بول دیوں اُتر	۱۵۳
دکھلاؤ	،	کسی اوپخ دکھلاؤ تل کھینچ لے	۱۸۰

۔ "کدم راؤ پدم راؤ" میں سی کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ یہ استعمال بعد کے دور میں کم ہو گیا۔ پروفیسر

www.taemeernews.com

محمود شیرانی کو سب رس میں "سی" مستقبل کا استعمال باوجود تلاش کے صرف چار جگہ مل سکا۔[1] ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے لکھا ہے کہ لاہوری پنجابی میں آج بھی "سی" بجائے مستقبل کے ماضی مطلق کے امدادی فعل "تھا" کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔[2]
مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں سی اور "سوں" کی چند یہ شکلیں ملتی ہیں۔ اس میں امر و مضارع کے صیغے بھی شامل ہیں اور فعل مستقبل بھی۔

چھوڑسی = چھوڑتا ہے، چھوڑے گا	۶	نہ تھک تھک بنا چھوڑسی جگ تھک	۲۰۰
رہسی = رہے گا	۶	نہ رہسی جو دلیسے کچھو نقش ناؤ	۲۱۷
دھکسی = بھڑکتا ہے، غصہ کرتا ہے۔	۶	کہ جے دھکسی راے دھن منجہ پہ	۲۶۶
سانچسی = سچ سمجھے	۶	نہ مد بھید کر کوئی دھن سانچسی	۳۲۹
کرسوں = کروں، کرسکتا ہوں۔	۶	نہ مون چھوڑ تجہ پاے، کرسوں گمن	۴۲۴
نکرسوں = نہ کروں گا۔	۶	نکرسوں تد ردان دیوں اتال۔	۵۹۰
نہوسی = نہ ہوگا۔ نہیں ہوتا۔	۶	نہوسی کدھیں ..... پنک کک	۲۰۰
ہنکارسی = بلائے۔ بلاوے گا، بلاتا ہے	۶	کہ ہنکارسی راؤ منجہ جد کد	۲۶۹
ہارسی = ہارتا ہے، ہارے۔	۶	رہے راج توں دیکھ کیوں ہارسی	۶۹۲

مضارع و امر کی دوسری شکلیں

لکھن = لکھیں		نہ پورن لکھن تد توحید تے	۲۳
سنن = اگر سنیں۔ اگر سنیں گے	۶	سنیں راے ڈھنڈ تجہ راے پن	۵۹۷
جلو = جلے (جلنا سے)	۶	جلو جیب منجہ جو برا تجہ کہوں	۶۳۷

فعل حال کی یہ شکل بھی عام طور سے ملتی ہے۔

کہوں = میں کہوں	۶	کہوں جے سنے راؤ اُن کا بچار	۱۷۷
کہوں = کہتا ہوں	۶	دلے ہوں کہوں دیکھ اُس کا نیاؤ	۱۷۸

فعل کی ایک اور شکل یہ ہے:

---

[1] مقالات حافظ محمود شیرانی جلد اول ص۲۳۳ مجلس ترقی ادب لاہور
[2] جامع القواعد (حصہ صرف) ص۲۹۵ مرکزی اردو بورڈ۔ لاہور

www.taemeernews.com

کہن نہ سکے	۶	کو کہوں .... مجلی کہن نہ سکے	۷۰۵
رہن نہ سکے	۶	اپس بھاؤ تے تیں رہن نہ سکے	۷۰۵
بولن سکے۔	۶	نہ بولیا جو ہے بول بولن سکے	۷۸

فعل جمع

اتھیں = اتھی کی جمع (بمعنی تھی)	۶	جو جوبن اتھیں پرت	۱۹۴
ابیں = اب کی جمع (بمعنی ہے)	۶	جہاں تجہ پیوا نکھ بہتے ابیں	۹۳۸

مرکب افعال

کدم راؤ پدم راؤ میں اس کی عام شکل یہ ہے کہ دیسی زبانوں کے الفاظ ـــ اسم، حاصل مصدر وغیرہ کے ساتھ فعلِ امدادی لگا کر مرکب فعل بنایا گیا ہے۔ مثلاً

دکھاون سکوں	۶	دکھاون سکوں بول دینہ منہ جود	۳۵۹
کرن لاگا۔	۶	بھوندا چپلیا کرن لاگا اسو جھ	۷۳۶
بنتی کرن۔	۶	بن انکھیں ہنکاریں نہ بنتی کرن	۶۱۰
بلندا کرن (دو منزلہ بنانا)	۶	بلندا کرن گھر کہن تس کٹاؤں	۸۴۰
دیکھن پڑے۔	۶	تخن پائے دیکھن پڑے مجہ آج	۸۷۳
ہنکارن کردل۔	۶	برس پانچ (لگ) ناہنکارن کرئں	۵۱۳
چپکن لگے۔	۶	چپکن لگے جب کتک بہت پہ	۵۶
اردگن کرن۔	۶	کہوں لوڑنے تھی اردگن کرن	۱۰۷
دیکھ سکوں۔	۶	اسنگت کرکیوں دیکھ سکوں اپاؤ	۱۵۹

لیکن ساتھ ساتھ ایسے مرکب افعال کی مثالیں بھی ملتی ہیں جن میں "اردو" فعل کو فارسی عربی الفاظ کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ یہ رجحان آئندہ دَور میں بہت عام ہوا۔ سب رس میں ایسے مرکب افعال کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔ اس عمل نے اردو زبان کی قوتِ اظہار کو بہت آگے بڑھایا ہے۔ اس سلسلے میں بھی کدم راؤ پدم راؤ کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔

مسخر ہوا۔		عطارد مسخر ہوا لے قلم	۵۴
مسخر کیا۔		مسخر کیا سور تے بہت علم	۵۴

www.taemeernews.com

ماضی مطلق

ماضی مطلق بنانے کے لئے مصدر کا "نان" گرا کر "یا" لگایا گیا ہے۔ یہ صورت بعد تک قدیم اردو میں رائج رہی۔ پنجابی میں آج بھی رائج ہے۔ کدم راو پدم راو سے چند مثالیں دیکھیے:

سریا = پیدا کیا	۶	تہیں اُنچ انبر سریا باج اُدھار	۱۰
سرجیا = پیدا کیا	۶	رتن سرجیا تیں جبلا نکور تھئیں	۱۱
کہیا = کہا	۶	کہیا ناگ دھرتن گپت بھاؤ پن	۱۰۷
ماریا = مارا	۶	کرن دوس منج کہہ کہ ماریا اچاتے	۱۰۸
رہیا = رہا	۶	رہیا پانگوں کال ہو کر بچار	۱۱۵
اٹھیا = اُٹھا	۶	گیا راجہ تجہ جب اُٹھیا بول یہ	۶۹۰

"کر" فعل کا استعمال

محمود شیرانی[1] نے لکھا ہے کہ "کر" دو فعلوں میں عطف کے لئے آتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ فاعل نے پہلا فعل کر کے دوسرے فعل پر عمل کیا۔ اس کا دائرہ عمل بہت وسیع رہا ہے۔" اس کی چند مثالیں "مثنوی کدم راو پدم راو" سے ملاحظہ فرمایئے:

	۶	نسکے کوئی بدھ میں کر بچار	۱۸
	۶	سپت سمند پانی جو تس کر بھرے	۲۲
	۶	سرے دوئے تیں جگ توڑ آد کر	۳۰
	۶	کرتے ولی بلگت کرن راج کر	۳۱
	۶	تمن دور کر کر مجے دے اُتر	۶۰
لے دے کر	۶	گنی نماس ناگن پران آپ تے	۱۶۱

چند اور دلچسپ خصوصیات

۱۔ ایک جگہ "کر" بمعنی "یا" استعمال ہوا ہے جو اردو کا جدید استعمال ہے لیکن اس جدید کا قدیم ترین استعمال کدم راؤ

---

[1] مقالات حافظ محمود شیرانی جلد اول صفحہ ۲۳

www.taemeernews.com

پدم راؤ میں اس طرح ملتا ہے :

۶ کدم راؤ ہو کہ پدم راؤ ہو ۳۴۳

اسی طرح کئی مصرعوں میں "کہ" اور "کے" ساتھ ساتھ استعمال ہوئے ہیں مثلاً

۶ کہ کے یوں ہوا توں ددی بھاؤ سوں ۶۱۸

۶ نکل بیگ چل توں کہ کے راج کر ۶۳۷

۶ بھیتن کہ رادن کہ کے کنبھ کرن ۶۷۰

۲ ۔ دکنی اردو میں عام طور پر جب ایک ہی لفظ کو دوبار استعمال کیا جائے تو بیچ میں "ے" کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ جیسے گھرے گھر، ردے ردم، چھنے چمن، تھاسے تھار۔ لیکن نظامی کے ہاں یہ شکلیں ملتی ہیں۔

دھک دھک	۶	نہ تیسا کچھو بولتے دھک دھک	۹۳۱
پھاٹ پھوٹ	۶	پون کی نہ کیتا بدل پھاٹ پھوٹ	۵۲۱
برسا برسیں	۶	سولادے کسی بھاگ برسا برسیں	۷۷۹
ٹھار ٹھار	۶	دھرت مارگ آسن دھرے ٹھار ٹھار	۱۰
تل تل	۶	سیوا سیو تل تل کرے دن مان	۳۷
جھار جھار	۶	نبی یار تھے یار تے جھار جھار	۴۳
کانٹ کانٹ	۶	کہ پھر پھول پھل ہوئے تھی کانٹ کانٹ	۹۰
گھر گھر		پھر ہیکیوں نہ سب لوگ گھر گھر بسار	۵۳۹

ایک جگہ یہ شکل بھی ملتی ہے۔ یہاں "ہی" کا اضافہ کیا گیا ہے :

۶ دھریا دھر بھرے لوک کہتا پکار ۶۸۸

۳ ۔ "ر" کے بجائے "ل" کے استعمال کی مثالیں :

دوال بمعنی دوار	۶	کھڑا آت تادے جو ربا دوال	۵۹۱
دِوال بمعنی دیوار	۶	کہ سرتھیں تھپا پائے لگ جیوں دِوال	۶۲۳

۴ ۔ "ل" کے بجائے "ر" کے استعمال کی مثالیں :

چیرا بمعنی چیلا	۶	نہ یوناں نہ تامن نہ چیرا کروں	۴۰۲
جرجر بمعنی جل جل	۶	بسادے اپس کیوں (نہ) جرجر مرن	۷۸۹

۵ ۔ ھکاری تلفظ ـــــ ان الفاظ میں ھ کا استعمال جن میں اب ھ استعمال نہیں ہوتی :

www.taemeernews.com

گاڈھ = گاڑ ۶ علم گاڈھ تھن شور جلی ستر اچاؤ ۵۵

لابھ = لاب (فائدہ) ۶ کہ جیتا کہوں لابھ نہ باج ہان ۳۳۰

لیکن ایک جگہ "لاب" بھی استعمال میں آیا ہے:

۶ کہ تس بول میں لاب ہن ہان ہوئے ۷۹

چھپتے = چھپتے (دور ہو، اترے) ۶ نہ باپ چھپتے کدھیں سیس تھیں ۵۰۴

مندھر = مندر ۶ کہ جد دھن اجاؤں مندھر راؤ اس ۳۹۱

بجلی = بجلی ۶ کہ کہوں بجیلی کہن نہ سکے ۷۰۵

جھار = جار (ہمیشہ) ۶ تہاں کیوں کرے راج .... جھار ۸۳۳

کنجال = کنجال (کائی) ۶ مکہ اچھا ہنیں سمند پکڑیا کنجال ۹۲۲

۶۔ وہ الفاظ جہاں "ہ" استعمال ہوتی ہے لیکن کاتب نے استعمال نہیں کی۔ مثلاً

کبی = کبھی ۶ کبی دو پہر رات رام اور رام ۱۳۷

لیک = لیکھ (لیکھ) ۶ کہ جے ہوتے پر تیو تو منجہ لیک ۴۰۹

مورک = مورکھ ۶ سو مورک نہوں جل جو لابھ آپ دیکھ ۹۹۵

لیکن لفظ "گانٹھ" ــــ گانٹ اور گانٹھ ــ کی دونوں شکلیں ملتی ہیں۔

گانٹ = گانٹھ ۶ رتن کوئی نہ مول لے گانٹ کھول ۲۰۵

گانٹھ ۶ گلی گانٹھ دیتا موا کت بسن ۵۰۷

۷۔ حرفِ رابطہ یا حرفِ اضافت کے بغیر دو لفظوں کو جوڑنا۔ نظامی کے ہاں اس عمل کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اسلوب میں اختصار کے لئے ضروری ہے کہ اس عمل کو پھر سے زندہ کیا جائے اور کثرت سے استعمال کیا جائے۔ نظامی نے اس عمل کو دیسی زبانوں کے الفاظ ملا کر کیا ہے بعد کے دور میں یہ عمل فارسی عربی کے الفاظ کے ساتھ بھی ملتا ہے۔ چند مثالیں دیکھئے:

بھگت جگ = دنیا کی تقدیر ۶ قلم گیان سوں تیں لکھیا بھگت جگ ۵

آپ بل = اپنی قوت سے ۶ بل اوپر تہیں کرسکے آپ بل ۴

نوردھر ۶ چھپایا امولک رتن نوردھر ۳۱

گلی ڈال تھان ۶ دھرت پیر پڑے گلی ڈال تھان ۳۰۶

بنی یار ۶ بنی یار سکتے یار تے جھار جھار ۴۳

پاؤ تل ۶ دوئی آن میں سردھرے پاؤ تل ۴۷

www.taemeernews.com

تبت حلم	۶	مسخر کیا سُود دے تبت حلم	۵۴
مُکھ پانی	۶	کدیں مکھ پانیں اپس نہ گنواوں	۸۹۸
بَن پت	۶	نخاں سو نخاں ہے بَن پت ہوئے	٦٩۴

۸ ۔ آج کل "لپیٹ" (لپٹنا ہے) کا لفظ استعمال میں عام ہے لیکن نظامی کے زمانہ میں اس لفظ کو "پلیٹ" کے تلفظ سے استعمال کیا جاتا ہے ۔ قرتیشی کی "بھوگ بل" میں بھی پلیٹ بمعنی لپیٹ استعمال ہوا ہے ۔ نظامی کے ہاں اس شکل میں یہ لفظ دوبارہ استعمال ہوا ہے ۔ ایک مثال یہ ہے :

۶	کہ جس بھینت تھیں راج سب ہے پلیٹ	۳۷۴

۹ ۔ حرف علت "نے" کا استعمال مجھے کدم راؤ پدم راؤ میں نہیں ملا ۔

مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" کی اشاعت سے بعد اردو زبان اور اس کے ارتقا کا مطالعہ کرنے والوں کے سامنے فکر و تحقیق کے نئے راستے کھل جاتے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ اہل علم و ماہرین لسانیات اس موضوع پر جلد داد تحقیق دیں گے ۔ اس مثنوی سے زبان کا وہ بنیادی ڈھانچہ سامنے آتا ہے جس پر اردو زبان نے اپنی روایت کی دیوہیکل عمارت تعمیر کی ہے ۔ اس کے مطالعہ سے یہ بات بھی طے ہو جاتی ہے کہ اردو زبان ہمیشہ سے عوام اور معاشرے کے ہر طبقے کی مشترک زبان رہی ہے اور اس وجہ سے اُسے آج تک ساری سیاسی بدبختیاں بھی نہیں ہٹا سکی ہیں ۔ یہ دنیا کی وہ زبان ہے جو آج بھی دنیا کی ایک بہت بڑی آبادی کے لئے ابلاغ کا ذریعہ بنی ہوئی ہے اور جس میں آج سے تقریباً چھ سو سال پہلے ادب کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا ۔ وہ لوگ جو دنیا کی مختلف زبانوں کی تاریخ سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ یہ سعادت دنیا کی معدودے چند زبانوں ہی کو حاصل ہے ۔

جمیل جالبی

۳ / مارچ ۱۹۷۳ء

www.taemeernews.com

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ

مُصنّفہ

فخر دینؔ نظامی

مرتبہ

ڈاکٹر جمیل جالبی

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

متن میں یہ علامات استعمال کی گئی ہیں:۔

۱۔ جہاں مصرع کو وزن میں لانے کے لیے کسی لفظ یا حرف کا اضافہ کیا گیا ہے وہاں یہ بریکیٹ استعمال کیا گیا ہے ( )

۲۔ جہاں مصرعے میں لفظ یا الفاظ زائد تھے وہاں ان زائد الفاظ کو اس بریکیٹ میں دکھایا گیا ہے۔ [ ]

۳۔ جہاں مصرع میں کاتب سے کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے اور کوشش کے باوجود اس لفظ کا اضافہ نہیں کیا جا سکا وہاں سوالیہ نشان بنا دیا گیا ہے ؟

۴۔ جہاں کرم خوردہ یا مشکوک ہونے کی وجہ سے لفظ نہیں پڑھا جا سکا وہاں مصرع میں نقطے لگا دیے گئے ہیں ....

(جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

۳ ۲۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کہاں میں تھیں ایک دن جگ آدا رد میں بود نہ جگ تھیں دینہار

الاس انجہ بازل دم رتی تھیں نہ جہان کیم ملکوتی تھان جی تھیں

رچنہار آلکھی دیکھنہار توں نہ دھنہار بچھیں تھنہار توں

تھیں رچیا جگ ابرار تل تل ماد پر تھیں اکر سکو آپ تک

قلم کیاں سوں تیں لکھیا بہک جگ لکھسگا یا قلم تبھاگ لاک جرم تک

سرآیتی تری جب النبی ہو تیں لاھمیں ساکہ ہو کر نہ آپنی دوئی

کون موتی بین ندائینی دی رخت مشالا آدھک سور اچایا سرشہ

دمرت سات روجندا کاس ساتہ رتی دیر جمیں فلک بوسنکھات

جو مجھ امدرنبی سو مندان محمد سو مندا منہ ہوی نیدان مجھ

تھیں آدنجا رسر ابا ج آدھار دھرت مار کا مس دھری تھار تھار

رتن سرتیا تیں جلانکو رچھیں کیا جگ مکا تا ادھک سور تھیں

www.taemeernews.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گسائیں تہیں ایک دُنہ جگ اُدار ۔۔۔ بر و بر دُنہ جگ تُہیں دینہار
اَکاس اُنچہ پاتال دھرتی تُہیں ۔۔۔ جہاں کُچھ نکوئی تہاں ہے تُہیں
رچنہار اَنگھے رچنہار توں ۔۔۔ رہنہار رَہچّیں رہنہار توں
تُہیں رچیا جگت اُپرا تَل ۔۔۔ تل اُوپر تُہیں کر سکے آپ بَل
قلم گیان سوں تیں لکھیا بھگ جگ ۔۔۔ ہرکایا قلم بھاگ لکھ جرم لگ
سراہن تیری جب اَگنتی ہوئی ۔۔۔ ہتیں ساکھ ہو کر نہ آئیں دوئی
کَوَن سوہ بِن نَداپَن درشت ۔۔۔ مُشالا دِھاک سو اُچایا سرشت
دھرت سات رو چند اکاس سات ۔۔۔ رچے دیر جیہ مے فلک نو سنگھات
جو مُجہ انک دِلیسے سو مَندان تُجہ ۔۔۔ جو مَندا مَنہ میں ہوتے بندان تُجہ
تُہیں اونچہ انبر سریا باج آدھار ۔۔۔ دھرت مارگ آسن دھرے ٹھار ٹھا
رتن سر جیا تیں جلانگور تھیں ۔۔۔ کیا جگ مگاتا اَدِھک سُور تھیں

www.taemeernews.com

بھوتیں باتاں نہیں دیتی سور تن جنہیں مکا آپنی بد آرت بجو

پکیں دھرت میں سکی تھیں رخنی بجو کت کسنے عوکی تس سمجھ

کریں اپلا بچ کرتی سبو کوئی ہمیں جب نکر سیو بجہ کم سو ک

نہ بوجھی مکرجی بن ا سکی نرت بدھ ہرت سینس اجاد ن ندیا اکرو

رکھیا تب سینسار نپلا بجرت نہ یا تھر نہ ماہیں سائیں اور ن

ہوں ایک مائی اڈ ھکد ھات بارہ نہ ملتی ملا تیں رکھے لیکھا

کوں جتری جتری ای رکھار نہ سکی کوئی بد میں کرنہار

تھت جو سبی جو ماہیں سو ڈھنیں بجائی کرتیں کیا کیا سنجھائیں

ہویا سمندر محمد کہاں ماں ک بجن الجوہری بچی کر دینیں دی کن

وتو نہیں ادھک تیں کیا مکہ بجو بجی مکہ تیں کیا جگ رتن

سبت سمند بائی جو مینہیں گن بعون محمد ذکر آپا پیتی گری نہ

جہاری لکھیں سب فرشتی کری نہ بور نہ لکھی محمد توحید کی

سمجھ بھتی سمجھ بجم ایک بند جو ازمیں سوئی نیز نکلی سمند

یہیں باترن تھیں دیتے سو رتن ‌ ‌ جنھے مکھ اپنے پدارت بچن
گگن دھرت سکتے تہیں رچنے ‌ ‌ نہ جو کت کسی ہوئے تس سمجھنے
کرے آگلا تجہ کریں سیو کو تے ‌ ‌ کہ جب نہ کرے سیو تجہ کم نہو تے
نہ بر ہے نہ کر جے بن اُسکے نردپ ‌ ‌ دھرت سیں اُچاون ندے ایک روپ
رچیا سب سنسار، نیکا بجور ‌ ‌ نہ پاتھر نہ ماٹی نہ پانی نہ آور
پون آگ ماٹی ادھک دھات چار ‌ ‌ نہ ملتی ملاتیں رکھے ایک ٹھار
کون چتری چترے لے نگار ‌ ‌ نسکے کوئی بدھ میں کر بچار
بہت جو لیسی جو ملیں سو دھنے ‌ ‌ نجانے کہ تیں کیا کیا سمجھنے
ہیاں سمند لکھ کھان ناتک بچن ‌ ‌ جو ہیرے بچن کردیں دونے کن
رتن تھیں ادھک تیں کیا لکھ بچن ‌ ‌ بچن مکھ تل تیں کیا جگ رتن
سپت سمند پانی جو مس کر بھرن ‌ ‌ قلم رُکھ رُک پان پتر کرن
جمارے لکھیں سب فرشتے کہ جے ‌ ‌ نہ پورن لکھن تد توحید تے
سمندر تہیں سمن تجہ ایک بند ‌ ‌ جو او بھے سوئی نیر نکلے سمند

www.taemeernews.com

تیں ہمیں جیب تجھ سنوار کرنا نہ جنتیں برا کچھ تجھ کام پرنا
کریں کوئی تجھ تھیں اجاڑی کیا لا نہ کھستیں بری پای تنلا پتالا
کسی رای سر تون دھری مکتھن لا نہ پای کسی پای تل دھر تھنا
سنوی فخر دیں تون بسلا کی باہ محمد نبی خاتم انبیا
نظامی کے گھنہار جیسی یا زھو یہ سنسار سن نعت گفتار ھوی ما

نعت رسول اللہ صلی علیہ وسلم

تھیں ایک ساجا کسا نین آمر سری دوی تین جل نورا دکرا
پیتھا یا اموگ رتن نور دھرا کہی ویل بلکن کرن راجکن
اموگ ملت سینس سنسار کا کری کام تن دھار گن تارکا
محمد جرم ادبنیا دنور تھا دویی جگ سری دی پرسا دنور تھا
نہ آکاس دھرتی نہ دنبو نہ جند نہ ہور یا کھوادیتی نور سندا
مثالا اسینکا جو دیسی کہنیا جلی جگ اشتھین ایسے دیہ دیتا

www.taemeernews.com

گُسائیں ہمیں جیب تجہ سنور کر — نہ چِنتیں بُرا کچہ تجہ کام پر
کہ جے کوئی تجہ بھیں اُچاوے کپال — نہ گھسیں پڑے پائے تِس کا پتال
کسی رائے سر توں دھرے مُکٹھن — نہ پائے کسی پائے تَل دھر بُہن
سنوئے فخر دیں توں بسر آنکھیا — محمد نبی خاتمِ انبیا
نظامی کہنہار جس یار ہوئے — سُنن ہار سن نغز گفتار ہوئے

نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تُہیں ایک ساچا گُسائیں امَر — سَرے دوے تیں جگ توڑ آد کر
بچھایا امولک رتن نُور دھر — کہ تے دیل بِلگت کرن راج کر
امولک مُکٹ سیس سنسار کا — کرے کام نِر دھار کرتار کا
محمد جرم آد بنیاد نور — دوے جگ سَرے دے پرساد نور
نہ آکاس دھرتی نہ دنبو نہ چند — نہ بھریا کچھوتا دیتا نُور سند
مثالا اسی کا جو دیسے گہیر — جلے جگ اس تھیں ایسے ذبیحہ دھیر

www.taemeernews.com

بجا در کے اپنا شرع کی آراں ۔ دھرت پر بکری لکن دال تھا آں
رہیا سو تل تل ذکری دن ماں ۔ یک ہت کھڑا بسر ہاتھ دا آں
نیا بنجی دھوں جرم کا ہم ہوا ۔ ہمن بد نبی کا نبی بل سیتو آ
نبی بیر منہ دند کیتا بنار ۔ انہاں ہت کر جد کیتا دو بھار
پتھا و نہ نبی مال دھر دو مر رہیا ۔ پتھا و نہ نبی بھینت کشری دو کی
سنوار بھی رتن دا آں دین در سر ۔ گھوڑا مار تیری کرت سنھو
محمد برادوت جگ تھا ۔ کہ بجراجر نہ رای جگ مکہ تھا
نبی یار تھیں یاری جہا جہار ۔ بجارن نبی کام کرتی بجار
رتن چار تھیں لی کینی جا رجنہ ۔ رتن بسیتیں بجم رکھی جیو گھن
ابا بکر شا چا عمر کا نیاو ۔ اکہ عثمان بھنڈاری علی کھڑگ داو
تو کجھ ہت بس راد درویش بھیسی ۔ بتک مولی لی راو بیجی بدیسی
او دوا منت لکہ آدا بسی راد ۔ بلہ د دسکی آں تہ سر دھری پاؤں
تجکا جوت د نبر کری اند کار ۔ اجالا کیا بن دھوں جرم تھار

www.taemeernews.com

بڑا دُکھ آنیا شرع کی آران — دھرت پیر بکڑے گگن ڈال تھان
سیوا سیو نِل تِل کرے دِنّ مان — یکس ہت بّت کھنڈا ئکس ہت دان
میاں جے دَھوں جرم کا ہسم ہوا — ہمن بل بنے گا نبی بَل سیوا
نبی بیِر ین دند کیستا بنار — اُنگّل ہت کر چند کیتا دو پھاڑ
پچھاون نبی مال دھر دم رے — پچھاون نبی بِھینٹ کسریٰ وگے
سنواریں رتن دان دے در سَر — کھڑگ مار بیری کرے ستّبر
محمد بڑا اروتِ جگت تھا — کہ شجرا چرن رائے جگ مکّ تھا
نبی یار تھے یار تے جھار جھار — بچار ن نبی کام کرتے بچار
رتن چار تھے لے گئے چار جن — رتن بیچتیں جسم رہے جیو کھن
ابا بکر ساچا عمر کا نیاو — کہ عثماں بھنڈاری علی کھڑگ راو
نہ کچھ ہت تِس راو درویش بھیس — پتک مُول لے راو بھیجے بدیس
او دو انت لگ راو آپس راو بل — دوئی آن میں سر دھرے پاو تل
جگا جوت ڈنبر کرے آند کار — اُجالا کیا تیں دَھوں جرم ٹھار

www.taemeernews.com

خدا سنوریا مصطفیٰ سنوریا ۔ خدا با صفا مصطفیٰ سنوریا ؛
سنوار نجر ہوں تن آبن کسے سنوریسے ۔ الو الامرا بینا آسی سنوریسے ؛
نظامی اوبکے یعنی لیک جگ ۔ رتن لال موتی بھری تس ہنک ۸

مدح سلطان علاء الدین بہمنی نور اللہ مرقدہ

برا شاہ وہ شاہ جس شا جگ ۔ دھنی سیوی جرم تس پای لگ ؛
آنھیں ملہ کیا شادر کھن دھرت ۔ لگن دل دھرت دل مسخر کرت ؛
عطارد مسخر ہوا تی قلم ۔ مسخر کیا سور دی ہت علم ؛
علم کار کھن سور جل ممو اجا ۔ مطلب دھول بوغون بدل نوہ بجا
جمکن لگی جب کنک ہتیں چرہا ۔ وا لیا دھرت اکابس پر ۔
جمک بجلی یتوں آن علم مجہ جیوں ۔ علم سنگ توں کرنج کھن جیو توں ؛
فلک لیہ چو دول کھندا پ جل ۔ ادہل را کہ کھندا پ چو دول تک ۸
جھتر میگ دنبر دھرپی سیس پر ۔ کہ جوزا دھر ھت درباش کر
چھتر

www.taemeernews.com

خدا سنوریا مصطفیٰ سنوریا — خدا با صفا مصطفیٰ سنوریا
سنور فخرِ دیں اب کسی سنورے — اُولوالامر اپنا اُسی سنورے
نظامی جس اُوپر پھری ایک چک — رتن لال موتی بھرے تِس مُکھ

مدح سُلطان علاء الدین بہمنی نوّر اللہ مرقدہٗ

بڑا شاہ وہ شاہ جس شاہ جگ — رہیں سیو تے جرم تِس پائے لگ
اُتھیں شہ کیا تا دُکھن دھرن — گگن دَل دَھرت دَل مُسخّر کرن
عُطارِد مُسخّر ہوا لے قلم — مُسخّر کیا سُور دے ہت علم
عَلَم گاڑھ گھن سُور چل سر اُچاؤ — طبل ڈھول برغُوں بَدَل توں بجاؤ
چمکن لگے جب کنک ہتیئر — چڑھا وا کیا دھرت اکاس پر
چمک بجلی تیوں عَلَم مجہ جیوں — عَلَم سنگ تُوں گرج گھن جیو توں
فلک لیہ چوڈول کھند آپ چل — اڈھل راکھ کھنڈ آپ چوڈول تل
چھتر مگ ڈنبر دھرے سیس پر — کہ جوزا دھرے تبت دُرباش پر

www.taemeernews.com

نخد سارا

بگن مر تیسنہ بار آرک نان دینہ دھرت بیلو تساو آ سنو ر سیس لی،
دتن بگن سمند تون کنج تیتہ دھرینہ دھرت چیوئی کی سمند تھوی
کونکا ر تون برس جیون سانپ بھو بھوجھر بھت بندلی گان جک سنیک،
ھین سمند تھی درکا رھوئن سدھ مال کلہ تاج جو کر دھرون شرکال
شہنشہ بادشاہ احمد کنو آرا پر تبال سینسا کر تار ادھار،
دھنین تاج کا کون راجا بھنک کنور شاہ کا فقاہ احمد بھنک،
لقب عم علی آل بھمن ولیہ ولی تھی بھنت بدہ تدا اگلی،
جہانگیر تون شاہ کرواکھیر، سمند رمنو کت سمند رسر بر،
جو من تھین سمند رسمندر سریر، سون تون شاہ کنہیو کرواکھیر،
مہان بل دبا دیہ، تدا آت بلہ جبا جوت راجا کنور شاہ نہل،
ادھک سو تھین مک دیبی سو سر الہا تپی دیبی جند جک جوت کر
برس کون منسا لوہ تھینہ تراہت برس سون برس بھ تمین،
تحرت جیوی تنت کنی دان بل کرجانو کیا لوب بج دان تنل مہ
نی جنمی ترس سہا دیبی سو تو نکہ سنو نی کیا کھو دبہ ھستی ابھنگ
بری

www.taemeernews.com

گگن موتینہ بارگہ تان دے — دھرت ساوساوا سنور سیس لے
(رتن) گگن سمند توں گنج تیتا دھرے — دھرت جیوتی کر سمندر بھرے
کرت کار توں پرس جیوں سانپ بھر — جو بھر بُندلے کان جگ سیپ کر
چھپیں سمند بھی دُر کاڑھوں سُڈھال — کُلہ تاج جڑ کر دھروں شہ گپال
شہنشہ بڑا شاہ احمد کنوار — پِرت پال سنسار (ر) کرتار اَدھار
دَھنیں تاج کا کون راجا ابھنگ — کنور شاہ کا شاہ احمد بھجنگ
لقب شہ علیٔ آلِ بہمن دلی — ولی تھی بہت بُدھ تد آ گلی
جہانگیر توں شاہ گڑدا گہیر — سمندر منوکت سمندر سریر
جو من تھیں سمندر سمندر سریر — سوں تُوں شاہ گنبھیر گڑدا گہیر
جہاں بل دِیا دیہہ تداتّ بل — جگا جوت راجا کنور شاہ تھل
اَدھک سور تھیں مُکھ دیپے سو تَر — لَکھاٹی دیپے چند جگ جوت کر
پَرس کون اُسنتا کرے لوہ تھیں — تراہت پرس سوں پرس یہ تھیں
دھرت جیوتے تیں گئے دان بل — کہ حاتم گیا لوپ تجہ دان تل
جنجھے ترس نہ تھا دیے سو ترنگ — سوئی کیا کچھو دیہہ ہتی ابھنگ

نردپ یوں دِیا راد بود ھاں کوں کہ توں بجے مھوا ایک پروار سوں ؛
آسنکت بھت بول نہ دیک بول پرآبت سبدکے سمت بار دیک توڑل ما
گیت بول بھیں جس پری کا منہ بھو بکہ جی بولنا ھوی نہ بول دوں ؛؛
غلولی گوری جیوں تنک سلہ نہ آ جتیاں تویں بولناں بدنہ ؛؛
نہ بولیا جو جے بول بولن سکے ،، اور بھی بولناں کیوں سمیاں سکے ،،
سو بی بول جس تھیں ورا سن ای گوی ،، کر تس بولتیں لا آب بن ھاں ھوی ؛؛
جو من بج کھیا توں تسھیں دور کوں ۔ تسھیں دور کر کو مجھے دیں الّوس ؛؛
سیوا کیے میا ھوری جس سنوا مت ۔ تس کھر ملی پای جکلک مت ؛؛
بھری سمند میں جیوں بھریا ایک مات ۔ نہ کھالیں آدھک ھوی کھریں نہ کھات ؛؛
پری تھیں سعند الکی سوڑ کوں ، کہ ناری جکنہ کتتہ سور سوز سوں ؛؛
سھنت ھای منہ کیل جی ایک بای کھجوری کیری تجال جھیلی نہ جایٔہ
نہ کلیلا مجکوں سدا سیو لک ؛ تن لو جہد نکرناں پلک دھاں لہ جک ؛؛

www.taemeernews.com

. . . .

(یہاں سے تسلسل قائم نہیں رہا) ج۔ج

. . . .

نروپ یوں دیا راؤ پردھان کوں   کہ توں بھی ہوا ایک پروار سوں
اسنگت بہت بول نہ دیکھ بول   پراپت سبد کی سب بار دیکھ تول؟
کپٹ بول تھیں جس پڑے گانٹھ کھوڑ   کہ جے بولنا ہوئے نہ بول دُدل
غلولے گرے جیوں تفنگ سُدھ نہ   اَچنتیں تویں بولناں بُدھ نہ
نہ بولیا جو ہے بول بولن سکے   اَوگھڑ بولناں کیوں سمین سکے
سوئی بول جس تھیں وراس آئے کوئے   کہ تس بول تیں لاب بن ہان ہوئے
جو میں تج کہیا توں تنھن دور کر   تنھن دور کر کر مجھے دے اُتر
سیوا کی مَیا ہوئے جس سر اُمت   تسی گھر ملے پائے جگ لگ مت
بھرے سمند میں جو بھریا ایک مات   نہ گھالیں اَدھک ہوئے کھڑیں نہ گھاٹ
پڑے تھیپ چندا اگگن سُور کوں   کہ تارے جگیں گشتہ سر سُور سوں
سَہسر پائے میں جائے جے ایک پائے   کھجورا کیری چال جھیلی نہ جائے
نہ گل لاؤ مجھ کوں سدا سیو لگ   تن ادھل نہ کرنا پلک ڈھانک جگ

ننھا یک دو دن ھوئی نہ پایک دیعی • کھو ناآہ مو وار کھلا گردون

کھوں بھی مینھی آتے نہ ھوئی گا جو ماکھے کیوں ملکہ ستکر ییی

ھو آت منیتھا جو کا بدلا اکھر نے کھاتا تن تس جای سب برجب

تجھے میں بھلے ادشہت کر دیکھیا کہ ہون نہ تنہوں میں تجھے لیکھا

بہا دیکھ سنبھل برادیک جہانت کر بہتر پھول پھل ھوئے بھر کانا

کہ جی لو تمادوس بجھتا و نین بہتو نہ بری دیکھ بجھتا و نین

کتک دیہ جا دھیں جیون نجر بھا و ولی مجنون آج نکو کساو

یہے پھول کہ راو مندر کیا ندیتھا سلام ایک کن کن کیا

کیا آور نو آسمیں کھنت کو سکھا سن جرت جابتھا کو بکر

بری کھلبلی سو ندر کا آن رانیاں تلا دیر ھو بان دا سرا جریاں

نہ بکرکت کسن ھوی تس جای پاس دھیا گفت کر آو کھکا آپا س

ھو کھنت

www.taemeernews.com

نہ نایک ڈروں ہوں نہ پایک ڈروں　　کہوں آن پر دار کہلا کروں
کھری بھی میٹھات .... ہوئے　　جو ماکھی کیرے مُکھ .... سب کوئے
ہُوا اِت میٹھا جو گانڈا اگھر　　نہ کھاناں تے جائے سب بیر چر
تجھے میں کھبلی دِشٹ کر دیکھیا　　کرہوں نہ تنھوں میں تجھے لیکھیا
بھلا دیکھ سنبھل بُرا دیکھ چھانٹ　　دکھے پھر کبھول کھیل بوئے تھی کانٹ کاٹ
کرے لوڑتا دوس بخشا دنیں　　پھتر نہ پڑے دیکھ بچھتا ونیں
کنک دیہہ جا دِھیر جیوں تجہ بھاؤ　　ولے مُجہ سوں آج نہ کر کساؤ
یہی بھول کہہ راؤ مندر گیا　　نہ دیٹھا سلام ایک کن کن کیا
گیا راؤ رنواس میں گھنٹ کر　　سنگھاسن جرٹ جا بیٹھا کوپ کر
پڑی کھلبلی سُندریاں راتیاں　　تل اوپر ہویاں داسریاں چیریاں
نہ جوکت کیے ہوئے تس جائے پاس　　رہیا گھنٹ کر راؤ کہہ کا اُپاس

پھر

www.taemeernews.com

بعد آت کدرے ہو آپ درآمد، سکے کو بھی نادر کر رائے رام،،
بکر بات دھن ہا آئی جی من لرے کریں جت بردیکہ وہ بندریں،،
اپھیں راکہ یہ بات وہ بات کہ، جو نالی کیا جھند سو جھند کہ،،
دنی میں برا کام پونا رسنکسا کر اشتھین براکج ناھین کدھند،،
اُجکر دھون جک سو ہوی جن اجو برنا آر دیکھت کیھے مائی بھنی،،
سوے فخر دین کون دیا دی جس محبوب نا رسو دھن لگھا وی ابن خضر
جوادا د تھین دجلی یون کو یہ بنظامے کدھین نس برس بھوی،
فلک بھیج لوری جی سر سنجری، کہ کی جیو لی کی زسوا کری،،
کئی نار جندال نا کر ادھال ہبرا تا بوکہ جہور اینا آن سنبھال،،
کنو اکر کئی بوجھ نا کن کنارا مکھو کر بوی پائی با مسک بھار،،
کہا نا کہ دھرتن کبت ہاوی کہ ہون لو رنی تجے ار دکن کون،،
ہد لوذ کوایہ کدم نا پایا، کہ بن دو دس منجم کہہ رہا دیا اجائیہ،،

پہر رات گذری ہوا آپ ورام   نہ سکی کوئی نار کر رائے رام
بچڑ پات دھن رائے جے مَن لڑے   کرے جت پر دیکہ وہ بی (بد) ڈرے
یہیں راکہ یہ بات وہ بات کہہ   جو ناگن کیا چھند سو چھند کہہ
دُنیا میں بُرا کام پر نار سنگ   کہ اس تھیں بُرا کچہ ناہیں کڈھنگ
اُجگر دھوں جگت سو ہوے جن   جو پر نار دیکھت کہے مائی بہن
سوئی فخر دیں کوں دیا دے جس؟   جو پر نار سو دھن کہاوے اَپس
جواد آدتھیں نا چلے یون کوتے   نظامی کدھیں تِس پرسن نہ ہوے
فلک پینچ لوٹے جے سر سجزی   کہ کئی جیو لے کئی رُسوا کری
کئی نار چنڈال ناگرا ڈھال   بِرانا پُرکھ چھوڑ اپناں سنبھال
گنوا کر گئی پُو نچھ ناگن کِنار   مگر گر پڑی پائے باسک بھتار
کہیا ناگ دھر تن کپٹ بھاؤ پن   کہ ہوں ٹوڑنے تھی اروگن کرن
ہرا کر ذِکر ایہہ کدم رائے آئے   کہ بن دوس مُنج کہہ کہ ماریا اُچلائے

www.taemeernews.com

بہت وآئی تهے جگ انیکے انیک، نہ دیتها کوئی بچن رکه ایک،،

کہ یہ گون ماتس جو بچه رنجبن سنتا تهانو بچه آئی سو دیے اپن،،

نپلا دیکه جگ هند کو آب انکه نانه ساوچ رهیا بچن مین نرپنک،،

کوئی نیبکی باد کس جهار کانت، نرآواج تهانک کیا لیه تهانت،،

کهڑی جی هوئی پوبچه اکلی تلهار، آرائی اپس انکه ماکهے جو که ار،،

تهمین کیا دوا سکانه بوین نه کهانه، جو اپنا آ مین دکه اسکا سهانه،،

تمارے تلدلاج منکا سنجار، رهیا یا لگون کال هو کر بچار،،

کہ جیے آج منکا نه موندی تلاده تلا لابهے باد سر جائی سنورتها و،،

بکسیے کوئی جیه آج بولی تهبتن، که جی سن رهی کال ماری بکهن،،

سنور راج اپنان سنواری نکالج لانه آبری دربه بچه نه کوضی راج،،

بیرا بت سکی کوئی کس جانب کهوته گدم جیوه کیا بچن تهای هوت،،

برا

www.taemeernews.com

بہت راے تھے جگ انیکی انیک — نہ دیٹھا کوئی بچّپن رکھ ایک
کہ یہ کون مانس جو بجہ بچّپن — سٹا ٹھا تو تجہ آئے سود ھے اپن
نکل دیکہ جگ ہنڈ کر آپ انکھ — نہ ساوج رہیا بچّپن میں نہ پنکھ
کوئی نہ سکے پار کس جھاڑ کانٹ — تُرا داج تھانگ کیا لیہہ چھانٹ
کھڑی جے ہوئی پوچھ اگلی نکھار — اُڑاے اپس انگ ماکھی جو کھار
ہمیں کیا جو اُس کا نہ پیویں نہ کھائیں — جو ایتا ہمیں دُکھ اُس کا سہائیں
ہماری تلا واج منکا سنجار — رہیا پالگوں کال ہو کر بجار
کہ جے آج منکا نہ موندے تلاؤ — بہے پال سر جلنے سرور بہاؤ
کسی کوئی جے آج بولے کھپن — کہ جے سُن رہے کال مارے بدھن
سنور راج اپناں سنوارے نہ کاج — نہ انپڑے درب تجہ نہ کر... راج
پراپت سکے کوئی کس جانب کھوت — کدم جیوں کیا بچّپن ہاتے ہوت

دبک

www.taemeernews.com

دبک دیں نکل دند کارہ آندبند، بجھوریں کدم سوں گدم اندہ کندہ
کرچی ساتیں توں نکوی پینترا، بھاتیں کوپ بیج بن بی ستوا،
جو کچ کمال کرنا سو توں اجکر، نہ کھال آج کا کام توں کال پر،
سکیا آج بس توں کوی بار بت، بھلے پھری جکمیں بجہ سکرت آت کت،
جیے نہ سکی ساہ ہو بیس کرہ، کہ کی جور ہو مار بس بنس کیہر،
نہ سنیا کتا را کمو ساہ ہوئے، دو کن جور کوں لا بھالا ہوے،
سبو لیا بجھے جو نہا بولتا نا، اتال ایک سبجری دنیا کھولتا نا،
نہ تیسے گردن جیب جس تیں دردوں، جو سینوت اسے جب بہا گیوں،
سو کچ فخر دین جو بنا کنی، کدھیں ہوی جو جسو کیوں کرین ناکنی،
بجری ناکنی جسو نان رات کہا ئیں، جو ابری کجھو دس چیلا گان اٹھا یتیں بن،
دو دنی باک بھو کی سیلے ایک جا تی، جو یکو ندی دو منہ سونیاں کھا ئی۔

www.taemeernews.com

ڈبک دے نکل دند کاڑھ اندبند   نہ چھوڑیں کدم سوں کدم اندا[ھ]کند
کبھے سانچ توں نہ کرے پھیترا   بہانیں کوئی بیچ بِن [بے]ستّرا
جو کُچ کال کرنا سو تُوں آج کر   نہ گھال آج کا کام تو کال پر
سکے آج نِس توں کرے پار پت   بھرے جگ میں تُجہ سکرت اَت کت
جیے نہ سکے ساد ہو بَیس کر   کہ کی چور ہو مار تِس بَیس گھر
نہ سُنیا کتارا کمر ساہ ہوئے   دو گن چور کوں لاب کا لاہ ہوئے
سو بولیا تجھے جو نہ تھا بولناں   اتال ایک سنجری رہیا کھولناں
نہ تَیسی کروں جیب جس تھیں ڈلاوں   جو سیوٹ اُسی جیب پہلے کروں
سو کُچ فخر دیں ..... جو یہ ناگنی   کدھیں ہوئے جو جیو کیوں کریں ناگنی
مُری ناگنی جیو تاں رات کھائیں   جو اَپڑے کچھو دِس چِپلاں اگھائیں
دُوی باگ بھو کے ملے ایک گائے   جو یک دَندی دو مُنہہ سو تی مار کھائے

www.taemeernews.com

سکھیتی کدم ہراؤ با آنا لنیہ

سنیا ادای یا سنک بھیھا تاں آدھائی بکہ جگ جھیر کروات منجھ دیک کھائی
ہرن دیہ چکاج نلکھند رآت، سلادن کدم راو تب نا لگم جات
کلن سار کی منجھ کنتکار دکا ئنہ زنب راہ رو جند تا ری ساھ
کتک بھار تیتا دھرو ند راہ لیت کہ زند بندہ باندھون ستر استیر سیت
نہ سنیا کم کیوں دل ملیا راہ کیتہ کلی جند سنو رنج کتک داہ کھلت
بہت بول نہ بولسوں بدھا ئہ کو تکہ کروں دیش بن راتو ا
نہ کبی دنبھر رات نام اور رام، رکھیا سوت برسوت تاب دیکھ کام
کدم راو انسا ہوا کھتری، جو منجھ کال سوں لیہ دہ ابسری
کدم کی جی جو ہوں نکر وراندری، کدم لائی منجھ ہوی تبکاری
کہ جی منجھ نوئی کوتاردن، کدم سوں کتک بھک بھلوں نکرن
دلی مار بیری سیدھی کی ہتھانہ بیجھو کیتا ابر جھنکر دھرن

بھیام

www.taemeernews.com

گفتن کدم[۱] راؤ با ناگنی

سُنیا راۓ باسک پچھانا ادھاۓ … کہ چک ڈھیر کر رات مُنج دیک کھاۓ
پرن دیہہ چک آج نکھند رات … سُلاون کدم راؤ تب ناگ جات
گگن سار کے مُنج کتک ارد گان … زنب راہ رو چند تارے سمان[۲]
کتک بھاد تیتا دھروں راہ کیت … کہ رند بند ھ باندھوں سراسر سُبیت
نہ سُنیا کہ کیوں دِل ملیا راہ کیت … کھلے چند سورج کتک راہ کھیت
بہت بول نہ بول سوں بدہوا … نہ کوتک کروں دیس بن راتوا
گئی دو پہر رات رام اور زام … رہیا سوت بر سوت اپ دیکھ کام
کدم راؤ ایسا ہوا کھتری … جو مُنجہ گال سوں لیہہ وہ اڑسری
کدم کے وجے جو ہوں نہ کرو راندری … کدم راۓ منج ہوۓ تب کاوڑی
کہ جے منج نہ ہوۓ کرتار ڈر … کدم سوں کتک بھگ بھگوں پکڑ
و لے مار بیری سیندری کروں … نہ بیجھو کیرا بیر جھنکر دھروں
بھیلیں

---

[۲] اصل میں "ساہ" لکھا ہے۔ (جمیل جالبی)
[۱] مخطوطے میں کدم لکھا ہے لیکن موضوع کی مناسبت سے "پدم" ہونا چاہئے (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

بھلین مین کھیا آج راماں بنجھ کہیا دیکھ ٹون لال ہنمان منجھ

ذنی جھوٹ جی جیونا جھوٹ بچان نکو جیو گدا مذ بین نکل آن

گدم راو تیرا جو لکتا آدھار آدھا آج کھڑون کلنترا دھار

رفتن بدم ناو تلن کی دن گدم راو را

اگر الغیب جلیا بدم راے نال جلیا اگر دم لے کدم راے ما کی

دلیا سا ندری سا ندری نا کہ دات علاوہ کدم راو تب نا کہات

مرا کن نکر جای بیرتھا نکھنہ کرن راے کا سینس ین راج دند

سر ھات ین دھری دیک کر با بھولا کی کیا نول مین بسر کر دج کول

بچار نہ کیا جیو سون نا کر را دہ کہ جب بھول لی راو تب دنی نا کھاو

یھی جنت تین راو با سک یکدم کر راے کینی بالکس راجی کدم

لگ ہای جا بنی انتھا جا کی راے کری جو دری راو کی جانب کی

www.taemeernews.com

بھلیں تیں کہیا آج راماں منجہ — کہیا دیکھ توں کال ہنماں منجہ
دُنیا جھوٹ ہے جیونا جھونٹھا جان — نہ کر جیو گدلا نہ نیرا نکھ اس آن
کدم راؤ نیرا جو لگتا اَدھار — ادھار آج کہروں کلنترا اَدھار

رفتن پدم راؤ تلف کردن کدم راؤرا

سراکھیپ چپیہ پدم رائے ناگ — چلیا ناگ دھر لے کدم رائے ماگ
چلیا سانڈرے سانڈرے ناگ دوات — سُلاون کدم راؤ تب ناگ جات
ہرا کر نگر جائے بیٹھا نکھند — کرن رائے کا سیس بن راج دند
سرہانیں دھرے دیکھ کر پان پھول — اِکی کیا نوں میں ہیں کر رج کول
بچارن کیا جیو سوں ناگ راؤ — کہ جب پھول لے راؤ تب دیوں گھاؤ
یہی چنت تیں راؤ باسک پدم — کہ رانی گئی پاس راجے کدم
الگ پائے چاپنی اُٹھا جاگ رائے — کری جوڑری راؤ کے چانپ پائے

www.taemeernews.com

لکھنے بات رانی کہ تجھ جہاں تو بل ہمیں چھوٹنا جرم تجھ جاوے تو کرنا
کرمی راوے تجکوں نہ کہے کھول کر، کھوٹ بول کا بول دیونا منع؛

کفش کتم راوے او تصنیہ کو ریال و نالکن بارائی خود
کدم راوے اکھے نندن آدھر؛ کہ کہیں پات سن بات یک جٹ بعد
سنیا تھا کی ناری دھری بہت جھنجھلے سو میں آج دیتا ہوں تری جنبلہ
ڈھیئے جھنڈ جبنیں دیتا ملک میں، انتی ویل تھے تمھیں ہوئے ہر یا لگے میں؛
سنیا جو کن تھا پر دیتا آج انکھ نہ دیکھا تمہیں دیکھتیں نین بنک
مہجات ایک ناگن کہتا ایک سانپ؛ اسنکت دیکھے کھیلتیں لاگے تجھاں؛
مجھ کرتا ر تجکوں کیا ہوئی راو اسنکت کہ کیوں دیکھ سکوں آنیا؛
کھرکھکارہ دوکھا تھا یا لکھا آر؛ ایسے تھار کھوں منے کیا شب تکار
کی؛

www.taemeernews.com

کبی بات رانیں کہ تجہ چھانو بَل — ہمیں جیوناں جَرم تجہ چپاؤ تَل
کہ جے راؤ مجہ کوں کہے کھول کر — کہوں بول کا بول دیوں اُتر

گفتن کدم راؤ از قضیۂ کوڑیال و ناگن بارانی خود

کدم راؤ آکھے زن دِنہ آ ذھر؟ — کہ دھن بات سُن بات یک چِت دَھر
سُنیا تھا کہ ناری دھرے بہت چھند — سو میں آج دیٹھا تِری چھند بند
وہی چھند جب میں دیٹھا جگ میں — اُسی دیل [تی] ہوں پڑیا دگ میں
سُنیا تھا جو کن پر دیٹھا آج انک — نہ راہا تمھیں دیکھتیں نین بنک
سُجات ایک ناگن کُجات ایک سانپ — اسنگت دیٹھے کھیلتیں لانپ جھانپ
جو کرتار مُجکوں کیا ہوئے راؤ — اسنگت کے کیوں دیکھ سکوں اَنیاؤ
کھڑگ کاڑ دوکھا تہا یا تکھار — اُسی ٹھار کھورس کیا شب تہار

گنتی

www.taemeernews.com

کیتی نہ آتس نا کن پرا ناں لے، ہو آن اب لیکو کیتی یو بجر دیتی ۔
نہ مارت کیا سانب یک کوں ڈنک، کھسن کوں تنا سانپ ن ڈون ڈنک،
نہ مرتا جو کھو رس نہ کرتا ابتال، بلی دیدد بیتھا آنہ بر کا کپال،
مکورا ہتے نمکہ دیا نجاکی، اجو ہاتی کری نمک کا ندا نکھائی،
نہ اب تھیں کسے نا آربھیا ونانا، نہ بتیا ونا آن نہ نسیے راؤ کا آن ما
نہ مرتی مری نام اجار کوں سا مری ما دھیے دھیے مری جار کرونا ۔
شہا یی کیتی آج نا کن کنار یوری بہار رنگ جھوڑ کر نمک بہتا رہیے
بہیے دیکہ منجہ من بھکیا نری نا نو، کر جی اجہو با آن ہوی ہیے سنجا ہونا
رتری نا نو کا آن جی آن ہوی، کرون نہ اور کس مروں جیو کھوی،
جہری آت کوں ندن سی کے جی ہوی، اس نک نہ تنس کہالی لیت کوئی
د دہا سانب کا ہوی جی کا ردی، دری کبوں نہ وہ دیکہ سلد بیری

www.taemeernews.com

گئی نھاس ناگن پران آپ لے — پران آپ لے کر گئی پونچ دے

نہ مارت گیا سانپ یک کون دکھ — کھن کو تنا سانپ پن دون دکھ

نہ مرتا جو کھورس نہ گرتا پتال — بلی دود دیٹھا نہ بر کا کپال

مکوڑا ہتی مکھ دریا نجائے — جو ہاتی کرے مکھ گانڈا نہ کھائے

نہ اب تھیں کسی نار پتیاؤ ناں — نہ پتیاؤ ناں نہ تیسے راؤ ناں

نہ مرتی مری نام اُچیار کوں — مری ماڈہی دھی مری جار کوں

سہائی گئی آج ناگن کنار — پڑی جھاڑ تل چھوڑ کر مکھ بھتار

یہی دیکھ منجہ من بھگیا تری نانو — کہے اچھریاں ہوے بھی ناپتیاؤ

تری نانو کا ان جے ان ہوئے — کروں نہ اور گن مروں جیو کھوئے

چھری ات کندن سی کہ جے ہوئے — اسنگت نہ تس گھال لے پیٹ کوئے

دوھا سانپ کا ہوئے جے کاوڑی — ڈلے کیوں نہ وہ دیکھ پھاندا پڑی

www.taemeernews.com

بریں سماج کہ کر کیتی بول اچھوک ہا دکھا کور کا جھا جھا موتی بھوا،
جنبھو جنبھوی سری ہت کارن تھنورہ تینی دیکہ نیش ہت بھوی بھو
بتا آبت لھوی اونت کوں جند کھائی، مکورا کوں کچ جو کھند جائی
تھیں نخر دیں دیکہ آنیا درآوا کہ بن دوس دھن پر ہری دکاو
نظامیہ دھر دکہ کیوں راد دیہ کہ بٹ ورت کن بات دھن سو

عرض داشت والی باراو

کمر جو دھن بات بنوی سنارہ کھوں چی سنی لاوا نکا نچا آر،
کہ جتنا کھیارا و سب سماج بھاوا، دلی ہوں کھوں دیکا اسکا نیاؤ،
ملو بیار سنی، جو برکور دشت! نہ اتم نہ مدھم، سبھو رنج کنند،
کیسے آشتی دیکہ کیسے لوج دیئی، کیسے او بجر دلھلا وتل کھام لی
کہی توسو چی کینو انا لی، نہ مند نس کا دوس منجھ دس دیہ

بر

کو

www.taemeernews.com

بڑے ساچ کہہ کر گئے بول اچوک   دَدھا دُود کا چھاچھا پیوے پھوک
جنبھیری سَری ہت کارن سنور   یہی دیکھ تِس ہت بھوگے بھنور
پراپت نہ ہووے ادٹ کوں جیند کھائے   مکوڑا کوَن کچھ جو کھنڈ جائے
تُہیں فخر دیں دیکھ اَنیا وَراوَ   کہ بِن دوس دَھن پر ہری دُکھ لاوَ
نظامی دھرم دُکھ کیوں راوَ دے   کہ پت ورت گُن پات دھن سو دیے

عرضداشت رانی با راوَ

کر جوڑ دھن پات بنوی سُنار   کہوں جے سنے راوَ اُن کا بچار
کہ جتنا کہیا راوَ سب ساچ بھاوَ   دلے ہوں کہوں دیکھ اُس کا نیاوَ
چلو پیار سیتی جو پر کور دِشٹ   نہ اُتم نہ مدّھم سپورن کنشٹ
کسی آشتی دے کسی توج دے   کسی اُدیچ دکھلاوَ تَل کھینچ لے
کہ جے دوس ہے جیو اتپال لے   نہ پرَوَنس کا دوس مُنج دوس دے

کون

www.taemeernews.com

کون پرکھ جو نکری پاوتھیں کون رکھ جو ندلے باوتھیں

دو نینی لکھا انس نھین الکھ ہما اپنی جھی جای ؛ تب او کھ کیا کم سکے چھپائی

سنو ب اکلا جنہ تبی کلنک ۔ نہ اس تھا وسنگا ڈھروں ہوہ نسنکر

رتن بکھا جای ما انس نجای ۔ کہ جب لگ بری ایک سر کار دھائی

تری اور نو ھوی جو کہت دیہ نبجہ انکھل پاسنی جو سر بیت لی

کہ جیو ن رکہ سر کھند پر ملدھری ۔ سو بھی رکہ جو بھر سو کندم کری

ترین جات مین میری نجات ۔ نجانوں کیت کہا و بسنا س گھات

نہ مانوں بن کا اس جیسے تھا س ۔ نہ مانوں تری اس جیسے گاس

نہ مس تھا دینہ پاس بیس جی جیئی ۔ نہ کھت پاوے نا لک پھر ابھی

نہ تیسا کروں کام جستے دیروں ۔ نہ تنتا کرھین کہاوں نہ جا مروں

ستم لی بھری کوئی سبی کم ہول ۔ نہ پوی سبھی کوت نا بات کھول

www.taemeernews.com

کَوَن پُرک جو نا گرے پاؤ بھتیں — کَوَن دُکھ جو نا ڈُلے پاؤ بھتیں
روئی گھانس بھتیں آگ جھانپی جے جائے — تب او گھڑ کیا کُچھ سکے چھُپائے
سرد پ آ کلا چند تس بھی کلنک — نہ اُس بھاؤ سنکا دھروں ہوَن سنک
رتن پر کھیا جائے مانس نہ جائے — کہ جب لگ پڑے ایک سرکار دھائے
تری اور تو ہوئے جو گھٹ دیہہ — مُنجہ انکھول پائیں جو سر پیٹ لیہہ
کہ جیوں دُکھ سر کھنڈ پر مَل دھرے — سو بھی دُکھ جو بھی سو کندم کرے
تریں جات مین (اور) میری سجات — نجانوں کپٹ بھاؤ لبواس گھات
نہ مانوں پُرک اُس جیسے بھا سنا — نہ مانوں تری اُس جیسے کا سنا
نہ مَس بھادپتہ[ٹ] پاس بسی (بی) جیسے — نہ ہت پاؤ کالک بھرا بیجیے
نہ تیسا کروں کام جس بھتی ڈروں — نہ تت اکدھیں کھاؤں نہ جل مروں
ستم لے بھرے کوئی سی کُچّے کول — نہ پیوے تُہبے کوٹ نا بات گھول

ٹ بھادپتہ = بھادیں (بادیہ) برتن، دوات

www.taemeernews.com

درون نہ کر ھین رکہ جو بتی مجاز اللہ آر و یتے پو عیتا ہچے پرت آجای
جلو جوبن اتھنا ابھارا جو لینا جو جوبن الھین پرت ہرہ پنڑ ھین
آہیں جکین دُرن اوین امت شتنانہ برجے کے سوک بن بہوت شمرک بلی مت
بڑا جو کری سو برائی لکھے" ابد کا تن ھا ندری جوابین کرمت
جو بنکا آ بجے ترن یک ذکر کوی، سو سیتا کر ھین رکہ بدمن نکوکیہ
ٹک کہال جھماس کھنچی جو کوی نہ سیدھے کرھین کو ترینو ہوی
ہنکر دُردنت کہال بالے جی کوی، بکاین سہند نیب بیتھا نھوی
نہ تھک تھک بنا جھوڑ سبھ جک تھکے، نھو سیے کرمین باند پینک
جنسا دا دتھین ھوی سندیہ کتھہ بھلی کت کن ھوی و دیہ کن
ادھوی منجم کہ روپ بتھا نند نھو سیے کرمین آنج انکل سمان
مدھر نہ کھتر ہوی کھتر نہ مدھر، مدھر سو ملع ہوی کہتر سوں
سدا کال باجیے ریے منجھ نیر، نہ بیتھیے کرمین کہاں باجی سر
تجھے

www.taemeernews.com

ڈروں نہ کدھیں دُکھ جو بن بچائے ۔۔۔ ڈروں جب جو جیتا رہے پرت اُچائے

جلو جوبن اپھیا اُبھارا جولیں ۔۔۔ جو جوبن اکھیں پرت بیوہ پرھیں

اسی جگ میں جوبن اُدیں اُمنت مت ۔۔۔ نہ برھے کسے سوک بِن پرت مت

بُرا جو کرے سو بُرائی لہے ۔۔۔ ابل کا نتھ ہانڈی جو آپیں رہے

جو نیکا اُٹھے تُرن بِن رُکھ کوتے ۔۔۔ سو سیدھا کدھیں رُکھ نہ بڈھن نہ ہوئے

(جنتر) گھال چھماس کھینچے جو کوتے ۔۔۔ نہ سیدھی کدھیں کوتری پونچ ہوئے

شکر دُودنت گھال پالے جے کوئے ۔۔۔ نکابن سہند نیب میٹھا نہ ہوتے

نہ ٹھگ ٹھگ بنا چھوڑسی جگ ٹھگ ۔۔۔ نہوسی کدھیں پانڈر رنپک لگ

جس اُدا آدھیں ہوتے ستدیہہ کن ۔۔۔ بھلے گت کن ہوتے وہ دیہہ کن

اُدو ہوتے ہیجم (ہوئے) روپ بھان ۔۔۔ نہوسی کدھیں پانچ اُنگل سمان

مدھر نہ کھتر ہوئے کھتر نہ مدھر ۔۔۔ مدھر سو مدھر ہوئے کھتر سو کھتر

سدا کال پاچھے رہے مُنجہ نیر ۔۔۔ نہ بیٹھے کدھیں کھان بانچے سر پر
سمیں

۱۔ کانٹھ۔ (کاٹھ) لکڑی

www.taemeernews.com

سبھیں بابھتر نہ جوئی جی الک مقبل رتن کوں یا نہ مول لے کانت کھولا
نہ سرباد کردود کوں ہنن تاک سبھے استریاں ایک لکری تھال ما
نہ پرجھیاں کا جند کوں اودھانک، نہ کیھن کین کیے مک سنور جھاک
دھرم کوں دھرم پالکوں نہ سانتہ، بتولی نہ کنبلی موں دیہ کا بہ کا
کہ جی باناں الکلا ہوا کاج کوں منہ سرباد کرناں تیسے کاج۔ دنیا
نہیں آدمیں اودیھا دمے میں، لیکن کی کیا اونچ تدبیر تھیں
نکردشت سنگار پر دیب پر کریں دشت تس کام پر انکہ نرد
لکھا کھوت کا چپو جیو بکہ دھے آس کر جرم نج پائی تل
مری کھنت دنماں توں لی آیاس مری بھوک بر جا را او دکانواس
نہ سنیا الو لگ کہ اس عدن ثانا سکے اپنا جیو تو سب جہان ما
بتاہیں آدہم کیچوں جھودیا ہے کیا راج تھل دی سنوراپ کاج
نہ نج پوت بلدنت نہ بیر بلا سنور کوں تھتبی ترا راج دل

www.taemeernews.com

سبھیں [با] بھتر نبھتے جے ایک مول　　رتن کوئی نہ مول لے گانٹ کھول

نہ سرپار کر دُود کوں ہین تاک　　سبھی استریاں ایک لکڑی نہ ہاک

نہ برچھیاک کا چند کوں آوڈھانک　　نہ گھن کیت کے مُک سنور جھانک؟

دھرم کوں دھرم پاپ کوں (پاپ) سانٹھ　　تبولا نہ کنبلی پرن دیہہ گانٹھ

کہ جے بان اگلا ہوا کاج کوں　　نہ سرپار کرناں تسے باج کوں

نہیں آدمیں اور بھی آدمیں　　گگن کے کیا اونچ تل پر تھمیں

نہ کر دِشٹ سنگار پر روپ پر　　کریں دِشٹ تِس کام پر انگ پر

لکھا کھوٹ کا جیو تجہ جیو بَل　　رہے آس کر جرم تُج پائے تل

کرے گھنٹ دَیماں توں لے اُپاس　　مرے بھوک پر وار اور رانواس

نہ سُنیا الولگ کہ اِس ورتمان　　سُکھی آپنا جیو تو سب جہان

براہیم اَدہم کہ جیوں چھوڑ راج　　گیا راج تھل دے سنور آپ کاج

نہ تجہ پُوت مُدونت نہ بیر بل　　سنور کوں بھنبے ترا راج دل

www.taemeernews.com

جو دیتا تھا کچھو تھا سو رہیا نہ تھا آنولے کو رفیں درد یتی کچھو کتش نا کو؛
بھلا کر جو تون بھی بھلا ئیچ لہیے، کہ جم جم بھلائی تھا جھو دیا؛
کہ بھی فخر دین کیان می دیہہ سو بھو، بدن مکہ باجی کدم کو من بہلا؛
کہوں سو ساجی نظامی دھرتا بدن سب سنی بات باجی کدم؛

بازگشتن راو با راجی

کدم راو کہیا دھن بات سن، کہیا ساج تین بعید بہت دور شک کی؛
دلی من لیکاچی بھالی کھہنے۔ آسنکت کروہ من لکے بہی تہین۔
بھکی ہمت کون کانب سوں باندھیا، بھکے من کوں بدہ کوں سادیتی
کہ جیوں تا کر سالے ستی کانت یک، تکن کانت من موڑ جے، جیوکہ
کہ جب لگ بھکی جیو تس کانت دکھا، انہیں کری جیو نہ دیری سکے!
آجکباز ہوی کہنت جی ہوی مدھر، ادبنا ہوی لوک بھی من کہنے
نکھے کہا نہیں مری کوی تھا تو مری ملکی جیوسن ہکو تا تو نہ
کری

www.taemeernews.com

جو دیٹھا کچھو تھا سو رہیا نہ تھانو ۔۔۔ نہ رہی جو دِ لیسے کچھو نقش نانو
بھلا کر جو توں بھی بھلائی لہے ۔۔۔ کہ جم جم بھلائی قفا تجہ رہے
کہ جے فخرِ دیں گیان ہے دیہہ سُدھ ۔۔۔ پدم مکھ باچنے کدم کون بدھ
کہوں سُدساچی نظامی دھرم ۲۲۰ ۔۔۔ پدم سب سُنے بات باچنے کدم

بازگفتن راؤ بارانی

کدم راؤ کہیا کہ دھن بات سن ۔۔۔ کہیا ساچ تیں بھید پت درت گن
ولے من کسی کا جے بھاگے کہیں ۔۔۔ اسنگت کہ وہ من لگے بھی نہیں
بھگے ہت کوں کانپ سوں باندھے ۔۔۔ بھگے من کوں بُدھ کون ساندھے
کہ جیوں تار سالے تتی گانٹ دے ۔۔۔ تکن گانٹ من ہو رہے جیو کے
کہ جب لگ بھگے جیو تس گانٹ دُکھ ۲۲۵ ۔۔۔ اتیری کرے جیو نا دیوے سُکھ
اچنبا نہوے گھنٹ جے ہوے مدھر ۔۔۔ اچنبا رہے لوگ جے ہوے کھتر
مکھی کھا نیں دھرے کوئی تھانو ۔۔۔ مرے ململے جیو سنمکھ نانو
گھرے

کہوں کوئی اُبچار ناجار بات ، بتا مجھ کو وہ جو میں آج بات

کپٹ تھا وتھیں بھی اُتھے سیس لک ، بلندی چلی تجھ پایاں تھیں سیس لک

مجھے شک تب ہوئی دنہ نیں بھن ، سبھی چلی کوئی جیسے ست پن

پنکھیرو اُوپر دیکھ کوا بدنس ، جیوں ملیں جری ہنس ہنس

تمہارا بنھنیں کوں سنکت پڑی ، نہ خرما ختا جفت ملکر کری

سبا نال کری سدہ سوں مدہ کن ، اکنوارہ کری کل میں جوڑ کہ بوند

کر چی کا دھرا دلک بڑ دار کا ، دھنی داکر بکن کوں تن دیکھائی

وی ڈھوک ماری کہتا تو پھی لوک نہ ، کا دھری جوک نزاکول

سنکتک جی کوئی براکہ کری ، بھری سٹل جوہ کوئی کھول ہلا مری

توالا آدھک ہکر لینا نجائی ، نہ جو کت ابس کام کرنا نجائی

بھلی جات نیں جات نا کن سنجلت ، کہ لنک اب لا پا کجا تی سنکھات

تری ایک میں جی الکا کہوں ہوی ، بھلی ایکیت ورت نہلی دوی

www.taemeernews.com

گھرے کوئی اُپچار ناچار پاپ — نہ بھاوے مجھے وہ جو میراج باپ

کپٹ بھاؤ تھیں مجہ اُٹھے سیس آگ — بلندی چلے پائے تھیں سیس لگ

مجھے سُکھ تب ہوئے دِن نین بھر — سچوئی چلے کوئی جے ست پر

پنکھیرو اوڑے دیکھ کر آپ ونس — چڑی مِل چڑی (اور) ہنس (مل) ہنس

مہرپا... کون سنگت پڑے؟ — نہ خرفا ختا جُفت مِل کر کرے

سیاناں کرے سِدھ سوں بُدھ کُن — گنوارہ کرے کَن میں جیوں پَوَن

کہ جے گا دُھرا دِلک پر ڈال کھائے — دھنی داکھ بِن کون تِس دیہہ کھائے

ولے دھوک ماریں گھٹا ٹوپ لوگ — نہ یہ گا دُھرے جوگ نہ رائے جوگ

اسنگت کہ جے کوئی بُرا کچھ کرے — مرے سُول چڑھ کر کھٹرک تَل مرے

نوالا اُدِھک مُکھ لیناں) نچائے — نہ جوگت اَپس کام کرناں نچائے

بھلی جات تھی جات ناگن سُجات — کلنک آپ لایا کُجاتی سنگھات

تری ایک میں جے لکھا کھون ہوئے — بھلی ایک پت ورت لکلے گی دوئے

تری نت ہوی مت پڑگئی ملک جو دو چاند دیکھے پرک تب لگی
تجہای بہ نا درکی جھند بند کری بوشت تل مت مہما نہ دند
تبہای بلنہ ہنگ کل گل ہوی تماہوی پہلگل جہان نا دو ہار یکی
تس بشکی کہان جھانجی جی بہای تب او کہر کیا کچ سکی جہپہای
ترو استری وہ جو مومرکہ تل کدل دیسی کر ہوی تس تل ادول
سشون نہ ہوی نالنی جب لک مجہلے نہ سو پار کیے تب لک
ار دکن گرون بول سن برلہ ایک باولا ہوا چہور کیے جو جہیک
گرون تہا و نا دیو کالا وہ چک اجاون جی سر دیہ سو واہ چک
بر کیا ہور بین جو بہرپور ہوی پری ایک جنتا بن جو دہوی
بہلین کون تس تہار کیتی بجہای کہ جس تہار یا بن کینی مجہ بہای
کہیں بجانون یا تال کی سد لیوا کہ کہو دہار بن نہ مکہ اند لیون
کدکم نادو الہی سنی بات دہن کری گل نا سک کہیا اکر ن

[illegible]

www.taemeernews.com

تِری مَت ہوئی مَت پرکب لگ — جو دُوجا نہ دیکھے پُرکھ تب لگ
نہ جانے پُرکھ نار کے چھند بند — کرے دِشٹ تَل ہِت مَن مانہ دند
جہاں سو ملیں پُرکھ کِل کِل نہ ہوئے — تہاں ہوئے کِل کِل جہاں نار دوئے
لسن مُشک کی کھان جھانپی جے جائے — تب اَوگھڑ کیا کچھ سکے چھپائے
مرو استری دہ جو پَر پُرکھ تَل — کَدَل دیس کر ہوئے تِس تَل ادل
سُنوں نہ ہوئی ناگنی جب لگ — مجھے آپ سو یا رکھے تب لگ
اَردگن کروں بول سُن برلہ ایک — بَادلا ہوا جیو رکھے جو جھیک
کروں پھاڑنا جیو کا لاد چُک — اُچاون جے میر دیہہ سرواہ چُک
گیا پور پتّن جو بھر پور ہوئے — پڑے ایک چِنتا پتن چُور ہوئے
بھلیں کون تِس ٹھار کیتی بجھائے — کہ جس ٹھار پاپن گئی مُنجہ پچھلائے
کہیں جاؤں پاتال کی سُدھ لیوں — کہ دبن کھود ماریں نہ مکھ آن لیوں
کدم راؤ آکھے سُنی بات دھن — کرے کَن باسُکھ کھیا آکرن

کہ کھب

www.taemeernews.com

جبش منے ملک کہا کتا چند روپ ۔ جتے جتنا جتنیں سروپ ۔

گلدم راؤ کر دا سمند رکھیں ۔ رتن دیں مکہ سمند کھولیا ہیں ۔

کہیا آج رہ دیک منجہ مدرا ۔ کروں آج ہوؤں تجہ مکہ جہا نرا ۔

گلدمر آؤ دو بجا پدم راؤ بن ۔ نتہا تسرآد نہ جرم راؤ بن ۔

گلدم وآلے قبول نکرد ما آل پدم راؤ

گلدم راؤ کہیا کہ کونتا رسال ۔ کہ آب نہیں تہیں مت منجہ لیہ بہال ۔

کہوں اک تجہ بول جیت کری ۔ کہ جی بت کری دکہ منجہ نہ دہری ۔

سنیا ہی کہ جی مت کہا دیں کہاں ۔ نہ تہیں بجی مت نہ لیہ یہاں ۔

کہ بہت تم کام مت کا کری ۔ جی دہن لی کری کام بسن کہن بہری ۔

نہ ایکہوں تسی مت جو دوی تن ۔ سدا ہے دہن ار ما دمنلوب دہن ما

تسی مت لیکھوں جو الجہان تہار ۔ کہ ار رہوں دن یا و دیکہتا تہا

سوالا کہ منجہ لا اب ایک بول تجہ ۔ سو آ ابی گدہمن تیں کہیا کھول منجہ

www.taemeernews.com

. . . . (یہاں سے تسلسل قائم نہیں رہتا) ح۔ ۵ . . . .

جَنش میں مکر کے گیا چند رُوپ — جَشنی جَنِتُ آ جشنی سروپ
کدم راؤ گڑوا سمندر کہیر — رتن دین مُکھ سمند کھولے اَہیر
کہیا آج رہ دیکھ منجہ مُدّرا — کروں آج ہَوں تجہ مُکھ جھانڑا
کدم راؤ دوجا پدم راؤ بِن — نہ تھا تیسرا دن جَسرم راؤ بِن

کدم راؤ قبول نکردما آل پدم راؤ

کدم راؤ کہیا کہ کرتار ساک — کہ اب تھیں تُہیں مت منجہ لیہہ بھاگ
کہوں ایک تجہ بول جے ہِت کرے — کہ جے ہِت کرے دُکھ مُنجہ نہ دَھرے
سُنیا ہے کہ جے مت گل دِیہہ بھان — نہ تھیں بچن مت نہ لیہہ ہان
کہ بن مَت کُچہ کام مت کا کرے — جے دھن لے کرے کام بِس گھر بھرے
نہ لیکھو تِسے مت جو دوتے مَن — سراہے دَھن ارما دَمن لوب دَھن
تِسے مِت لیکھوں جو اُلجھان بھار — کھڑا رہوں دُہنہ پاؤں دے ہت دھار[1]
سوا لاکھ مُنج راب ایک بول تُجہ — سوائے کدھیں تَیں کہیا کھول مُنجہ

[1] دشنہ۔ دودون

www.taemeernews.com

جیسی آگ دمن ہو یحت من نہوین کرمت بن نہوی اور جمتر نی نہو ر
سیا کا لہر آت بدوت نرن بنجھے نہ گھونا اور کسنگون گھوس ۔
کنوار نہ کری کن مین بدہ کیونہ پون بنجی ہے ماک مین نین جیون ۔
کری دہک لگی دمن منج پن ۔ دہونا کہون بہاو تا جت ۔ دمن
کری درب منج دین گی بجہ دھیان لہا جہونگا اجہو منج بجہ آسا کی ۔
گوکون پت منج بولہون اور ایک کراو کہر پرین سنور سون سکہلک ۔
پدم راو سکے ہوا اس سلا کہ ہنکار سیے راو منج جد کد ۔
کدم راو کہا پدم بت کیا ۔ کیا آپت پر ایک سنک لا کیا ۔
کری تہا بنی دای منج بیار کر ۔ سو سر کہند کستوری لی دت لرہ
دمری سیس پہت منج بول لینی کرن آکرن تہا تو جی بول دیہ ۔
سکے ہو بسر یہ کوت پر وار منہ لمسر کدم کرون کا پاس سار منہ ۔
کدم راو سر کہند کستوری ہمل ۔ پدم سیس پرہت دم پا آدہل ۔
کہند

بانا ور زادن

نجی

www.taemeernews.com

جسیں آس دھن ہوئے ہت بن ہوئے　　کہت بن ہوئے اور ہمت بن ہوئے
سیانا کہے آت بُدھ دنت توں　　تجھے نہ کہوں اور کِس کوں کہوں
گنوارن کرے کُن میں بُدھ (کیوں)　　پون پنجرے ہانک میں نیر جیوں
کہ جے ڈھلکی راتے دھن منجہ پر　　ڈہوں کا کہوں بھاوتا چت دھر
کہ جے دَرب منجہ دین ہے تجہ تھیان　　اَچھوتا اچھو منجہ تجہ آستان
کردں پت تجہ بول ہوں اور ایک　　کہ اوگھڑ پڑیں سنورسوں سُکت لیک
پدم راو سُکھی ہوا اِس سبد　　کہ ہنکارسی راو منجہ جب کد
کدم راو کہیا پدم پت کیا　　کیا پت پر ایک سنگت کیا
کہ جے تھانے راتے منجہ پیار کر　　سو سر کھنڈ کستوری لے درت بھر
دھرے سیس پر ہت منجہ بول یہہ　　کرن اکرن تھانو جے بول دیہہ
سکھی ہو پھروں گوت پر وار منہ　　سو کندم کردں[1] نانوں سنسار منہ
کدم راو سرکھنڈ کستوری تل　　پدم سیس پر ہت دھریا ادھل

نتھا

---

[1] "سو کندم کردں" کی جگہ حاشیے میں "کنتا وڈاں" لکھا ہوا ہے۔ (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

نتها آ ڏٺين ناڳ کي، سر ٻڌم ٻڌنھا تنين ھوا جڏھن ڏھاءِ مت ڪڏم

جراڻي کٿيا ڪوڪ ڪيا آج ھُجول، تلاءُ وير سبد کي سبند ڏيڪ ڀُول

تعريض ڪرڻ ڏن ٻڌم راءُ ڪر ڪڏم راءِ ڪرڻ اشتت

راءِ سعو دوئي راءِ ڪري ٻنود آئي مڃ ملاڪاريءَ سوردي سات مڃه

ٻڌم راءُ اُٺيا ڪر سينوا ڌھي ونا ڪري ڪنڪي جي راءِ ٻنتي ڪرڻ

سُنيا مين جي ٻجھ ڪال ڪاھي اُباس، نه ڪُھن اُغي نه پاڻي نه تنبول پايس

ٻُھوڪم ق رهي ڪوئي نه بکوڪا آج، سکي دادو تون ڪيون رهي آن ٻلج

ڪونهي جي رهي ٻھوڪ ڪران دوس، تسيا جي ايس آپ گر تار دوس

رهيا ٻھوڪ ڏن ڏيس تون ڪھنت تني، تلاوُ ٻر ھوا تو ھين اتڪر

ڪي جي راءِ ٻھوجھي ڪري ٻھوڪ مڪه سڪهي ٻجھ ھو آديڪ مُنھ ھوي مُڪ

اُباس آج رھنا ٻهلا مجھ لھزي، ٻهلا جو لڳي ڪهاڪي ھوي توڪ ما

ٻڌيان جي مڪ تون جسو ٻهاڻي، ڌھون جا تو کھرا ٻيني ڪرنياد

www.taemeernews.com

نتھا آد تھیں ناگ کے سر پدم   تدھاں تھیں ہُوا جد دھریا ہت کدم
جرالی کبیا کوئی کئیا آج جُول   تَل اوپر سبد کے سبد دیک پھُول

تعریض کردن پدم راؤ کہ کدم راؤ کدنہ است؟

دوئی رائے کرتے ہُوں آپ مُنجہ   تلاوار لے سُور ٹے سات مُنجہ
پدم راؤ اُٹھیا کہ سیوا دھروں   کرے کِن جے رائے بِنتی کروں
سنیا ہیں جے تجہ کال کا ہے اُپاس   نہ کھَن اُس نہ پانی نہ تنبول پاس
بھُوکا لا رہے کوئی نہ بھوک آج   سکے راؤ توں کیوں رہے اَن باج
کوئی جے رہے بھُوک گرآن رُوس   بسا ہے اَلیس آپ کرتار دس
رہیا بھوک دِن دِیس توں گھنٹ پر   تَل اوپر ہوا لوک ہیرا نگر
کہ جے رائے بھوجن کرے بھوگ مُکہ   سُکھی تجہ ہوا دیکہ مُنجہ ہوئے سُکھ
اُپاس آج رہنا بھلا تجہ ہوئے   بھلا جو کہے گھاتکی ہوئے توئے
نہ دے اَن جے مکھ توں جیو بھاؤ   نہ ہوں جاؤں گھر آپنے بِرنیاؤ

www.taemeernews.com

كدم راو كهيا پدم راو سڻي كري ٻلاج ماني كهڻي آب كين
سيوا ساكي پرديشتي باج هوئي آروكي ٻجاڻو ئي بتور آج هوئي
كر آدا دا نعريفين ريشهم اشنتر جلي رنيت سيا سان جم
دسيا ونيوكا ايك دوت آن پاسي آروكي كرو ون دا
دا ان ڏس دي اڌا
ني پرنوه گدهين جهوت كرتلز ساكي آروكي كرو ون دوت لي ساج ٻاال
كفن پدم راو مضوت صحبت مسافران ودوجهه وجك ڀير آن
پدم راو كهيا كه بني دهرون كه جي چك سني راو سيوا كرو ون
جسكتر ڀونڊانه هنكار پاسي كه توت آسن دي ڀوندكر جاي ڀهاري
ڀوندا جو بادي سلك چكدائي لكي سانب كون جان دو منكه ڏكائي
دسادر بوكه من دهري بهت سهل كر منكه ڀول ديجنولي باهوتا
جوجي هت پن ٿا سو مين ٻڌ كهڻ سيوا ساك اُس بول جو جم كهيا
سڄي پد كر ٿون ٻجو كرتار ديا درهي دي سيي بكه كي شده لي

پنت مين بس باد

نعت

کدم راؤ کہیا پدم راؤ سُن — کہ جے ساچ مانے کہوں آپ گن
سیوا ساکھ پردیسیں باج ہوں — اروگن نجانوں بہتر راج ہوں
کہ اَد آد وادو تِہیں ریت ہم — تسنتر چلے ریت ساسان جم
دساور پُرکھ ایک دوت آن پاس — اروگن کروں دان تِس دے اَداس
نہ بولوں کدھیں جھوٹ کرتار ساگ — اروگن کروں دُوت لے ساچ بھاگ

گفتن پدم راؤ مضرت صحبت مسافران وجوگی وجنگم وغیراں

پدم راؤ کہیا کہ بنتی دھروں — کہ جے چک سُنے راؤ سیوا کروں
جگتر بھونڈا نہ ہنکار پاس — کہ تُرت آس دے بھوند کر جائے کھاس
بھونڈا دھرے من بہت دِشٹ بھاؤ — نِپاسے اگر پیٹ میں بیس پاؤ
بھونڈا جو پاوے سنلک چک رائے — لگے سانپ کوں جان دوپکھ دھلے
دساور پُرکھ من دھرے بہت سہل — کہ مُکھ پھول دے جیو لے باہ ہول
جو کچھ ہِت پن تھا سو میں تجھ کہیا — سیوا ساکھ اُس بول جو منج کہیا
سبھی بُدھ گر تُوں جو کرتار دے — وہی دے سکے بُدھ کے سُدھ لے

تفت

؎ یہ شعر حاشیہ میں درج تھا (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

تمت شد كلدم راؤ به پدم راؤ

كلدم راءُ سُڻي، بِيُ جَنَنا نالِ مُكهه، بِسري پُرما بولَ سُڻي ايك چِك.
بسر پُڇِيا راوَ آنجاهَه، كو نِنه ڀونڊا آبُوا كيُون هوا راؤ كون ؟
ڀونڊا بولك تو گهري جان هوي، تسيي راكهيين كيُون اينهان آن هوئي،
سُو كيسا آدت راوا اُس ورتمان آ، جو پرديسنه نهئي درَوَه نڌان آن،
ڀونڊا مري دشت تل پيُون ڏسيو، كهپت بِيا ڀونڊا بِيي اپر جولا ...
گگن ڀيرڪي چي ملنه لك ايك، پِرلا پت سبين لك محكم پاكي تيكد،
كهري جي هوئي مرج تيكهت جا آنا، سكي لوح كر جك پاني سنكهات
نه جنتا كريئي نال اس ڪهاڻ نون، ڀونڊا بلڪه دت آرو ڪيئي ڪرون،
باز گشتن پدم راؤ كه صحبت جوكي وَ مسافر بگردد
پدم راو ادبها هوا جهات لكه بناي كيئي تن بهرات لگ،
گهيارا آ دهر نال اراده كرون، كري لادا انكهين بناي كرون،
نكورا و نون كرب منجه قول سُڻي، كه مه كو بپاي دهري بهت كني،

www.taemeernews.com

تفت شد کدم راؤ بر پدم راؤ

کدم راؤ سن بر جنا ناگ مُکہ — لبری پڑیا بول سُن ایک چُک؟
پہر پوچھیا راؤ انجاؤ کوں — بھوندا بُرا کیوں ہوا راؤ کوں
بھوندا پُرکھ تو کھرا جان ہوئے — تِسے راکھنیں کیوں اَپس ہاں ہوئے
سوکیسا اَدِت راؤ اُس ورتمان — جو پردیسین تھی ڈرے وَدہ ندان
بھوندا مِری دِشٹ تَل یُوں دِسے — کہ کسپت پڑیا بھُوئیں اُپر جیوں دِسے
گگن بھیر کی جے بِلَن لگت ایک — پراپت سکیں لگ مُکہ پاگ ٹیک
کھِری جے ہوئی مِرچ تیکھت جات — سکے لُوچ کر چُکت پانی سنگھات
نہ چِنتا کریں ناگ اُس بھاؤ توں — بھوندا بلد ورت اردگن کروں

باز گفتن پدم راؤ کہ صحبتِ جوگی و مسافر نگردد

پدم راؤ اُوبھا ہوا چھات لگ — بِناتی کئی تِن پہر رات لگ
کھیا راؤ دھرناگ رادہ ڈروں — کہ جے راؤ انکھیں بِناتی کروں
نکر راؤ توں گرب مُنج بول سُن — کہ یہ کُوڑ بانی دھرے بھوت گن

www.taemeernews.com

نہ بتیا دنون جم سہدیس مجھ، دیھ لوک سہدیس لے بنیس مجھ
بھت بھید کا لوک تی راج لگے، بھت کا ترا کی دھری کاج راج
کری انک او جہل بھسجھند بند، کہ دشت آنت لگون کھے سو جند
کرئی کھات کا کام دھنورت بنی، ملا دی سبھا لوک سنگت بنی،
نجانین کہ بری تھان تن دھری، تما کا نکرا دانت تل کیا کری،
نہ جبکی تھین جانبی ھین کر ابھی جھونبری تیجے لگی دو لھتر۔
نکر نان کیسے کسبی سات ھتہ، کر کست سکی جال کتھا رکت۔
نہ جھاری نہ بونی دری باو کوند، ہوا رکہ دری مت بری بیر شوند۔
کہ چید ندھے۔ انبل ھترد آری نہ کدھین توی بن کھونکرد۔
جو کم مین کھما بھید کھد نسنہ، کھون آب کج بھید بر دیسنہ
نہ نبری ابنس آن حد کا بری، نہ بتیا و جوکی ترت تا بری
نہ جوکیدھی جرم ملا ماس باج، انہ رکھی تسی توی کنکا سی باج

دہرہ

www.taemeernews.com

نہ پیتیاؤ توں جم سہدیس منجہ وہی لوگ سہدیس لے بھیس منجہ
بہت بھید کا لوک ہے راج کاج بہت کا ترا کی دھرے کاج راج
کرے انکھ اوجھل بہت چھند بند کہ دِشٹ انت تجہ کوں کہے سور چند
کرے گھات کا کام دھنورت پی ملاوے سبھا لوگ سنگت پی
نجانیں کہ بیری تہاں تن دھرے نہا کا نکرا دانت تل کیا کرے
نہ چینگی تُہیں جانئے ہین کر اُٹھے جھونپڑی کتی لگے دوپہر
نکرناں کسی بستی سات ہت کہ بستت سکے جاگ گپھار گت
نہ جھاڑی نہ بُوٹی ڈرے باؤ کوں بڑا رکھ ڈرے مت بڑے بیر سوں
کہ جے دیدھے اِت بل ہت رُد اُڈے نہ کدھیں توے بن گھونگھرد
جو کچھ میں کہیا بھید بہ دیس نا کہوں اب کچھ بھید پردیس نا
نہ نیڑے اپس آن جگ کا پڑی نہ پتیاؤ جوگی تڑی تا پڑی
نہ جوگی رہے جرم مدماس باج نہ رکھے تسے کوئے کنگ آس باج

جو جوگی

www.taemeernews.com

جو جوگی دکھے رنگھ یا مس ابس ابس دهن، سو نیلا کری کو جوگی بھیں،

نجانوں کہ تجہ بھیے کدھیں باہ بھول، ملادی تجھے آن مت مد بھول،

کھڑی کہاندکا شد مد ہو نا آنہ، خماری کرادکہ لی جیو نا آن،

بھلان دھنی راجکون رات دیس، جو مد ہو یسی جتا بنک بھیس،

سرت نول میتر بنا جد کھڑی، دھنی راجکو دیتو نان تد کھڑی،

نہ دنہ کھورنا نہ جھیر کوئی یا تجسے، نہ مد ہو کو کوئی دھنی سا تجسے،

کہ اس بست بھین ہات دعوی جگوی، نہ کو کاندھیں ہوی رتراتھوی،

جو جس لکھن کرا ہوی تن، سو بی تن اسیے لو ردتی دھن بسن،

نمت جیستی تن دھری جکل انک، نہ جوگی تجھے بھنک جوگی ابھنک،

کہالک لہو ہان جوگی بیرھان، کہ جیتا کہوں لاہہ نہ باج ہان،

ولی ایک کردوت جل بار دیہ، بجن کھند سنبھال بردار آپ،

نہ مانوں کتک وہ جسے سنز نوی، کہ جب سنز نوی وہ کدھیں تھوڑ تھوی،

www.taemeernews.com

جو جوگی رکھے پاس اَپس آس دھن　　سو تلتیل کرے کر جوگی لچن

نجانوں کہ تجہ بھی کدھیں باہ بھول　　بلاوے تجھے آن مت مَد پھول

گھڑی کھانڈ کا سُکھ مَد پیو ناں　　تمھاری کیرا دُکھ لے جیو ناں

بھلا نہ دھنی راج کوں رات دِیس　　جو مَد پیویسی... جِتا پنک بھیس

سَرَب نول میتر بنا جد گھرے　　دھنی راج کوں پیوناں تد گھرے

نہ دَنہ گھورن اچھر کوئی بانچسی　　نہ مَد پیو کر کوئی دَھن سانچسی

کہ اُس بَست تھیں ہات دھوتے جکوئے　　نہ گو گانڈ میں ہوئے دُسرا نہوئے

جو تِس لکھن کیرا ہوتے تن ؟　　سوئی تن اسے لوٹتے دَھن بَسن

بہت جیشتی من دھرے جوگ انگ　　نہ جوگی تجھے بھنگ چوکے ابھنگ

کہاں، لگ کہوں، ہان جوگی تجھان　　کہ جیتا کہوں لابھہ نہ باج ہان

دلے ایک گرِ دُوت جد بار دیہہ　　بُجَن کھنڈ سنبھال پردار ایہہ

نہ مانوں کتک وہ جبے سر نہوئے　　کہ جب سر نہوے وہ کدھیں بھر نہوئے

www.taemeernews.com

کہ جی بارنہ دیے یک دیس رای اجلی کا آرتا بنک نو کھند جاے
کہ جس جیوا دھار لک جیو ھوی کرکھنت وہ جیو لکہ جیو کھوی
نری دشت ہے دشت کدم راو بارنار کا نی پدم راو رمار
نری دشت ہے دشت جیو تسو دشت کرکھنت بلہند برک اندشت
کدم راو توں جم کدم را جکن منجھے بیے پتھا وانی جا نو کھر
کہ جب لک رہے جیو تن زکہ رگیتنہ بسرون تجہ ابکا رتیری سکت
نہت جیو کہا ہو اکہا و توں سکھے منج کیا جیو کرارا و توں
کرا دراو ~~جیو~~ تجہ نجا بین دویی توں کیسے کھاو منجھ
ایک تنی کرون راو تجہ
کدم راو کہیا کہ جیون تجہ نروپ ~~تجا~~ سندر اکھون رتن تجھ
پتھایا بہت مان دین ناکر راو جلیا ناکر سن جنیں دھر آپ بھاو
سکھے ہو جلیا ناکر نس ماناون بکر رآن جیون بھر جلے کتک جیون
سرون جیو شاکر سکھتں لیکدی کدم راو ھوکے بدم راو ھوی

کہا

www.taemeernews.com

کہ جے بار نہ دیہہ یک دیس رائے ۔۔۔ چلی ڈارنا پنک نو کھنڈ جائے
کہ جس جیو آدھار لگ جیو ہوئے ۔۔۔ کرے گھنٹ وہ جیو لگ جیو کھوئے

کدم راؤ بازار گانی پدم راؤ ر مادر؟

تری دِشٹ ہے دِشٹ جیوں سُو دِرشٹ ۔۔۔ گھڑی گھنٹ پَل مینہ پڑے اند شِشٹ
کدم راؤ توں جم کدم راج کر ۔۔۔ منجے بھی بیٹھاوا ئنے جانوں گھر
کہ جب لگ رہے جیو تن رکھ رکت ۔۔۔ نہ بِسروں تجہ اُپکار تیری سکت
بہت جیو کھا..... ہوا گھاؤ توں ۔۔۔ سُکھی مُنج کیا جیو بڑا راؤ تُوں
کہ اور ایک بِنتی کروں راؤ تج ۔۔۔ نجا نیں دوئی توں کسی بھاؤ مُنج
کدم راؤ کہیا کہ جیوں تجہ نروپ ۔۔۔ ہِئیں سمند راکھوں رتن تجہ لوپ
بیٹھایا بہت مان دے ناگ راؤ ۔۔۔ چلیا ناگ سِر بھیں دَھر آپ بھاؤ
سُکھی ہو چلیا ناگ تِس مان کوں ۔۔۔ پکڑ ران جیوں پھر چلے کشک جیوں
کَوَن جیو ساگر سہس رائے دوئے ۔۔۔ کدم راؤ ہو کہ پدم راؤ ہوئے
کہ ایک

اس مصرع کے بعد سے تسلسل پھر قائم نہیں رہتا (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

ہمیں کوں مانس جو کارن ہمن کر کارن ہمن بھوک رہنا نہ ہمن

کہ جے بھور ہینہ ہار سب تلملوں تماں آن باج ہم پال سکے سو کوں

و جے لوں ہم کوں ہوا باپ بعد نہ راکھے ہمن کوں ن ہمن اند گند

جو دھن بیوہ سوں نہ رہے جیو رسوں۔ سو ستی کریں ہوئی دھن بیوہ سوں

کریں بچو دوئی ایک بھوآ ر را و بھر کل راو ہم سیوکی آن کہا و

بنہ د نہ دیس ہی آن بردار تدھ نہ کن مائی دوی دن دیا بوت دود

کدم راو سکھے ہوا آت بول، سکھے ہوئی بہنا ادر دنک کھول

امولک تن اپنی تبا بیچے سرنگ، بہنا بنی مدھر بدہ بیوہ ہان ایک

گیا راو پر دہان کوں جیو کہا و بلا و اج بروار کیوں دلا و

میا راو کی دیکہ پر دہان نمک کہیا نمک پر دہان بردار سک

تشریق دہانیلن مدھر بدہ وزیرا دشام را

مدھر بدہ پر دہان ہت آن بل مہکا دیا مدھر بدہ سوں راج کل

www.taemeernews.com

ہمیں کون مانس جو کارن ہمن ۔ کہ کارن ہمن بھوک رہناں تمن
کہ جے بھوریاں ہار سب تل ملوں تھاں باج ہم پال سکے سو کوں
وہی لون ہم کوں ہوا پائے بند نہ راکھے ہمن کوں ہمن اند گند
جو دھن ہیوہ سوں نہ رہے جیوٗ سوں سو ستی کدیں ہوئے دھن ہیوہ سوں
کرے جو دوئی ایک پروار راؤ بھرگ راؤ ہم سیو کی آن گھاؤ
نہ دُہنہ دِیس ہے آن پروار تد نہ کن مائی دوے دِن دیا پوت دود
کدم راؤ سکھی ہوا ایت بول سکھی ہوئے بیٹھا اَدر دنگ کھول
اَمولک تن اپنی قبا کھتی سُرنگ بھائی مدھر بدھ پردھان انگ
کہیا راؤ پردھان کوں جیو گھاؤ بلاؤ آج پروار کپڑے دلاؤ
میا راؤ کی دیکھ پردھان مکہ کہیا مکہ پردھان پروار سکھ

تشریف دہانیدن مدھر بدھ وزیر احتشام را

مدھر بدھ پردھان ہت آن بل ہنکاریا مدھر بدھ سوں راج دل

ف قافیہ غلط ہے۔ پہلے مصرع میں جیو کے بجائے ایسا لفظ ہونا چاہیئے جس کا حرفِ آخر "د" ہو جیسے "جیوہ" (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

ملالی جلیا سات سر بھیں دھرن ، کہ سب بھیتیاں دمرث باپی نکلن کرن
کنیں بھیت پن وار دندوی دیہ ، لگن باپی تلکر دھرت سیتی لی
دیتی کپڑی ایکس ایک تن رتن ، پرا بت ایکس تن چرت نور تن
کیسی تن بنھائیں قبا سرکلاہ ، کسی تن بتولی پنائی پراہ
نہ کجا نہ بجا بجا رہیا دا ابن ، رہیا دان بن نہ رہیا مان بن
بنتھا با بہت مان دی راج دل ، جلیا راج دل سکیلی نا او اجل
کہیا راد بن دھان کو کر بساس ، رد کن کرین آج بہترین ابا س
دسا ور بعکہ ایک ھنکار آن ، رو کین کرین سن دسا ور کیر آن
انہیا ایک سلکی سعبھا میاں کال ، سلک راو تھیں کیلا یا کیال
بنائی گینی تن سلک راو تھیں ، نہ بوبنج تھیں نہ کت بھاو تھیں
بنوری بٹا جان جو کی کنور ، دسا ور بن آوے آیا نہ کر
مجھنڈ زکرا پوت الھو زلت ، امت بدیا جاتا او تم نات

ہد

www.taemeernews.com

مِلا لے چلیا سات سِر بھُبتیں دَھرن — کہ سر بھُبتیں دھرت پائے تَل کھن کرن

کسی بھیت پروار ڈنڈوت دے — گگن پائے تَل کر دَھرت سیس لے

دیئے کپڑے ایکس ایک تن رتن؟ — پراپت ایکس تن جڑت نو رتن

کسی تن پِنھائی قبا، سر کلاہ — کِسی تن پَٹولی پِنھائی پراہ

نہ کچّا نہ بچّا رہیا دان) بِن — رہیا دان بِن نہ رہیا مان بِن

سِتھایا بہت مان دے راج دَل — چلیا راج دَل سیکھ لے راؤ اچل

کہیا راؤ پر دھان کو کر بساس — اَروگن کریں آج بھتریں اُپاس

دِساور پُرکھ ایک ہنکار آن — اروگن کریں سُن دِساور پران

اُٹھیا ایک سلکی سبھا میاں گال — سلک راؤ تھیں کیہ لایا کپال

بناتی کئی تِن سلک، راؤ تھیں — نہ پرپنچ تھیں نہ کپٹ بھاؤ تھیں

نبودی بڑا جیان جوگی کنور — دساور پراوہ آیا نگر

مچھندر کیرا پوت آکھور نات — اُمت بِدیا جانتا اودھ نات

www.taemeernews.com

بَرا سِدہ جو کِی سَبھلا راو بجلی مِلی راو کوں آج سنجوگ جوگ ؛
کہ جی راو سن بول دی ایک جگ سُنی بات سنسار سن مکہ ؛
کھیا راو بیک آن تب آنر لیوں آر وکن کردن بول نس گنہ لیوں تن ؛
کیا لوک سکلی الکھ نات پاس دیئی مُدہ بنیکن الا سینی الاس
الکھ دم کھیا تن سنور نجہ راو ؛ ھنکار یا تجھے لوب کر آپ تھاو
کھیا آنہ چل بیک راو اشتان ؛ کہ جب لگ تجھے جیو کا وبنجا سو مان ؛
الکھ نات من مینہ اتھیا کو الاس ؛ جلیا سات سکلی لدم راو پاس ؛
بھلا دیک مہتر کیلی پاس بیت ہ کہ جس نہ بیت تھیں راج سب لیلیت ؛
نہ پر دھان کوں دوس اور نہ دوس تیں دوسی یہجن کیا آپ اوس ؛
النی کو نہ بات الکھ سنکھات ؛ پنتھا یا لوک کوں کوں نات ؛
ھنکار یا الکھ نات کوں پاس راو ، کیا یار ناں راو الکھ بلکھاو
کلم راو بوجھیا الکھ نات کوں ، کوں دیس دیکھیا کوں دھات سون ؛

www.taemeernews.com

بڑا سِدھ جوگی سبھا راؤ جوگ — ملے راؤ کوں آج سنجوگ جوگ
کہ جے راؤ سُن بول دے ایک چُک — سُنے بات سنسار (سب) تِس مُکھ
کہیا راؤ بیگ آن تب ان لیوں — اور گن کروں بول تِس کن لیوں
گیا لوگ سِلکی اکھرنات پاس — دئی سُدھ بگیں الاسیں اُلاس
اکھرؔ دھر کہیا تن سنور تجہ راؤ — ہنکاریا تجھے تُوپ کر آپ بھاؤ
کہیا اُٹھ چل بیگ راؤ آستان — کہ جب لگ پچھے[۵] راؤ بیٹھا سومان
اکھرنات من منہ اُٹھیا کر اُلاس — چلیا سات سلکی کدم راؤ پاس
بھلا دیکھ مہتر کئی پاس بھینٹ — کہ جس بھینٹ تھیں راج سب لے پلیٹ
نہ پرُدھان کوں دوس اورن نہ دوس — تِسے دوس یہ جن کیا آپ اوس
اگنتی کرن بات اکھر سنگھات — بٹھایا لوگ کوں.... کون نات
ہنکاریا اکھرنات کوں پاس راؤ — کیا پارناں راؤ اکھر رکھاؤ
کدم راؤ پُوچھیا اکھرنات کوں — کَون دیس دیکھیا کَون دھاتوں

۵؎ "پچھے" کا لفظ مخطوطے میں دوبار لکھا ہے۔ (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

اکھن نات کہیا کہ سن راو جلد اُچل میں تُون رای مُداح نت
کرجی پوچیا رای پوچھن نکتہ کہون راو کون پرایت بھگت
جدہاں سمند سوں جیا نتہا نہ تہین کردہ آج لگ پای تدبیر تھیں
جری مول بندال کنس لیک میں سوا کہ پربت مری نکہ میں
گگن اور دہری سکون نانت دی سمند رسکون ایک دم سکے
بجرانگ انجن اپی بند دہار تہنب چلے جاتون ان آیا دے بجا نی
اتہارا جس کون پہیوا نرآن کرون بین تہنت تہیں دور سیں تہیں سنوار
رت اندہا کہ بہیا کہیں دو دکہ کہ سکون دور کر دول رکہ ک لکہ
بو بیسی جری ہوی لس کہو دمول کرون دور جس ہون بیت سول
کلب جی کہلادون کیتسکون جہماس نہ جہر ہری تن نہ ستو ہوی کیا
سکون کر کتکا کو سکون دہا دوی اد کہل ہی اور یو کہل ہوی
ستوپ مک مکہ سنکہ مکہ سار آر دسول نکون کہند کو مکہ انہن با دبہول
ادہاری کرمی منج بہای کہیں دیون نہ سکی بند سور نج نہیں
سو

www.taemeernews.com

اکھرنات کہیا کہ سُن راو چپل — اچل میر تُوں راۓ دل راج کھل
کہ جے پوچیا رائے پُوچھن نکت — کہوں راو کوں (ہوں) پرایت بھگت
جدھاں سمند سِر جیا نہ تھا تد تھیں — کروں آج لگ پائے تل پر تھمیں
جڑی مُول بنڈال کس لیکھہ ہیں — سوا لاکہ پربت مرے بکہ میں
گگن اور دھرتی سکوں گانٹھ دے — سمندر سکوں ایک دم سُوک لے
بجرانگ انجن انے بند دھار — گگن تھنب جل تھنب جانوں اُپار
اٹھارا جنس گوڑ پرھیوا نوار — کروں بن تھیں دُور سر تھیں سنوار
رت اندھا کہ بھیا کہیں روگ روگ — سکوں دُور کر روگ رگ رگ روگ
بولسی چڑھی ہوئے تِس کھود مُول — کروں دُور جس ہوئے نس پیٹ سُول
کلپ جے کھلاؤں کسی کوں چھماس — نہ جُھری پڑے تن نہ سر ہو کپاس
سکوں اکرا گپنکا کر سکوں دھات دے — اوکھل ہوئے اور پوکھل ہوئے؟
سرپ مکہ مکہ سنگ مکہ سار دھول — سکوں کھنڈ کر مکہ اکھن باؤ بھول
ادھاری کرے مُنجہ بھائے کہیں — دیوں ٹھینگلی چند سُورج تہیں

سوکچہ

www.taemeernews.com

سو تجہ دیوں اُو کہد کرچی رآی لگائی جمادی یہ رآی ترنی بوآی
ترنا ہن بھلا گجہ جک بت ہویہ کیا تون ہن بات پوجھیے نہ کوی
سو جوکی تھون ہون جو باسیے دھرو نہ نہ باسیے دکھو ون نہ تو اسنے چھرون
تریں تا ہری آور جوکی نہ جانہ جو وی دیس درون تھکن رات بھانو
الھین جو رجیسا نہ تجہ جان جو رہا جو وی پت دی منہ پرکھر مھور
جو جوکی کہے آپ جا آئی نہ جوکی سو کیوں چوکی مارک کری بس بھوک
دوارت سبد جس کوٹ مین تھوی دوارت سبد باج رجھیے نہ کوی
دھترو آدان انجانون کھلا نک سوالا کہ پت پٹ سکوہ کر کنک کا
دھنو ربھنڈت بھیدست بھید کھاتا ہوش بھید پرھوہ کون ہم بھات
نہ کھولی بنی بھاک کر دینو پٹ کہ جسنے گھیں لوک مجہ نت گھنت
نہ پونان نہ تامس نہ چیرا کروق نہ جتکی نہ گون تال نیری دھرول
نہ بادا نہ تا بنا نہ سیتسا کھپتی کرون لوجے کھان بھنڈارا بھر

www.taemeernews.com

سو کچھ دیوں اوکھد کہ جے رائے کھائے   جمائے رہے رائے ترنی برائے
ترن پن بھلا کچہ جگ پت ہوئے   گیا ترن پن بات بوجھے نہ کوئے
سو جوگی نہ ہوں ہوں جو باسی دھروں   نہ باسی دھروں نہ تو اسی دھروں
ترٹی تا پڑی اور جوگی نہ جان   جو فے دیس دیویں تھکن رات تھان
انھیں چور جیبا نہ منجہ جان چور   جو فے پت دے منہ پر کھر مھتور
جو جوگی کہے آپ جانے نہ جوگ   سو کیوں جوگ مارگ کرے بن بھوگ
دو آرت سبد جس کوت میں ہوئے   دو آرت سبد باج رتجھے نہ کوئے
دھتر واد آن آن جانوں کھل انگ   سو لاکھہ پربت سکوں کر کنگ
دھنور بید رت بھید ست بھید دھات   پرس بھید پر ہوں کروں آیم جات
نہ کھونی پتی بھاگ کر دیتو نپت   کہ جس بھی کہیں لوگ منجہ نت کھت
نہ لوناں نہ تامن نہ جیسا کروں   نہ چٹکی نہ گوں پال نیڑے دھروں
نہ پارا نہ تانبا نہ سیسا کھپر   کروں لوہ کی کھان بھنکار ابھر

www.taemeernews.com

کہ جی کچھ لوڑیں امت دیکہ رنج ۔ امت رنج دیکھیں امت ہوے گنج ۔

نہ بولوں کدھیں جھوٹ پن سانچ بول ۔ کہ جس سوں لیتیں ہوں کھونا رنج مول

اسے بول کا آج بر تیو دیکہ ۔ کہ جی ہوے بر تیو تو منج لیک ۔

جو ایک سیت پاکر نجا آپی جتی ۔ نہ کچا نہ پکا بچھا آپی جتی ۔

نرت آج انوار لوہا شت عقت ۔ کروں لوہا سسر بھگار تیری درشت ۔

الھر کوں جو را کھے سو تر دہاں ہوے ۔ الھر را کھنیں وہ پڑا پلار ہوے

کدم را کو سن بیچ الھر نات میں ۔ بجار کھو آر او جو آپر میں ۔

سو کچھ دیتھے الھر نات رمنہ ۔ جو شکر دھیار او کنا ت منہ ۔

اسے بیچ تھیں راو بھولا بجار ۔ نکر لوہ آن آن کیتا انبار ۔

الھر نات سب جھور باج ایک دھات ۔ دھنو بھیلو ہا کیا میم جات ۔

دو کن دھیان لا کا کدم راو کوں ۔ سوں لی کسیتوں بن الھر سوں ۔

رتن اوب جب جان الھر نہ بھنک ۔ نہ بتری جھیلے کدمیں بن کھنک ۔

www.taemeernews.com

کرے کچے لوڑے اُمت دیکھ رنج اُمت رنج دیکھیں اُمت ہوئے گنج
نہ بولوں کدھیں جھوٹ پن ساچ بول کہ جس بول تھیں ہوں کہوں اونچ مول
اِسی بول کا آج پرتیو دیکھ کرے ہوئے پرتیو تو منجہ لیک
جو ایک سیت پاکر نجانے جنے نہ کچا نہ پکا پچھانے جنے
تُرت آج انوا دو لوہا شت ست کردی لو باز سسر جھنکار تیری درشت
اکھر کوں جو راکھے سو تر دھان[۱] ہوئے اکھر راکھنیں وہ پر اُپکار ہوئے
کدم راؤ سُن بیچ اکھرنات میں بچارک ہُوا راؤ جیو آپ میں
سو کچھ دیٹھے ..... اکھرنات منہ جو سُن کر رہیا راؤ گھٹنات منہ
اُسی بیچ تھیں راؤ بھولا بچار نگر لوہ آن آن کیتا انبار
اکھرنات سب چھوڑ باج ایک دھات دھنور بھید لوہا کیا ہیم جات
دوگُن دھیان لاگا کدم راؤ کوں نہ بولے کسی سوں پن آکھو رسوں
رتن لوپ جب جان اکھر نہ کھٹک نہ بہتری جھیلے کدھیں بن کھٹک

اکھر

۱؎ قافیہ کی مناسبت سے "دھان" کے بجائے "دھار" ہونا چاہیے تھا (جمیل جالبی)

اکھر نات راوہ کیا یوں مبہوت ۔ دکھال ایک کوتک لیا جان کھوت

نجانا کدم راو کا مستر الہ ۔ نہ جو کی کپٹ باج بولے اکھرا ۔

نجا پی کدم راو الکھو ن لکھا و ۔ اکھر جیوں کریں کھا و بر بیچ ماو ۔

کدم راو کہیا اکھر نات سوں ۔ کہیا ایک کن تین کیا سٹھس کن ۔

سٹھس کن کیا بول تم آپ ستاج ۔ جو تین کام کیا ن باندھیا آماج ۔

موضع محلک قبا سر کلاہ ۔ امولک جو اسی کبی نہیں سواہ ۔

پنہایا کدم راو اکھر سیس تن ۔ قبا تن کلہ سوں جڑت نورتن ۔

کھڑی تے اکر جی کیے اور ست دست ۔ انایا اکھر نات کوں بات عت ۔

جڑھایا مکت مس جڑت نورتن ۔ بہا بیتھا یوں رتن لکہ رتن

بدھاوا اھوا جن اکھر انک اپار ۔ قبا انگ ترقن لگی تھار تھار ۔

رتن لکہ تن سب مدھو بدھ سات ۔ مدھو لی جلیا سات اکھر نات

نہ جب بھر دیے اکھر نات جل ۔ نہ دا دکھیں سکے بیتھیں نہ سک ۔

بگڑ ھند ایا اکھر نات جن ۔ سکی ھوی بیتھا کدم راو تب ۔

www.taemeernews.com

اکھرنات رادہ کیا یوں مبہوت | دِکھا ایک کو تک لیا جان کھوت
لکھانا کدم راؤ کا پسترا | نہ جوگی کپٹ باج بولے کھرا
لکھانے کدم راؤ آکھور بھاؤ | اکھر جیوں کرے بھاؤ پر پیچ ماؤ
کدم راؤ کہیا اکھرنات سُن | کہیا ایک گُن تیں کیا سہس گُن
سہس گُن کیا بول تیں آپ ساج | جو تَیں کام کی پان باندھیا اَماج
مرصع مُکلّل قبا سر کلاہ | امولک جو اُس کی کی تھی سراہ
بٹھایا کدم راؤ اکھر سیس تن | قبا تن، کلہ سر جڑت نو رتن
اکھرا تھا کہ جے کچہ اَور سُت ست | انایا اکھرنات کوں پان ہست
چڑھایا مکٹ سر جڑت نورتن | بہا لے پتھائے رتن لکہ دتن
بدھاوا ہوا جن اکھر انگ اپار | قبا انگ ترفن لگی ٹھار ٹھار
رتن لکہ تن سب مدھر بدھ سات | مدھر لے چلیا سات آکھور نات
جب (جب) پھیر آئے اکھرنات چپک | نہ راؤ گھڑیں سُکھ بیٹھیں نہ سُکھ
پھرھنڈ آیا اکھرنات جب | سُکھی ہوئے بیٹھا کدم راؤ تب

اصل میں "جن" لکھا ہے۔

www.taemeernews.com

کون راؤ بہلا دیکر اذ واسرا، سون پروار کہان پر جوم چرت دھر

دکھاؤ مجہ آب بھیدا کا بھید کا بھید دھنور، آؤ کہورا آکہیارا النتی

ایک راؤ منجکون دیتی بہاک کہ جی ایکا دابہا کہون کھیا گتا تر اکہر

جتی کرکی سبکی جی سب بھید کہون کہ دھن آس بجہ نہ ہے دھن آس منا نہ

آر جمتکار جو ین آیا تال تومین گادہ آرتہ آہے راد تون کم تہا سنیا

ما جی آدو تہات کیہی نہ کس زور کہ ادا آنیا تہات نہ کون راؤ کہیا

کہول مکہ ادھن آکرنا نہ نلہنا، بول ہوی جی اور نہ بول بہ کہ

کہ لا دنی سون جی نہ ایک کہون ساکہ دیر مینی تجہ مجہ راؤ کہیا

بول مکہ تجہ مکہ بعر آتو نہ، کہول مکہ ادھر کیسون دھار نوا

بہیک نہ روی جرم تہین بھید جنی کہ بہیدسیکہ دھنور کہیا نلت اکہر

پدم سکل یا تہ دیا سنہا ند بریک، کرم ایکیتا ماسی بھید دھنور

شع آپ اکرانا بھید دھنور سنتا آی کر آن بہثما بہاک دیئی

بہوزن

www.taemeernews.com

دھرت چوم پر کھان پروار سوں   اسیرواد دے کر پھر باراؤ کوں
اگنتی کہیا راؤ آکھور راؤ   دھنور بھید کا بھید اب منجہ دکھاؤ
اکھر نات کہیا کہوں بھاؤ ایک   کہ جے بھاگ دے منجہ کوں راؤ ایک
نہ منج آس دھن ہے نہ تجہ آس دھن   (کرا کہوں بھید سب جے سکے کرجتن
سنیا تھا کہ توں راؤ ہے ارتھ کار   تو میں تاک آیا جویں چمتکار
کہیا راؤ کوں دھات بنیاد آد   کہ (جے) زور کس نہ کہے دھات واد
کر یہ بول نہ اور جے ہوئے بول   نہ کہنا نہ کرناں ادھر مکہ کھول
کہیا راؤ منج تج میں دیر ساکھ   کہوں ایک نہ جے سنوں دس لاکھ
نرادھار کی سوں ادھر مکہ کھول   نہ آنوں بہر مکہ تجہ مکہ بول
اکھر ناتھ کہیا دھنور بھید سیکھ   کہ جس بھید تھیں حرم روئے نہ بھیک
دھنور بھید ماس ایک کیتا کدم   پر یک تل سنہاریا نہ باسک پدم
دیے بھاگ پرمان کر رائے شست   دھنور بھید اکھراں... آپ دے شست

سپورن

www.taemeernews.com

سیکھیا
سبنوں دھنور بھید سیکھیا کدم ۔ بسار یا کدم بول با سنک پکم
اچھنبا ہوا لوک بردار کوتہ کدم راو کہو مینڈھر بانچیم آوت
بھکاری کرا سنک پکریا ۔ بھنک ہم جس سنک تھین راو کون ہوی بھنک
اگھر وات کہیا کر مجھ بھاکر دیہ ۔ دھنور بھید کیا کم امر بھید لی
اسے جھوک میں جھوک کینتا اگھر ۔ کزب بیک ہوا کدم کو ر دھن
کدم راو ہو بنس تن آپ دیکھ ۔ بنا سیا تین اپنا ن اگھر دیک بیک
اگھر نات ھوا کدم راو بھاو ۔ کدم راو راوان ہوا تن کنواو
امت بار دی راں دیتھے کھکیر ۔ اجالی چلیا جان آندھلا بتر
جنسی آو چتا دیہ دی بیت بھر ۔ لیھے ملی ۔ پھل جھنکا پریا تو تکر
نرھتا کدم لور راوبن سنجار ، جو کرنا لیھے کام جنہ جن بجار
بجانیا تدھان راو ۔ ایسا آنوجہ تال ارکیا کیتی لا کا انسوجہ
جو کرنا اگھر سون کرکیا پس ۔ ہمک نال نہ پسدیہ سعر کرنا رجنسی

سیکو

www.taemeernews.com

سپُورن دھنور بھید سیکھیا کدم　　بساریا کدم بول باسُک پَدم
اچھنبا ہوا لوگ پر دار گوت　　کدم راوٗ گھر میں دھریا ہیم اوت
بھکاری کِرا سنگ پکڑیا ابھنگ　　کہ جب سنگ تھیں راوٗ کوں ہووے بھنگ
اکھرنات کہیا کہ منجہ بھاگ دے　　دھنور بھید کیا کچُھ امر بھید لے
اسی جھوک میں جھوک کیتا اکھر　　گزبُبیگ ہُوّا کدم گور دَھر
کدم راوٗ ہو بیس تن آپ دیکھ　　بناسیا تیں اپناں اکھر دیکہ بیگ
اکھرنات ہُوّا کدم راوٗ بھاوٗ　　کدم راوٗ راواں ہوا تن گنواوٗ
اُمت پاردی ران دیٹھے کھکیڑ　　اُجالا چلیا جان اندھلا بیٹر
جیبا او چتا دیہہ دے پیٹ بھر　　لیے بِلّی بھپل چھنکا پڑیا ٹوٹ کر
نہ رہتا کدم لوڑ راویں سنجار　　جو کرنا یہی کام چُنہ چُن بچار
نجانیا تدھاں راوٗ ایسا اُنوجہ　　اِتال ار کیا کِیَ لاگا اَنسوجہ
جو کرنا اکھر سوں کرو آپ نِس　　بُرک تل تہ نِس دیہہ کرتار جِس

سبھی

www.taemeernews.com

مبھے رات جو جور جوری کری نکبھین بھی تو اکہ رات لگا اس دھری
تسری بات کینا جو اک رات مین نا رہی الجا ابس بد عظلمات مین بات
یتون اکھور راتی اس کیان تھین اجھی میتن مین رہے الجہ و بھان بھیز
گدم تا لوکی سنہ جو کفسلی اکر تن پوبتہ سر پن دوہ سکی
امر بد یا دیو مت جان کون گیا پار منو کس گر ھت دھر
درب بد یا جیے کسی راھوی امن او کہر سبھے جانتے ھوی توی
نا انو جری مول یا نال کھوند ادکھا دون سکون بول دھنہ منہ نیوبہ
گرھیارا و کون سن دو جند ایک کر جم ساد ھنین پنکھاان پک
کیارا او دنوا اس راوان سنورہ جو دھن باپ تمکلا لیا آپ کہو
کہرکھا اند کھن بات سون رای کر لیا ھت پیعار پرت کنو
بوکہ تھا کنو رات برپت سبحان جو باپ رای کرا تھا موان
لیسی لی جلبا راو یدی ملک پہلہ کرن آپنا ان سینس پی راج دل

اکھر نار

www.taemeernews.com

سبھی رات جو چور چوری کرے — کبھیں کبھی تو اگ رات لگ اُس دھرے
ترا پات کیرا جو اک رات میں — رہے اُنجہ اُپس بُدھ ظلمات میں
تیوں آگھور راتے اُس گیان تھیں — چھپے میں رہے اُلجہ پر دھان تھیں
کدم راؤ کی سُدھ جو کہہ سکے — رتن لو پتاں سنز پر ڈوہ سکے
امر بدیا دیو تب جان کر — گیا پار پرونس کر ہت دھر
ذرب بِدیا جے کسی را(تے) ہوئے — پن اوگھڑ سبھی جانتے ہوئے توئے
نہ آنو جیری مُول پاتال کھود — دکھاون سکوں بول دِنہ مُنہ ہنود
کہیا راؤ کوں سُن رو چند ایک — کہ جے سادھنیں نکھیا آن بیگ
گیا راؤ رنواس راواں سنور — جو دھن پات تھا پالیا آپ گھر
گھڑ(ی) کھانڈ دھن پات سوں رائے کر — لیا ہت پروار پربت کنور
پرکھ تھا کنور اُتے پربت سُجان — (کر) جو پات رانی کیرا تھا پران
تبے لے چلیا راؤ دے مُکہ پھل — کرن آپناں سیس بن راج دل

الکہرنات

لہ ایک "میں" زائد تھا۔ خارج کردیا گیا ہے۔ (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

اکہرنات آکہیا د تہارا ادک کون ہے کہ فوجیو کو بنکہ دی جنو سونہ
کہلا جانب لی جیو دی سن سنبہالا و جملتا رہیجے دیکہ بدیا سنبہال
ہمتیں راو کر بوہلا کا اچاتہ اکہ مرچیو کن بنک دیتا سات
تن اپنا ن الکہرنات مرجیو کون ہوا بس بر کو ر تربت کنور
کدم را کی ہتی پر بسی جکہہ کہیا راو کون دیکہ یہ کون ملکہ
پہر سنجریا اپنیں تن سنود ہوا سوسن بہے کو بدبو بنکنو
کہیا راو یہ بدیا مجہ دکہلاو اکہ د نمان تون تدی مجہ سکہلاو
اکہرنات برمان لی رادکی اعر بدیا تب کیجے تہا وکہ
الکہرنات منتر منکہا [illegible] ہکا یک بگیا [illegible] بوت مندیگس
جنابی بوت او سن [illegible] بہیا کیے را ارمنی [illegible] کون
بنکی سات کر کیجی [illegible] بیستی بیسا جاید من
سہو بیٹہیا ہوا [illegible]

اکھرنات کہیا دِٹھا راؤ کوں — کہ نِرجیو کر پنکھ دے جیو سوں

گلا چانپ لے جیو دے تن سنبھال — چمکتار[1] مجہ دیکھ بدیا سنبھال

تھتیں راؤ کر بُدھ لاگا اُچاٹ — کہ مرجیو کر پنک دیتا .... سات

تن اپناں اکھرنات نِرجیو کر — ہُوا بیس پر گور پر بت کنور

کدم راؤ کے ہت پربیس چُک — کہیا راؤ کوں دیکہ یہ کون مُکھ

پھر سنجریا آپنیں تن سنور — ہُوا سُوس بھی گوڑ پر بت کنور

کہیا راؤ یہ بدیا مُنجہ دکھاؤ — کہ دُنمان توں نِندے مُنجہ سکھاؤ؟

اکھرنات پرمان لے راؤ کے — امر بدیا تب کئے تھاؤ کے

اکھرنات منتر سکھایا رَہس — یکایک پڑیا ٹوٹ مندر کلس

جناتے بہت اُدَسگن راؤ کوں — نہ بوجھیا کسی، راؤ اُس بھاؤ کوں

بڑے ساچ کہہ کر گئے گُن سُگن — گھیوں پیتے پلیا جاتے گھُن

گھیوں پیپیا مول اُگلا پکاتے — کر گھُن پیپیا تا نو پُرمول جاتے

لے: چمکار زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس سے پہلے بھی شعر نمبر ۲۳۴ میں یہ لفظ آیا ہے۔ (جمیل جالبی)

ٹے: [illegible]

سو کفیو کدم راو الھر ناتا کھی ہے کر جنی سر جیا یہ کلنسی لے سکی ۔
نہ جنیھ جک بجا رین کری کوی کاج ما کنوا وی پر آ ۵ آپ دھن مال راج ۔
منتھا پی حینی راو کون پرکبات ہ اکترا وین پکڑ یکہا کھی ایکنہ کرکی بہات ۔
پرھایا الھر ناتا منتر سکالا کھیا دیکھ پر بیتو پر تن و تستبھال ۔
کدم راو منتر پیھا رھتی کنہ گیا بار بار پیر دنس کیتا سنور
کھیے فخر دین ایک سا جا بجنی لنھلے بر کھئی حی کرن کو یہ کن ۔
کدم جیتو جب لک نلی کورا پہ الھر جیو جو کی نہ اندر شتاب ۔
برآبت ۱۱ جیو لے کور راو ۔ جھجی بلع با مر دھر یہلک پاؤ ۔
بستہ مانی خوردن الھر نات جوگی کم راو شدہ است

الھر بیس تن راو بجھاو نا آن، کر کت دھک آبدراج جلواد نا آن ۔
نہ اکلا کھون دیکہ یہ کون جھے ۔ نہ بھلا مجھے کہا آتمون جی
بجھا نون نہ جانون نہ جو جھون کیے، نہ جیے دیکہ بوجھون سیجے بر پہ سبھ
جم

www.taemeernews.com

سو گھیو(ں) کدم راؤ اکھرنات گھن — کہ جس سر جیا یہ کلس او سگن
نہ جن چک بچاریں کرے کوئی کاج — گنواوے پران آپ دھن مال راج
سہائی ہوئی راؤ کوں پرکھ بات — گنواوے گھڑی ایک منہ راج پاٹ
پڑھایا اکھرنات منتر سکال — کہیا دیکھ پرتیو پرتن سنبھال
کدم راؤ منتر پڑھا رہس کر — گیا پار[۱] پردنس کیتا سنور
کہے فخر دیں ایک ساچا بچن — بھلے پرکھنے جے کرے کوئی کن
کدم جیو جب لگ نہ لے گور آپ — اکھر جیو جوگی نہ اندر شتاپ
پراپت اکھر جیو لے گور راؤ — تجھے باج باہر دھرے ایک پاؤ

پشیمانی خوردن اکھرنات جوگی کہ راؤ شدہ است

اکھر بیس تن راؤ پچتاؤ نان — کہ کرت ڈھنگ اپراج چلواؤ ناں
نہ اگلا کہوں دیکھ یہ کون ہے — نہ پچھلا مجھے کچھ انہوں ہے
پچھانوں نہ جانوں نہ بوجھوں کیسے — جسے دیکھ بوجھوں سوہی پھر دسے

نہ منجہ

۱؎ ایک "پار" زیادہ تھا، نکال دیا گیا (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

نہ مجہ کیا ن بیوا، نہ کچ تکہہ رنہ نہ کیا دھمار بھنکار نار

نہ جانوں کیسے نا نو نہ کوت نا نو نہ نجا نوں جیہے باج آور بک تھا کو

بیت

نہ ہوں دانک جانوں نعوذ جت شہر بن دھر دسیں دشت تل ر دھوت

رکہ جی بجانو مندھر سنورا نواس، نہ دھن پات جانوں نہ رانی ندن سی

نہ برعاردز منجہ نہ بردھان دلبوا آج منج در براستا بن دل

ستعمس دبرستوجی سر دھنی بزرگوی کہے تمین دھر اعتناء اپنا ہوی

جو دھر اپنا سوں کری کچہ کہات تحومی کہات نش دیں بھر ہ نہا بادہ

اُتاول جویہ کام کرتا نو نوں ہانہ توں دیکہتا کہ بر کیا سنگن

جو بن تیغ کیا جیو ہے جیو سوں نتوا من لیو رتن مت بہر سیو توتا

نہ برکود مین توں رھن اوبسیط نہ نہا بھر کہو بجہ اوسیے

کہنے جو دسا ری کری عمارجی کوی نہ سیت کہنے ہو ویں ساری

بہت جوں مجکوں بری کہات تبدا جو تن راد بن کوش کیتا اجند

www.taemeernews.com

نہ مُنج گیان پروار نہ کچ تکھار   نہ کیا دھکار بھنکار نار؟
نہ جانوں کسی نانو نہ گوت نانوں   نجانوں جھجے باج اور یک ٹھانوں
نہ ہوں انگ جانوں نہ ہوں دانگ جوت   دھریں دھر دسیں دشٹ تل دیو بھوت
کہ جے رہوں نجانوں مندھر انواس   نہ دھن پات جانوں نہ رانی نہ داس
نہ پروار ڈر منجہ نہ پردھان ڈر   بڑا آج منجہ ڈر ہے استان ڈر
سہس دھر سوجے سر دھنے پرک کوتے   کپٹ تھیں دھر استان اپنا ہوتے
جو دھر آپنیں سوں کرے کچھ گھات   دیے گھات تس دے پھرے چھات لات
اُنا دل جو یہ کام کرتا نہ توں   نہ توں دیکھتا دُکھ پر گور سوں
جو تیں نیں کیا جیو پر جیو سوں   تو تیں لیو رس مرت بھی پیو سوں
نہ پر گور نیں توں رہن آدسی   نہ تیرا پھر گور تجہ آدسی
گھنے جور سارے کرے جھاڑ کوتے   نہ سیوٹ گھنی ہوتے ساری ہوتے
تبھت جو کہ منج کوں پڑی گھات بند   جو تن راو پر گور کیتا اجند

www.taemeernews.com

نکرنان منجے تھا سوکیتا ناگہت پیاسی الس نگوں راج جمت
منجھے کیا ہوا اہا پھل کدم تن لیتی تھوا سنکی لکھر بدہ نہ منجھ ہیں
کدہیں نہ رہیے کوں رہیہ بدہ رکسن جھیں جیو تسکا تھیں بدہ تس
سیتم اکل کا نیتہ باندی جکوی نہ کراس بدہ تھیں کیوں نجل لوہ رہے
تھا سینو کیا دیا منجھ کیا تھا سو کہات بکر اسود کر میں لیا راج بات
بیھے اکلا منجھ ہوا کار او ناد سو بولے کوی بیسی جی دیکے راج تھا ہیں
رینہ باپ بھیتی کدھیں سیتی تھیں بیہ راج لکھیا نیکت رسن تھیں
اتال یک پکار کرنا ن لکیے کہ جیسی تھیں سنبھال اپدھنا نکلے
بھت بہاو منہ سنجیح دینہا بچار بچار اکب ن اور جھوٹا بچار
کھیں یلسی جیسی دیوں نا دیک تھلا پی کوں جو کری جک تھک
کھوں بات بوتا بد دکھار کون کہ مرتا ن برنا بجا ابھیمان کوں ن
تبنا نام دھرن جھوٹ لادیہ بنا ز کرا وان کیا آج منجہ دیہ کال

www.taemeernews.com

نہ کرناں منجے تھا سو کیتا نکھت   بسا ہے اَلَس.... یکوں راج چھت
مُنجھے کیا ہوا کچھل کدم تن لیتیں   جو اُس کی کچھو بُدھ نہ مُنج ھتیں
کدھیں نہ رہے گور میں بُدھ کِس   جہیں جیو تِس کا تہیں بُدھ تِس
ستم ایک لے گانٹھ باندھے جکوتے   کہ اس بُدھ تھیں کیوں.... ہوئے
سیوا کیا دیا مُنجہ کِیا تھا سو گھات   کہ آسود کر میں لیا راج پاٹ
یہی آگلا مُنجہ ہوا راؤ ناتو   سو بھی کوئی بیین جے دے راج ٹھانوں
نہ یہ پاپ پھیتے کدھیں سیس تھیں   نہ یہ راج تھیں گپت رِیس تھیں
اِتاں ایک اُپکار کرناں لگے   کہ جس تھیں سنبھال آپ ہناں لگے
بُہت بھاؤ میں سنج دیٹھا بچار   بچار ایک پن اور جُھوٹا بچار
کہیں نہیں چھپتے دیوں بار جگ   ٹھکائی کروں جو کرے جگت ٹھگ
کہوں بات پرتاب پردھان کوں   کہ مرناں پڑیا مُنجہ ابھیمان کوں
بتاناں دھروں جھوٹ راویں کپال   کہ راواں گیا آج مُنجہ دیہہ گال

www.taemeernews.com

نکچ لوک بڑ دار سب پکوت نات د درو جے دھرت جا آمن پھان سنکھا مستک تب ۔۔
بھانا بھجے کر پنہاؤں کروں ۔ برس پانچ تا ھنکارن کروں
یار کا دن الہر نات جوکی کہ راؤ شند

کدم راو ھو کر دیا بار جکہ کیا لوک سب دھوکل سلام پک لک ۔۔
ملیا لوک جبھا دربار تھارے کہ جیو ن بھر ملی لوک تیوں نھار بار ۔۔
نہ اکلا سنبھالی کر بجھلا کھان اما بجھلا سنبھال کرا کلا کھان ۔۔
مدصر لی جلیا بیستھا ل جھول ۔ دھرت سینس بھل دی لکی ینسی بلل
کنیں بھیت سنھس لکی سور کون ۔ بھلی بر ملیا جند کسنو ری سون ۔
لکھیا سون کون جنما س ایک لک ۔ ادو باج تھا جک جون بنک لک ۔
بدل کوں جو تھا جس اپنا آبھال ۔ روی جنا لک جھا پ کیتا کیھ کیا
بدی کیوں نہ بجلی بدل سینس ترتہ پونی کی نہ کیا بدل بھات پھوت

www.taemeernews.com

پچھڑ لوگ پردار سب گوت نات — دروہی دھرت جان بہتاں سنگھات
بہانا یہی کر نپتّھا ون کروں — برس پانچ (لگ) ناہنکارن کروں

بار دادن الکھرنات جوگی کہ راؤ شد

کدم راؤ ہو کر دیا بار جگ — گیا لوگ سب ڈھوک سلام یک لگ؟
ملیا لوگ گج بھار دربار ٹھار — کہ جیوں پھر ملے لوگ تیوں ہار بار
نہ اگلا سنبھالے کہ پچھلا کہاں — نہ پچھلا سنبھالے کہ اگلا کہاں
مدھرلے چلیا بھبھوت ہال جھول — دھرت سیں پھل دے گگن سیں پھول
گئی بھینٹ سہسر گگن سور کوں — بھلے پر ملیا چند کستوری سوں
کہیا سوں کوں چند ماس ایک لگ — ادو باج تھا جگ جوں پنک لگ
بدل کوں جو تھا حبش ایتا اچھال — ردی چند لگ جھانپ لیتا کپال
پڑے کیوں نہ بجلی بدل سیں ٹوٹ — پون کی نہ کیتا بدل پھاٹ پھوٹ

www.taemeernews.com

آدو دیکہ مکہ تجہ کہلی نین چلیا اجالا ہوا منجہ تہین سور لگ ؛
عرضہ داشت کردن مکلہر بلہ وسن بردھان مجہکہ جکیے راو شدہ است
مدعو بدہ بردھان ہتونت لاو کمر جو بندی کئی سر نواو آؤ ؛
شنی ہی ججھو تراو بنتی کردن بہرا کہور کا نا نزلنیاں دروں ؛
مجہے دودمیں بکر کا آرلا ؛ جو سنجا بہر بکری دودا بال ؛
جدھون لک اکہر نا ملیا کنند ؛ تدھاں کل بسارین تومین راج جہنا
کہ توں نا آئی برہونت یہ کون مبدہ جو جوکی کری بدہ رہیا ہود ؛
کرچی کوئی اپنے بجو کی مار کوئی ؛ نہ ہوئی بلا بسی اومن بجی پ ؛
مجہے مارناں مارکی نکال دی ؛ ولی آج آکہر مار نکال دی ؛
دبر کہا آئی کب ایک سرمین بکہائی ؛ کلہیا کدہین جہور کوتا نجائی
سرت دشت انکی ہی دیو انلی ؛ کدہر انپی توئی بدہ سوس بجلی
نہ عنی دیبی منجہ کوتما ربدہ ؛ جو تجہ دیکہ سو دی سکون تجہ بدہ

سو

www.taemeernews.com

اُدو دیکھ مکھ تجہ کھلے نین چک　　　اُجالا ہوا منجہ تھیں سُور لگ

عرضہ داشت کردن مدھر بُدھ وشن پردھان جوگی جے کہ اُوشد اَست

مدھر بُدھ پردھان ہت ونت راؤ　　　کرجوڑ بنتی کئی سر نواؤ

سُنے جے کچھو راؤ بنتی کروں　　　پر آکھور کا ناؤ لینیں ڈروں

مٹھے دُود میں بکر کا وار آل　　۵۲۵　جو سنجا بھرے، نہ کرے دُود اُبال

جدھوں لگ الکھرنا ملیا (تھا) کنند　　　تدھاں لگ بسارے توں یں راج چھند

کہ توں راتے بُدھ ونت یہ کون بُدھ　　　جو جوگی کیری بُدھ رہیا نبود

کہ جے کوئی اُٹھ جوگ مارگ کرے　　　نہ بڑئی بلا تس اُوپر پڑے

مجھے مارناں مار کے گھال دے　　　ولے آج الکھر مار نیکال دے

دُبر کھائے جب ایک سر میں بکھائے　۵۳۰　کلیجا کدھیں چھوڑ کُوتا نچائے

ترب دِشٹ اُن کی ہے دیوا پلی　　　دھرآئی توئی بُدھ سُوکی جلی

نہ تیں دِئی منجہ کرتار بُدھ　　　جو تجہ ویل سر دے سکوں کچہ بُدھ

سراپا

www.taemeernews.com

سوات
سو آیا نزدیک کیتے کوں رسنک، بدل سنک تھیں جیوں ہوا سو انک؛
سو اسا کہ اس بول ہم تماس دیکھ، بجا لیے دنیا نا ہیں کوں بیٹھی ٹھ
نہ منجہ اس دھن جی نہ بچ اس کا کام۔ ایری آس ہو، منجہ کروں بچ حرم ؛
جو ماسی الملک کا دو نہ دیا یادی بلری کیوں نہ سنبل کہر کہساز
جلو جیونا ن ہم بلوم مراں ن، جو بجہ بن کہیے سنجہ دن رتی بہا ن ہ
نہ سنبھال لی راج اپنا جی کو دیکہ تلوا پر گہری کہاند ہیں راج ہونے
کیفیت الکرنات جو کیا یا آوزیں
بلایا مدعی بندہ کوں راو پاس کہا راہ ہوں بہول توں بہول
دعوی بہول بیار رل کدہیں باس ملے نہ سر کہا آکلی کوں باس اس بن
تکلیے راج کو بہول بنی ایکہ تا تونہ سکی باس ابہا بعلا بہول نا نو
نہ بجز بن کہیے منجہ گہری آتہ مکھ نہ منجہ سار کا بچہ ملی مت چک ٹھ
ایا مان کہی ہوئی یو کام کونی سیانا نا ن دیے کوئی کام لب ہوئی

www.taemeernews.com

...... کسے کوڑ سنگ — بَدَل سنگ بھتیں جیوں ہُوا سُور انگ
سدا ساکہ اُس لول ہم ماس دیس — نجانیں (کہ) دشمان ہیں کوَن بھیس
نہ مُنج آس دھن ہے نہ تُجہ آس کام — پڑی آس پر مُنجہ کروں تُجہ حرام
جو ماس ایک لگ راؤ نہ دیہہ بار — پھرے کیوں نہ سب لوگ گھر گھر بسار
جلو جیوناں ہسم بَلو ہم پران — جو تُجہ بِن کہے سنج دن تِس بہان
نہ سنبھال لے راج اپناں جے کوئے — تَل اوپر گھڑی کھانڈ میں راج ہوئے

گفتن اکھرنات جوگی با وزیر

بُلایا مدھر بُدھہ کوں راؤ پاس — کہیا راؤ ہوں پھول توں پھُول باس
نہوئے پھول پیارا کدھیں باس بِن — نہ سرگھال لے کوئی باس آس بن
نَسکے راج گر پھول بیں ایک ٹھانو — سکے باس آتھا سدا پھول نانو
نہ تُجہ بن کہے منج گھڑی اَت چُک — نہ مُنجہ سار کا تُجہ ملے مت چُک
ایاناں کہ جے ہوئے پر کام کوئے — سیاناں وہی کوئی کام آپ ہوئے

www.taemeernews.com

سو بھی کوئی کام اپنا سبندہ، کوندھے بساہے ۔ اپس کام آبدہ

کہ ھر امیں کیا کام اپنا ان سنبھالا کرس جو نکلی جا ام دنیا ستال

مدھر بدہ تو ناج سن بات اکھو کہ کیوں راں ماٹس کیا تھا جتن

کہ جم ان کہیا دیسکوں جان راتمہ نہ میں لیے کہیا رات بن نس برات

نہ ھوں باج کونتار مانوں نہ کسنہ کریں ماں دمیں ھیں منکاروں نہ

نہ جیلا رمی کوئی یوں ھوں دھونلا اکھر کوں الھوں کہوں کر کھوں نہ

سیوا سا کہ یوں میں کر الھو رکوں کر کہیا پاس تھامیں بران اسوں

جو پائی کری پاپ سونز کہ جائی لکر پکری آبس تا نکلی آپ پانی

جو الھو رکیری کہونکھول کون نہ تھیں کا آپ انکل دھری بات سن

نہ کہنا کہیا مجہ اھر دشت بول، سمس رای بخسارکی لیؤں مول

اکا ئک کہا تر نجہ میراج سیکہ دھونر بدیا میں دیا تدہ بھیک

سری پاد میں می جھری سل کیال، سرپا پاؤ کا تیا بھلا جائی سال

www.taemeernews.com

سو بُدھی کرے کام اپنا سُبُدھ   کو بُدھی لبا ہے اَپس کام اَبُدھ

کھرا میں کیا کام اپناں سنبھال   کہ رَس جُوں کہ لے جام دِیتا شال

مدھر بدھ توں آج سُن بات اکھر   کہ کیوں ران مانُس کیا تھا چِتر

کہ جے اُن کہیا دِیس کوں جان رات   نہ میں بھی کہیا رات بِن تِس برات

نہیں باج کرتار مانوں نہ کِس   کریں مان دیتیں ہنکاروں نہ کِس

نہ چیلا رہے کوئی تیوں ہوں رہوں   اکھر کون آکھوں کہوں گر کہوں

سیوا ساکھہ یوں میں کر آکھور کوں   رکھیا پاس تھا میں پران آپ سوں

جو پاپی کرے پاپ سو نرک جائے   کہ پکڑے اپس ٹانگ لے آپ پائے

جو آکھور کیرے کہوں کھول گُن   تُہیں کان اُنگل دھرے بات سُن

نہ کہنا کہیا مُنجہ اکھر دِشٹ بول   سہس راتے تجہ سار کے لیّوں مول

اِکا ایک کہیا تو تجہ میراچ سیکھہ[1]   دھنور بِدیا میں دیا تدہ بھیک

تَرے پاؤں میں جے جھرے سَل کیال   سَرا پاؤں کاٹیا بھلا جائے سال

اسنگت

---

[1] سیکھہ = شاگرد، چیلا

www.taemeernews.com

اسنگت سبد منج ہیں یوں سلے ؛ نہ تنکا سلے انکہ میں یوں سلے

آدھا آنیا آسے بول نہیں سنیں کوے ؛ بھگت ہیں کدیا ترک سوبے ؛

ترک جگ کا کھائے کوا کھائے ؛ نرک جگ کوی کوا کون کھائے ؛

سرب بلوندی نہ کری دور کس ، جنگل جائی جو آس کریں لور تس ؛ لر دزر

دوھتی بکر ایک دینا نکھائے ؛ بلوندی جون کائی کھندی بجائے ؛

کھرات تاوی جر لوھا نوھالا پڑ رکھے آوہ ۔ لپے تھار دھر تا سنبھا

سبھے تھانوچی سانب کو دھا جلے ؛ آبتس تھا تو ونے لپے سو سیندھا جے

جرداموں سلا نکل نکلن پھریں ؛ سو بھے دیکھ کر سات کھر پھریں

سمندر کر ایسا کلن کن ملے ؛ سو بھے دیکھ مرجالا اپنیں جلے ؛

تامس تھا وا کھور کیتا بچار ؛ نہ میرا رکھیا تھارا اپنا سنبھار ؛

نکر آجو بھالا کھور کھتا ابنا نکار ؛ نہ لیتا بساہ اپنی مکر جھار

www.taemeernews.com

اسنگت سبد منج ہنیں یوں سلے — نتنکا سلے آنک میں تیوں سلے

ادھانیا اسی بول تھیں سیس کوپ — بھگت ہنیں کریا..... ترک سوپ

ترک جگ کا کھائے کوا گہاے — ترک جگ کوے کیرا کون کھائے

سرپ بلوندی نہ کرے دور کس — جنگل جائے جو اس لڑے دور تس

دو ڈھی بجری ایک دنیا نکھاے — بلوندی جیرن گاے کھیدی نجاے

کھڑا ات تاوے جو لوہا لوہال — رکھے ادہ بھی بھار دھرتا سنبھال

سبھی ٹھانو جے سانپ کو ڈھا چلے — الپس ٹھانو وہ بھی سو سیدھا چلے

جے ڈاین سدا جگ بھٹکن پھرے — سو بھی دیر کر سات گھر گھر پھرے

سمندر کہ ایا گگن کن ملے — سو بھی دیکھ مرجال اپنیں چلے

نہ اس بھاد آکھور کیتا بچار — نہ میرا رکھیا ٹھار اپنا نہ ٹھار

نکرتا جے آکھور ایتا بچار — نہ لیتا بساہ آپنے مکڑ جھاڑ

www.taemeernews.com

هکارا یا جی جو هر دو هر بہار رہ سالن مرادشت جگ جگ تہارہ
ملی جو تمہری لیے مراسیسی تیرا ادالیا جمعون جور نک کن،
الکہنات کا کور جگ دیکر کر، سکھے جگ ہوا دیکدن دشت بھر
اجنبنا ہوا ذمکرت بوتل لکن، لکن کانتہ دینا مواکت بس،
بدھاوی رہیا لو کر انجا رمین نہ بجا بجی بین الکہر جبو تن راویں،
ابی رات جنکہونتہ کو تی نکہ، ارالی کیئی دہر ہر یہ جو نتم کر،
مایش نا بسندیدہ کردہ الکہنات را و شدہ است
نکارا یا مدمر بدہ برد ہان پاس لکہیارا و مرد ہان کون اسامر
مدمر بدہ تو نہی منجے میر لہا نو، تجھے نا تو یو، کہان منمر او نکو
جی میرا سکی کام کر آج امک، تہبی بن سماجا منجے سکار لیک،
متوکت تری آج بو رہی نہ کوی نہ ماتو متوکت جو بجہ باج ہوی
ورادت اسے لی جو کہر ہو رجانہ ورادت وہی کر سکے بدہ بان
سما

www.taemeernews.com

ہنکاریا جے جو ہر دو ہر بھار؟ — سٹالن مراد شٹ جگ جگ تھار
ملے جو دھرے لے مرا سیس پن — اُدا لیا جھوں..... چو رنگ کن
اکھرنات کا گور جگ دیکھ کر — سُکھی جگ ہوا دیکھ دن دِشٹ بھر
اچھنبا ہوا دھرت پڑ تَل گگن — گگن گانٹھ دیتا مواکِت بَسن
بدھادے رہیا لوگ انجاوَ میں — نجانیں اکھر جیوتن راوَ میں
ابی رات چت کھونٹ کُو تے نگر — اڑا دے گئے دھرجری جھونٹ کر

فرمائش ناپسندیدہ کردہ اکھرنات راوَ شدہ است

ہنکاریا مدھر بُدھر پردھان پاس — کہیا راوَ پردھان کوں... اُساس
مدھر بدھ توں ہے مُنجھے بیر ٹھانو — تجھے نانو پردھان مُنج راوَ نانو
جے میرا سکے کام کر آج ایک — تُہیں بیر ساچا مُنجھے ساکھ لیک
منوکت ترا آج پوری نہ کوئے — نہ مانو منوکت جو تجہ باج ہوئے
وزارت اُسی کی جو گھر موڑ جان — وزارت وہی کر سکے بُدھ مان

سوا

www.taemeernews.com

سو رای پڑدگا ہتونت سنت تری مت کوں مت نہ کوں کپٹ
نہ جالوں کر بڑدا رکیوں پالیا جو ماسن ایک لک داج سنبھالیا
کرجی رام کی بارھونت تھا نہ تج سار کا وہ ہنونت تھا
تری ہت بن منج ہوا مت جگا نہ بسروں تراھت ہو نجرم لگ
یو ایک حدیہ ھی منجکوں نا کہ جیو بہیر سکی کہوں تجکوں نا
پرھک ایک راوان جو کم تھا سنجا تیہ را دیگہ منجہ کال دیتا کجا ت
رھنہار نا مین گری کیوں نہ دوس ہا اڑتا پنکھ و دھری دلادو
کو کھیت راواں پڑا ون نجای جو پھر کر نرل آپتا آپ کہای
نہ کنج مین کہیا تس رہے ماندہ لوجہ کیا کالی دی اپنی لاکا اسو جنہ
دیھند ورا پھر آوی کلیاں کر جو یاں ہکر راواں کیا راڈی کالیا نہ
کہ جی باردی کو کی آن تیہی سستنلر نکرداں دیوں اسے نہ
تدر دوی دینہ پای بربت کنور نہ جنھین مول ناھین اموک تدر نہ

www.taemeernews.com

سنُور رائے پردھان ہتونت ست — تری مت کوں مت نہ کوں گت
نہ جانوں کہ پروار کیوں پالیا — جو اس ایک لگ راج سنبھالیا
کہ جے رام کے بار ہنونت تھا — نہ تُجہ سار کا اوہ ہتونت تھا
ترے ہت بن مُنجہ ہوا امت جگ — نہ بسروں ترا ہت ہوں جرم لگ
پر ایک سندیہہ ہے مُنجہ کوں — کہ جے پھیر سکے کہوں تُجہ کوں
پرھک ایک راواں جو کھر تھا سجات — بُرا دیکھ مُنج گال دیتا کجات
رہنہار ناہیں کرے کیوں ندوس — اُڑنتا پنکھیرو دھرے دل ادوس
کوا کھیب راواں پڑھاون نجائے — جو پھر کر نرک آپنا آپ کھائے
نہ جگ میں کہیا تس رہے ماندہ لُوجہ — گیا گال دے این لاکا اسُوجہ
ڈھنڈورا پھرائے گلیاں کوچیاں — کہ راواں گیا راو دے گالیاں
کہ جے پار دی کوئی آنے تپے — سستر نگر دان دیوئں اسے
تدر دوئے دن پائے پربت کنور — جنھیں مُول نہ کہیں امولک تدر

www.taemeernews.com

نکر سوں تپر داں دیوں انا لاعجو انا لا دادان انا دیے سنبھال
دنی میں وہی نرجس ابھماں ہے مجنس ابھمان دی نوہ دوج داں ہے
اسنکت نروپ اورد یتا کبلہ کہ راداں دھرن جا بندسوں توں اجل
نکلاج ہوں توں کہ سودھین آرن لہری بنک کا ہوی کت کن مرن،
نہ بر ملکہ لھایں کویلی تن اکھائیہ نا بس مویلی بن کوئیے مرکجای

فومایتش نا معقول کردہ

کھو جو ر بنوی مہلمنتر یے، کری بات منتر بنی گھنوی ۔
کہ توں رادکروا سمندر سہن انہ مرجار توں جھوڑاد کہی کرن؛
سنین لائی نو پھند بجہ رای بن کنگلی جلیا سات رادان دھرن،
مجارن جیے رای ایسا بجار، سو بدہے کبھی مرنکر رای تھار؛
اجل جی جلنہ رای بجرای برہ کومی ہے جو بجہ راج تھنی تہر؛
کہ یہ بلہ پوری نکر راد توں نہ بیتھاد نہ نکرہ باردی بھید سوں؛

www.taemeernews.com

نکر سوں تدر دان دیوں اِتا ل ۵۹۰ جو اِتاّل راواں ہتا دے سنبھال

دُنیا میں وہی نر جس اَبھمان ہے جس ابھمان ہے نہ وہ نُرلج دان ہے

اسنگت نروپ اور دیتا کُبَل کر راواں دھرن جا... بسوں توں اَجل؟

نکل آج ہوں توں کر سُودھیں اُڑن ہری پنکھ کا ہوئے کیت گُن مرن

نہ پُر مُکھ کھائیں کوئی تن اَکھائے نہ آپس موئے بِن کوئی سُرگ جائے

فرمائشِ نامعقول کردہ

کر جوڑ بنوی مہا منتری ۵۹۵ کری بات منتر پنی کھتری

کہ توں راؤ گڑوا سمندر رتہن نہ مرجاد توں چھوڑ اوگن کرن

سُنیں رائے نوکھنڈ تجہ رائے پن کتک لے چلیا سات راواں دھرن

بچارن جتے رائے اَیسا بچار سو بُدھی گئے مرنگر رائے ٹھار

اچل جے چلیں رائے تجہ رائے پر کوئی ہے جو تجہ راج بھنبے ٹھپر

کر یہ بُدھ گوڑی نہ کر راؤ توں ۶۰۰ پچھاون نہ کر پار دی بھید سوں

www.taemeernews.com

سنبھالا

نہ مِن کھنت کرو آدِ توں نپکہ کالا ! جو ھوں تجہ کھون بول سون
کہ جی آپھنے کالا دِی ھین کو ئی سُنِی باج دھناں بنگال توں نھوی
لَرِی یکو تو امت چی دُور کِشی کہ نلر نان سہج کو تری جا تِسی
بَراد کہ یہ ایک جو کو نا کری دو کن ذکہ اورا ایک باھن بری
ہنکلیر و دِیتی پکال کھتین نجائی دھندوری بجا سُدہ دینی بجائی
دھندوری کری سُدہ حِسنہ کا جائی بجھوں کا یقین سُدہ جنم کھند جا
نسکیے رآج توں اجہ تھی راجکر ! پھر ہوں سو دھا د نکھرون جکیر
ولی جک توں جی سُنی منجہ بنات ! نہ پرواد نہ کوت آدی سنبھالا
بنا تی کری کوت پروا را اَد ! پتھادی ھمان کی نہ ایکی محلا ؤ
بن انکھیں ھنکار ہیں نہ بتی کرنس نہ بھیں پتھادی گنک بادھم
ھنکار رآج سب کوت پنگار آپھن تمھن ھت دی یان ھتا یکر
سلام ایک بروا رلی کجہ دلاد ! کتک بیچ میں دھنی پاھن پتھا ؤ

www.taemeernews.com

نہ من گھنٹ کرراؤ توں ہنکھ گال — جونوں تجہ کہوں بول سو توں سنبھال
کہ جے آٹھنہ گال دے ہین کوئے — سُنے باج رہناں بھلا توں نہوئے
لڑے کو ترا مت جے دوڑ کِس — نہ لڑناں گھرے کو ترے جارے تِس
بڑا دُکھ یہ ایک جو گُوتا لڑے — دوگن دُکھ اور ایک پاہن پڑے
پنکھیرو دئیں گال کہنیں نجائے — دھنڈورے بجا سُدھ دینی نجائے
دھنڈورے کیری سُدھ جیند گاہ جائے — جہوں کان تھیں سُدھ چو کھنڈ جائے
سُکھی راج توں اَچّھ تھِر راج کر — پھروں سو دَھادنگ ہوں جگت پر
ولے چُکّ توں جے سُنے مُنجہ بنات — نہ پروار نہ گوت آوے سنگھات
بناتی کرے گوت پروار راؤ — پچھاوے ہماں کے نہ انگے بُلاؤ
پن انگھیں ہنکاریں نہ بنتی کرن — نہ پچھیں پتھادیں کتک پادھرن
ہنکار آج سب گوت پروار گھر — تُھن ہت دے پان ہت آپ کر
سلام ایک پروار لے کچھ دلاؤ — کتک بیچ میں دَھنس پاھن پتھاؤ

www.taemeernews.com

ورمی ریت اپنی بجھوری جتی ہے کہ جس ریت بروار جوری جتی ہے
جو بجوبن گنیم پر بسے۔ سو بجھ منے سو اجس بقلا کر نہ دشمن کوں نہ
گمت بول آنسا کہیا دار آکوں نہ دسو دیکے قریار آو آنجا و کوں
نکم بدہ جب را دیشا دیجت [illegible] پکہ بول سا جا سفیا بن د
سو ند دھا ہاں جانیا کہ او جت ہو بیٹے دو جا ہو آپ دیکھ جت
بچلریا سو بیر دھا ہ کسی راد کہ فتنہ کر کی کون ہوا نو نہ دو بھی بھار سکنا
ہنکار دیو نہ کسی کا نولی دہ مجھی پتھاوی سبھے لوک نین جھپنی
نہ بجہ دست ہے۔ تہاں نوں نہ بول تہانو نہ منجہ ناتو بن آوز جانی نہ مانو
بجانوں کہ کیوں جھوڑوں بجہ بسر جھڑی ہے کہ منی جھڑت نعین ینی بجہا لہو بیری
مکہ اہلا اچھا میں سمند بکر بانجال کہ سر نعین ہوا پائی کل جیوں نہ کال
مکر مار للھو رحمی ہم ہو بیٹی کہ جسے جھرت نعین نول بجیلی ندیہا
کہ بی

www.taemeernews.com

۱۱

وہی ریت اپنی نچھوڑی جیے　　کہ جس ریت پروار جوڑی جیے
جو تج بن گئے پر لبے سو برس　　سوا جبر بھلا کدنہ ..... نرس
نکت بول ایسا کہیا راؤ کوں　　لبوری تریا راؤ انجاؤ کوں
مدھر بدھ جب راؤ دیٹھا دوچت　　دوچتا ہوا آپ کھٹی دیکھ چت
سو پردھان جانیا کہ او چھت ہوئی　　نہ یک بول ساچا سُنیا بن دُوئی
بچاریا سو پردھان تس راؤ کوں　　کہ کے یوں ہوا توں دوئی بھاؤ سوں
ہنکارے نیکس ناؤلے دے بچن　　تھاوے سبھی لوگ نینن چھبن
نہ تج دشٹ ہے ٹھانوں نہ بول ٹھانو　　نہ منج ناؤ بن اور جانے نہ ناؤ
نجانوں کہ کیوں جھرت تج سر چھڑی　　کہ جس جھرت تھیں نین جھانپی پڑی
نکہ اچھا ہئیں سمند پکڑیا کنبھال　　کہ سر تھیں ہوا پانے تک جیوں دال
مگر مار آکھور جھر تج ہوئی　　کہ جس جھرت تھیں بول بوے دوئی
کرجے

دوسرے مصرع کے لحاظ سے "جھرت" کردیا گیا ہے۔ (جمیل جالبی)

اصل میں جھرپ ہے لیکن میرے خیال میں جھرت مناسب ہے۔ (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

ڪري ڪمول توڻ منجهي نا بسن، نه هونا جهور تجه باءِ گرسون ڪين
مرزوره دو لنڪي جوهيءَ دهره سيئن، شڪرد رد هان استره آستين
شڪر استره جي ڏهري ڪهتري لما تهدجاءِ ڪيون نصوي وره تهتري
جهان جاءِ تيرا آتون بعي بسيو، تهان هون رڪت اپنا ديون بسيو
ڀهلا ڀهي تهين منجه برا ڀهي تهين، تري باءِ جهورجا سون ڪهين
جهان باءِ تيرادهي بت تهاره سرا اپنان نسي تهار ديون آدهاره

نعت شدن الهرنات جوڪي بو مدهر بده وزمه

ڪهيارا وُ بن دهان ڪون ڪوب ڀهاوءِ، ڪه تيجر جيا توڻ مجهي سرا پچاو
نهين جي تري جيتو منه ڪجه ڪوب، تري بت ڪجه نڪري منجه مرزوب
تون ساج ماتون تراهت بون، سدهاري جو تون آج راوآن دهرن
نه ڀهيري جي تون آج ابهمان منجه، نه بن دهان هه نوتي منجه نه هون راونجه
ڪهيا منجه آبهمان ڀهيرين نه تهانون هه نه بامر ڪهون ياد مندهن نجانون
ڪنگلي نهل سات ڪري تن سدهاو اهرتي تنڪه گانون جڪ تهين اچاو

www.taemeernews.com

کہ جے کھول توں منج کہے نابسن — نہ ہوں چھوڑ تجہ پائے کر سوں گمن
مروہ دو دنگی جو ہوے دھرستیں — شکر در دہاں اُسترہ آستیں
شکر اُسترہ جے دھرے کھتری — اُکھل جائے کیوں نہ ہوئے وہ کھتری؟
جہاں جائے تیرا توں بیتے لبیو — تہاں ہوں رکت آپنا دیوں لبیو
بھلا بھی تُہیں مُنجہ بُرا بھی تُہیں — ترے پائے (نہوں) چھوڑ جاسوں کہیں
جہاں پائے تیرا ڈھتے تت ٹھار — سرا پہاں تسی ٹھار دیوں آدھار

تفت شدن اکھرنات جوگی بر مدھر بدھ وزیر

کہیا راؤ پردھان کوں کوپ بھاؤ — کہ جے بر جیا توں مجھے سِر اُچاؤ
نہیں جے ترے جیو منہ کُچھ کوپ — توں پت کُچھ نہ کرے مُنجہ نر دپ
توں ساچ مانوں تراہت پن — سدھائے جو توں آج راواں دھرن
نہ پھیرے جے توں آج ابھمان مُنجہ — نہ پردھان توں مُنجہ نہ ہوں راؤ تجہ
کہیا مُنجہ ابھمان پھیرے نہ ٹھانوں — نہ باہر رکھوں پاؤ مندھر نجانوں
کتک لے نکل سات زن بن سدھاؤ — ہری پنکھ کا نون جگ تھیں اُچاؤ

www.taemeernews.com

بھی میں کہیا تجہ بھے نہ گھڑنہ ۔ بہو جیے گھڑونا تدہ میں رہوں

نکلا بیک چلتوں کرکی راجکر ۔ انکل ہوں بھردوں دنک کرتا بدہر

سو پردہاں ہوتے کیتی تمنات ۔ بکہ توں راز کہنہیں یہ کون بات

سدا کال تہا بول تجہ سوں ملا ۔ نجانوں کہ تو کیوں ہوا کدلا

سبد مرہٹی چی کہیا ایک جیتہ کہ جب آپ لی دآس راوآن کت

در ردر آدی جو ہر بار توں چو لین ۔ سو کیتا ہتو جو کر جیو دین

سیا نان مکت چی کہاں کی ہوی ۔ آیا نان سو مت تہیں ہتو ہوی توی

دہوا نکی سو مانس رہے ماں پتہ ۔ کو مانس رہے پاس دہر کان پر

جو منہ موندا جیے مری وہ اجرا ۔ جو بر بر کری لیہ جو بہر لبر

نہ سما جا آکہا کہا ای جہوت نکر ۔ نہ جہوت تا مری بہو کلو نبہے سکر

نہ نجانی جو سیو کل دہنے اپ پر ۔ بہر سیو کی کی دہلے ار پر

جلو جب منجہ جو برا تجہ کہوں ۔ برا و کہو سنتا منجہ سن کیوں رہوں

سو ہانی طوطی منجہ برکی کدسرا ۔ دہوں دہر رہے کہا دہو نکلا

برہ کہینچ لی ایک دہر تا دسر ۔ بجے کھینچ لی نار سر او زد ہر

یعنی

www.taemeernews.com

جہی میں کہیا تجہ بھی نہ کہوں   نہ بھوجے گہوں تدہ میں (چپ) رہوں
نکل بیگ چل توں کر کے راج کر   نکل ہوں پھر دِل رنگ کرتا بدھر
سو پر دھان ہتونت کیتی بنات   کر توں راؤ گنھبیر یہ کون بات
سدا کال تھا بول تجہ نرملا   نجانوں کہ توں کیوں ہوا گدگلا
سبد مرہٹی جے کہیا ایک چِت   کہ جے آپ لے داس راوان گت
ڈر آوے جو ہر بار توں جیو لین   سو کیسا ہتو جوڈ رہے جیو دین
سیاناں مکت جے کہاں کی ہوے   اپاناں سو مت تھیں ہتو ہوے توے
دھرانگے سو مانس رہے مان پر   کو مانس رہے پاس دھر دان پر
جو منہ موندا آچھے مرے دہ اچر   جو بڑ بڑ کرے لیہ چج پھر نبر
نہ ساچا اکھا کھائے جھوٹے نگر   نہ جھوٹا مرے بھوک لو بھی شہسر
نہ جانے جو سیوک دھنی آپ بیر   مرد (و) سیوکی کے دھنی آڑ بیر
چلو جیب منجہ جو برا تجہ کہوں   پرا او گھڑ سبد منجہ سُن کیوں رہوں
سو ہائی ہوئی منجہ ترے در سدا   دہوں دھر رہے گھاؤ جیوں کنکرا
برہ کھینچ لے ایک دھرتا رسر   سجن کھینچ لے تار سر اور دھڑ

www.taemeernews.com

لگیں ہا بوا آتا دیکھوں میاں کال منہ ایدھر سکوں ہوں اودھر سنبھال ۔۔
جہاں جن کتی ہوی جسم نا ملی تہاں کیوں کری وہ نسنک پالی ۔۔
نیتہ منجہ لیے کام نہ تجہ لیے چری مار ناں نہ کسیکوں سوجھی ۔۔
قسبی نہ درو جو گریدی تیہدا سبی ہوں درون دیتہ سوں ہوکلا ۔۔
کہ جی بول اپنا اشنی تن کھوں اکہ جیی نہ سنی تل کہری نر دہوں ۔۔
نکلا جا نو سرہاند منجہ منک نہ مجہاں جا نو سینسا رتو تنک نہ ۔۔

تفت شدن الکھ بات جوگی بو مدھر بدہ وزیر

کفیا راو سن دشت بردھاں انمول اٹھیا کرج یوں جھوں اٹھے کرج دھوکا
یکا یک سو پیر زادہ فانک ہوی جوا کاس اسکوں رہیا بوہ نت دویا
بعد انت گرریا اٹھیا کو یکن کھرک کا رہ دو کا مدھر بدہ بیر ۔۔
دو دھر ہو کیا تہا مدھ بدہ کہا ونہ بکو تا جی نہ دو ددھت آپکا او ۔۔
سو بہ دہاں یتنا کہر کا ہت یعنی نہ درب ہمکہ رکہا بہت بات تہی ۔۔
مدھر بدہ سر بیین دھری لیے اجا دلہنا بی کنی راو کوں لاو کہا دو ۔۔

www.taemeernews.com

تہیں بابرا تار ہوں میاں کال — نہ ایدھر سکوں ہوں (نہ) اودھر سنبھال
جہاں جن کئی ہوئے جم نایکی — تہاں کیوں کرے دو نسنگ پایکی
نہ یہ منجہ لبے کام نہ تجہ لبے — چڑی مارناں نہ کسی کوں سوہے
تِسے نہ ڈروں جو کرے دیٹھ ڈر — تِسے ہوں ڈروں دیٹھ سوں ہوئے نڈر
کہ جے بول میرا سُنے تِس کہوں — کہ جے نہ سُنے تل گھڑی نہ رہوں
نکل جاؤں سرہانڈ منج ننگ نہ — جہاں جاؤں سینسار تو تنگ نہ

تفت شدن اکھرنات جوگی بر مدھر بدھ وزیر

کہیا راؤ سُن دشٹ پردھان بول — اُٹھیا گرج یوں جیوں اُٹھے گرج ڈھول)
یکایک سو پھر راؤ ناں آگ ہوئے — جو آکاس اسکوں رہیا بونٹ دوئے
پھر دانت کرکڑیا اُٹھیا کوپ کر — کھڑگ کاڑھ دوکا مدھر بدھ پر
دو دھر ہو گیا تھا مدھر بدھ گھاؤ — پکڑتا جے نہ دو دو ہت آپ راؤ
سو پردھان سٹیا کھڑگ ہت تھیں — درب مکھ رکھیا بہت بات تھیں
مدھر بدھ سر جنیں دھرے بھی اُچاؤ — بناتی کئی راؤ کوں راؤ بھاؤ

جو لوہی کر الماد لو ہان کہائی نہ بینکی پکاری نہ آدھو بجائی

جو دھرلی سکی بنج منہ منتری سو بج راو کون آو ہوی بھاری

جھولی نس بجھ ہٹ بھاری سو کن ایک ساج منج بن بری مندھر

سو مو رک کھون ہون مجو لالب دیکہ لبنا سون ترا کام ہون دیکہ بیکہ

کری کام بتون کری جیون کہواں کھلادی کسی باں مانگی اکال

منجے بھیج کر مار نو کھند تہار بتہاون ترنگ آور کج مار مار

گرو دو بل کنگ ہون سو کج بج کام نہ ہونت سکے نہ لکھمن نہ رام

بری دیو راکس سہس جھنڈ سون سکون چیونٹی آن تا رندگون

بھسکن کہ راون کر کی کنبہ کرن بتہون کون بہاون سنسر تم سرن

دہو رم بھسو سعدیوا ر بجن جلک النکی کرون تانج باندو کھلل

سیو

نہ سنیا تھا کدھیں کن دیتہا نہ الکہ کہ بجا ندی برنا تہا کدھیں کرید منکہ

سکون کین تیعین آہ تس تہانس کہا البتہاون سکون ساد ابی بہکال

جو

www.taemeernews.com

جو لوہے کیرا گھاؤ لوہان کھائے   نہ بیگی پکاوے نہ آدہوے پکائے

جو دھرے سکے پنج منۂ منتری   سو تجہ راؤ کوں اوہ ہوئے بھار تری

جھڑے سیس تجہ ہت بھاوے سو کر   پر ایک ساچ منجہ تیں بُرے مُنہ نہ دھر

سو مُورکہ ہوں ہوں جو لابھ آپ دیکھ   بنا سوں ترا کام ہوں دیکھ بیگ

کرے کام ہتوں کرے جیوں گوال   کھلاوے کسے پان مانگے اُگال

منجھے بھیج کر مار نو کھنڈ ٹھار   پچھاون ترنگ اور کچ مار نار

کروں بِن کتک ہوں سو کچ تجہ کام   نہ ہنونت سکے نہ لچھمن نہ رام

پری دیو راکس سہس چھند سوں   سکوں جیوتے آنتا دند کوں

بھبکن کہ راون کہ کے کُنبھ کرن   تنھوں کوں پچھاڑوں سنور تجہ سرن

دھرم بھینو سہدیو ارجن چپل   اُنکی کروں پانچ پانڈو کھکل

نہ سُنیا کدھیں کن دیٹھا نہ انکھ   کہ چھاندے پڑیا تھا کدھیں گرڑ پنکھ

سکوں کین تھیں آن تِس پھانس گھال   پچھاڑوں سکوں ساتھ اپن پتال

جو پر

www.taemeernews.com

جُنیں پالا تجہ اُتھے کو منیا یہ ، کروں آن تس بار تجہ دھن پالی ،،
جہاں دس لک دھر ملنہ کھتری ، کروں بس لکہ مار کر کھتی تری ،،
جیسے کا جو ہوئی سو کر سکے ، نہ پرجے کرا کام یا اندر سکے ،،
کروں ماریا تال کجنہار جلہ ، لتا دن نکر بک بھنڈار جلک ،،
نہ جھنبور سکے بید بنھن پرھن ، نہ یا بنھن سکے منجہ پار د کرن ،،
جو یا تہر آپس بس نقے اتھے تس کا کھائی ، اپس کجا اتھے نہ تس جوم جائی ،،
سو تن دھاں کھنیا کر تن دھار راؤ ، اکم کی نہ لی نانو یو وار راؤ ،،
نہ توں نانو جائی مری نانو باج ، نہ توں تھانو جانی مجھے تھانو باج ،،
کہاں لگ کروں کام تجہ دھول دھول ، تجہ جو لگ کوئی کت کتا جو کہ ،،
کبھیں سند کو دلی بند پال ، اکھیں سا اندکی بان جو کی دکھال ،،
کرتوں راؤ کت بند سونا بجند ، اہے سرا تھے جند تجہ راج بند ،،
اتھے اکر جکہ سن تجہ آستین تھیں ، جلیا لوک سب جیں ماچیں تھیں ،،
دیا بکی کو جن جن ملیا اس نبوں دلاور رشتی بہرہ وار تاکھود کھود ،،

www.taemeernews.com

جو پر پال آ تجھ اُٹھے کونپلی — کروں آن تس بار تجھ ڈھینکلی

جہاں دس لک دھر ملن کھتری — کروں بیس لکھ مار کر گھن تری

جے جیسے کا جو ہوئے سو کر سکے — نہ بڑھی کرا کام باندر سکے

کروں مار باتاں گج بھار جگ — لٹاوں نگر جگ بھنڈار جگ

نہ جھینوڑ سکے بید بہن پڑھن — نہ بانجھن سکے منجہ پارد کرن

جو پاتھر اپس ہی اُٹھے تس اٹھائے — اپس جو اُٹھے ناتیہ چوم جائے

سو پردھان کہیا کہ نردھار راؤ — اکھر کے نہ لے ناؤ پروار راؤ

نہ توں ناؤ جانے میرے ناؤ باج — نہ توں ٹھاؤ جانے تجھے ٹھاؤ باج

کہاں لگ کروں کام تجھ دھوک دھوک — نہ تجھ جوگ کوں کت ..... کت اچوک

کبھیں سُند..... گودے بُند پال — اکھیں ساند کی پان چوکی دوال

کہ توں راؤ کت پند سوتا نچند — اہت سر اُٹھے چند تجھ راج پند

اُٹھے ایک جگ سُن تجھ استین تھیں — چلیا لوگ سب چین ماچین تھیں

گلی کو چڑے جن ملیا اُس نبود — درشتی بھریں وارتا کھود کھود

ے ایک پچ ذوم کا نام

ے برہما

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

کرجی راج ایک سنواری کرکے پکر بیر بین ذات سولی دھرے

نیندھو نرھنا لکے سا نپ دیکھ سنور سو جلنا پرین دیکھ پیکر

اکھر سات کھیلی کھیں نہ دیا آز کر سارا آن جلادی سنور نقش بارے

تو بن راج تھنی نر اس بدھ کرا سن بدھ کی ہوی تم آج سدھ ہم

حو جن تجے کما دیا کنور راج محلہ تس منہ آرتی ستا کیوں رجھیں لے کلہ

سنہاجی بھلا کیے آج تون یوں تیر کرو ہ سکے راج تون ن

کر کھون بجھلی کہن نسکے آپن بھاوی تیں دھن نسکی

اسی میں جیں لیہے جی الپس دور بعید انا نون امت پد جک کھید کھید

جو منجھ سوجنا نہا کہیا پھول نجہ اسپی بولکا دیہ برتال منجھ

سو پردہان کیڑا رتن بول منس ہیں راز بجتا نان سنی دوکین

بھلین سمجھیا سدھ کی بدھ کسو کہ دیرا ہوا باج سنکت تھوی

جی تہا سنکھاری مدھر بود سات بنو لیا کچھو آج الھرنات

یکایک لیے کیا تھیا راج دھرنا الھرنات اللھرنات الھرنات الھر

www.taemeernews.com

کہ جے راؤ اج ایک سواری کرے — پکڑ بیرین ذات سُولی دھرے

نڈر ہو نہ رہنا لگے سانپ دیکھ — سنور سر کچلنا پڑے دیکھ بیگ

اکھر سات کھیلے کہیں نرد باز — کہ ساراں جلاوے سنور نقش باز

تونیں راج تھنبے ترا اِسّں بُدھ — کہ اُس بُدھ کی ہوئے تُجہ آج سُدھ

جو جن بھی کہاوے کنور راج کھل — تیں (نہ) آرتی سٹا کیوں رجھیں آج کل؟

سُنے ہا جے بھلا کہے راج توں — توئی بھر پکڑ ن سکے راج توں

کہ کہوں..... بھلی کہن نہ سکے — اپس بھاوتے تیں رہن نہ سکے

اسی میں لہے جے اپس روگ بھید — انانوں اُمت بید جگ کھید کھید

جو مُنجہ سُوجتا تھا کہیا کھول تجہ — اسی بول کا دیہہ پرتال منجہ

سو پردھان کیرا رتن بول سُن — ہیں راؤ بھیتاؤ ناں سُن دو گُن

بھلیں سمجھیا سُدھ کی بُدھ کھوئے — کہ دیرا ہوا باج سنگت نہوئے

کہ جے تھا سنگھاتی مدھر بُودسات — نہ بولیا کچھو آج آکھور نات

یکایک یہی کیا تھیا راج دھر — اکھر نات اکھر نات اکھر نات اکھر

سِنتاراے کہ جا پڑے تیتھا کرنک، جلیا تھار جیرا نک نے اتکا منک،

سِر پر تھا آن دبک دیکھ بکر بدو چند، کلے سلکے چریا آکیا پایے بسلہ

جب تھا آن چند کا ہوے رُسن بدیس، تا لیں جھون تو بدلا کے کیس،

کتھاں کوے پر بیلکھو دیے جیکرن، کنتو آوے وَھِی کو تن مکلا یون،

سو وقتا یمی ہو نیو اج اسراے کو نہ ہو تھا کیے ہو بیچ رکیا ہاکی کو نہ

نہ روَوے کدھیں جو رکی تھا آن پکارہ روے، کمال کر منا کو بیٹے منجھار،

نکر منجد رمکہ تھا نال بندہ بھلا تن جربا تھا بلے کلور بندہ،

اریار آرتیون لون کا بھا رتیں ہما رئے نوبڑا یون نہ کد تمار تیں،

جے باوے کدھیں کو بلا آپ بسی کلانا نان تہیں شکہ سووے رہیں!

مدصر بدہ بجائیا جھون اپ راو نجانی لہ تن راو الکر جیو تبار،

کھاں جیو جیکی کہا آن راوتن سجے دیکہ تن جا یے جب ایک بجن،

ییب اوجتا کوے الجھاں تھار بلا لوزیتی کوے جو دیلا تہار،

کرے

www.taemeernews.com

سنیارا ئے کہ جے آپ ڈیٹھا کُرنگ　　چلیا بھار چیرانگ نہ اِن کا ننگ
سو پرڈھان د بک ڈے پکڑ دوڑ جند　　گلے سلک چڑیا کیا پائے بند
جدھاں جند کا ہوئے آسن بدیس　　اُتالیں جھوں تو..... لا کے کیس
جہاں کوئی پر بیل کھوڈے جے کون　　گنواوے وہی کون مُکہ آپ نون
سُوہائی ہوئی آج اُس رائے کون　　جو ہائی ہوئی چور کی مائی کوں
نہ روڈے کدھیں چور کی ماں پکار　　رد ڈے گھال کر مُکھ کو کھٹی منجھار
نگر منہ جو در مُکھ تھا نال بند　　بھلا تن چڑیا تھا گلے کھور بند
اُڑیا راؤ یتوں لون کا بھار تھیں　　اڑے کوبرا یوں نہ کدھ ٹھار تھیں
جے پاوے کدھیں کوبرا آپ بس　　انانان تھیں سُکھ سوڈے رہس
مدھر بدھ جانے اجھوں آپ راؤ　　نجانے کر تن راؤ اکھر جیو بھاؤ
کہاں جیو جوگی کہاں راؤ تن　　سہے دیکھ تن جائے جب ایک بچن
پڑی اوچتا کوئی اُلجھان ٹھار　　بھلا لوڑ یے کوئی جو دے آدھار

کرجے

www.taemeernews.com

ڪري حڪ ڪيا راڌ، يقين ڪها سرا ابڙا ٻڪ تڪ الله لڳي حضور يا محمد اسرا
سومر ڌهان سيڙ دم ڏنيا راڌ پاس، نہ ٻڪ تڪ ڪيا را ويعين آس پاس
ڪهيا ٿوٽ جو پهر ديپي رکڻيان، ديهر ڪن ڪهين ديني رکين سنڀال
ڪهو سلہ اڌ ڇت جو هوڪي ٻلو انڪ لڪن، سومر تن ڪهيت ڪنا ڪرنڪ:
ٻهانا يا جو دنو دهڙ نڪر جو دهڙي صنارن اميت ٻيد ٻنجهڪري:
اُتارن جهب لوڪ ديسنتري، اُمت جن مليا ٻيد ٻنجهري
ڪرين جهار ٻين گنده را ڪسنا ڪار جهر هاد ن سومر ڪهند ماني تمار
چوهي اڌ تري ڪنده تب ساج ٻهاڻو، ڪہ ساج اوڇمت جر هجي هوي راڌ.
سُني بات سب ترهوا آپ سڪ، جهان جيو ڪهڻ ٻريا منجهہ دک..
الهه سيکهنادي لک ٻهند ڪهال، سنيها ڪرم راو آب کہ دکهال
جو کم مين ڪها جوک انيا آ رنجہ، ڪهون ٻيا آ آپ هوري ندم را ارنجہ
ڪدم راو ظوطي شلها ست ونوما ٻتش پدم راو برده است

کر جے چُک کیا راؤ تھیں کھا سرا — پر ایک تِل نہ چھوڑیا مدھر آسرا
سو پر دھان سِر دھر رہیا راؤ پاس — نہ یک تِل گیا راؤ تھیں آس آس
کہیا تُرت چوپھر دیے رکھپال — دیہر کن کہیں دینہ رکھیں سنبھال
کہو سُدھ ہوا اُچھت جو بجے راؤ انگ — گگن سُو رتن کھیت کیتا کرنگ
بھاتا یا جو دُنو دھر نگر چو دیہری — ہنکارن اُمیت بید... پنجکھری
اُتارن جھڑپ لوگ دیسنتری — اُمَت جن ملیا بید..... پنجکھری
کریں جھاڑنیں گندہ راکس اُتار — جھڑھا دیں سو سر کھنڈ مانس پتھار
چڑھے اوترے کندہ تب ساچ بھاؤ — کر ساچ....اوچھت چڑھے بجے راؤ
سُنی بات سب تد ہوا آپ سُکھ — جہاں جیو آکھر پڑیا مُنجھ دُکھ
اکھر پیکھنا دے لگ بھید گھال — سُنیہا کدم راؤ اب کہ دِکھال
جو کچھ میں کہیا جوگ انیاؤ تجہ — کہوں نیاؤ اب ہوں کدم راؤ تجہ

کدم راؤ طوطی شدہ است و فرمایش پدم راؤ بردہ است

www.taemeernews.com

گردم رلا وجب بھول راکا آن ھوا ھوا دزھوا ھو کیا با دھوا،
کیا با دھوا جیوتن جھور ل بوجھ بھو تدا جلیا کرن لا کا آسوجھ؛
بجار یا ھری بنکھ کیتا ادون؛ کھان لگا ادون جای کیل ھر یرون
گھان لکا رون دوس ینی دیس، کری کون اپ دور تیری کوئش؛
لکر زمج تھین ھون کدھا آلک درکن کدھان لگ تھنبر یحول جلا ھون
تبردی بھنورا دیا سینس پر! جو بھون بھون پھرون بھنور ز شکر
سنیا تھا کہ درکا تھے یاؤ برہ سو دور دھوا ھون پھرون پا ایز
جو برنوری سنکو کری غورا برہ، تسے کون ندی دی پر کو بیرہ،
جو جال اپنی جھور بر جال جای اسنکت کر بر جال نہ تھنس گھائی؛
بھوا جھتین جو بر رھن ربیبہ، سو کنیون جوت نکھائی سر پای تھنہ
جلیا لگا گھیت گر ھلتس جال، بسا را ابی جال لیتی ابھال
بھوھا آبی ھوئی منج اکھر جال تھنہ، رھیا سینس تھن مال راج تیں

www.taemeernews.com

کدم راؤ جب بھول راواں ہوا ہوا ڈر ہوا ہو گیا باد ہوا

گیا باد ہوا جیو تن چھوڑ بُوجھ بھونِدا چلیا کرن لاگا اُسُوجھ

بچاریا ہری پنکھ کیتا اُڑوں کہاں لگ اُڑوں جائے کیدھر پڑوں

کہاں لگ اُڈوں دوس یک دکھ دیس کرے کون اپ دور تیری گویس

لکڑ زنج بھتیں ہوں کدھاں) لگ ڈروں کدھاں لگ بھنبیری ہُوا جگ پھروں

مگر دے بھنورا دیا سیس پر تو بھوں بھوں پھروں (ہوں بھنور رس بجمر

سُنیا تھا کہ دورو اتھے پاؤ پر سو دور و ہُوا ہوں پھروں پاؤ پر

جو پُر بُودھ سُن کر کرے کُوڑھ بُدھ تسے کون نہ دے دے پر کوڑھ بُدھ

جو چال آپنی چھوڑ پر چال جائے اسنگت کہ پر چال منہ ٹھینس کھائے.

گھڑا چھتیں جو پر رہن.... رہیب ؟ سو کیوں چوٹ نہ کھائے سر بائے کھیب

چلیا لک آکھیب کر ھنس چال بسار آپنی چال لیتی اُچھال

سو ہائی ہوئی مُنجہ اکھر چال تھیں رہیا سیس دھن مال (ہور) راج تھیں

ل قافیہ کی مناسبت سے یہ مصرع اس طرح ہونا چاہیئے : ع رہیا سیس دھن رنج (ہور) مال تھیں (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

کہاون

نواون جو لوری کو نپٹ اپ جیر ، عیسن دلی بکو یو مار آ کمین ؛
کہرا ہوی جو بات میں را نکر ، کہے کنو تو الیوں کہ مجھکوں پکڑ ؛
اگر جو ر دہ جری یا ہوی سات ، بکر بیٹھکوں تس بھتر کھوری باٹ ؛
نکر کان جی لوچھے کوا کا ندہ سنگ ، نہ ہونا کدہین کا نتہ کوں نہ بھنک ؛
نہ جانوں بلا تہ کب لگ مہرا ئے ، بلا عینی بھلی نہ بیم بلا ئے ؛
نہ بوجھا کہو جا ئے یا سن ور نمان ، اکہ بن جال کھوی نہ بسے جہان ؛
نکن دھرم کر جرم کیتا نہ نسکہ ، نہ کن آپ کر تن بھو بانچ کر ؛
نہ کن راج کر توں دکیا سن جائے ، جو تن پاسنہ راج تہیں راج کر پائے ؛
کسی جیو کوں کہا ئے کوی جیو کہا ئے ، کسے کا دئے رات کوی جھیں کہا ئے ؛
کوئی بھوند کر کہا جد تہکیئے ، کوئی مر جرئے مہر پا کی تلہیں ؛
جو جھوٹی کرے سیو پارن اچٹ ، بجوٹی جلی دہ مری بھول کت ؛
کلی کو جری دھوپ کو رتن تری ، اکہ سر جہا نو بدیچے پکا یا کری ؛

www.taemeernews.com

کوا دن جو لوڑے کوئی آپ جیر — عسس را بگوید (کہ) مارا بگیر
کھڑا ہوئے جو باٹ میں ران کر — کہے کو توالیوں کہ منجہ کوں پکڑ
اگر چور وہ ہوئے یا ہوئے ساہ — بکر بدیہ کوں تس بھتر کھوڑے باہ؟
نہ کرناں جے لوہے کرا گا نٹھ سنگ — ۵۰۔ نہ ہوتا کدھیں گانٹھ کو.... نہ بھنگ
نہ جانوں بلا یہ کب لگ پھرائے — بلا عین بھلّے نہ ہیم بلائے
نہ پوجھا کچھو جائے اس ورتمان — کہ بن جان کھوئے نہ دیسے جہان
نہ کن دھرم کر جسم کیتا نہ سُکھ — نہ کن پاپ کر نیں پڑیا منجہ دکھ
نہ کن راج کر پود کیا سیر جائے — جو تن باس نہ راج تھیں راج (کر) پائے
کسی جیو کوں کھائے کوئی جیو اگھلئے — ۵۵۔ کسی کا درپ رات کوئی چھین کھائے
کوئی بھوند کر کھائے جگ ٹھگ ہیں — کوئی مر پڑے ہیر یا کے تلھیں
جو جھوٹی کرے سیو پاوے اچیت — سچوتی چلے وہ مرے بھوک نت
گلی کو چرے دھوپ کو رس بھرے — کہ سر چھانو بیٹھے پکا یا کرے

www.taemeernews.com

جری آس جا رہے کریں ایدس جری ہار کوں دینہ سب جگ دزت ؛؛
سب آپ جی بھول پومذ کندھا ی تیسنے لوک ملجو دودو بدرہا ی ؛؛
جنان ناکل اوبجی کوی بابدہ ہیان بھوت کیسہوں ہری کھاوتل ؛
نہ بھوکی کدھین مورا کلعہ رکو نہ نہ جند نا آ سکھا وی کسے جور کوں ؛
جیسے ایک تل ہوے اومادسکہ تیسے تل بسر جای سو برس ذکہ
پری ۲۷ وجیا منے تل ایک ذکہ بسر جای تس تل جرم آپ سکہ ؛
نہ جیلانے کر کوئی کو نیک بجہ سہیے بجہ کر نیک سر نیک بجہ ؛؛
کہ جی دینہ توں ذکہ تل ایک جسکی اپنس نانو آکر کرے تس مکہ ؛
اسے تل جی توں سکہ اومادلینہ تبھی مکہ اگر جوک سن نہ دلیہ ؛
سو بجہ بھول جا سرد نیں تس ابدسکہ اکہ تس بھول جک سرا جلوہ ابکہ
وہے بھول منہ سر جیسے منہ سکے کہ جس بھول عقبی پایا کہے نہ تھامہ
کہ جی کوی بہوکا ہے بجہ سنو رتا کھانا نہ رہے یہوں نہ بجہ سنور کو ؛

دہی

www.taemeernews.com

چڑی آس جاری کرے آے دِ دِس — چڑی مار کوں دینہ سب جگ دِس
سبج آپ جے پھول پر مد گندھائے — تسے لوگ کلجور ڈوڈو بدار بھائے ؟
جناں ناک اوچی کرے پاؤ بَل — بیاں بھوت کیہوں مرے گھاؤ تل
نہ بھوگے کدھیں مورا اگلور کوں — نہ چندناں سِکھاوے کسی چور کوں
جیسے ایک تِل ہوئے اُدما دُسکھ — تسی تِل بِسَر جائے سو برَس دُکھ
پڑے ادچنامت تِل ایک دُکھ — بِسر جائے تس تِل جرم آپ سُکھ
نہ چیلان کر کوئی کر نیک تجہ — سبے تجہ کو نیک سر نیک تجہ
کہ جے دیہہ توں دُکھ تِل ایک جِس — اُپس نانو آکر کرے مُکھ تِس[١]
اسی تِل جے توں سُکھ ادبا دلیہہ — تبھیں مُکھ اکر جوگ سُن موندلیہہ
سو کچھ پھول جگ سر دِیں تیں ا بھنگ — کہ تِس پھول جُگ سِراُچاوے نہ انک
دہی پھول منج سر چڑھی منجہ سات[٢] — کہ جس پھول تھیں پائے راکھے نہ تھاہ
کہ جے کوئی بھوکا رہے تجہ سنور — اکھاناں رہے تیوں نہ تجہ سنور کر تھیں

---

[١] اصل مخطوطے میں "تس مکھ" لکھا تھا جو صحیح نہیں ہے۔ (جمیل جالبی)

[٢] قافیہ سات کے بجائے "ماتھ یعنی" میں "ہونا چاہیے۔ (جمیل جالبی)

تھیں دینہ انبھال تو ڈیہ بھال، تھیں اگم بانی کری بانی اکلہ
جتن دیہ سن بھال تو تسر سری، جو مائی بکر ہت سنا کری،
اسی بل کھڑی تو تی جی سن بھال لیہ بکر جے ہت سنا دھر طوی کینہ،
جیسے دیہ تون لکھمین ہت بلہ، جکتو ملی بس آتش پلی جلا
بھری لکھمین ہت نن مو رجائی رہے، سیس دھن ہو ہت مو رجائی
کیسی دیہ تون جا لنا بھال سیس، لمسولا دی کیسے بھال من سا برنس،
کہ جی کوی سنو دیے لوا منت کھائی، جی بھوگا رہے رین تن لیے بھاتی
جہاں ہوی کوری سدا کال جتنہ ملتا ملی تنہ در سلق بت،
جیسے امت تو ندین لوری سمندھا کری بس نیری سمند ابکہ بندہ،
سمندر کرا نت باوی نہ کوی کنور ھنس کون جل ھیں لکھ موی لہا
جہاں پون ملے پھی کھن پھن نہ کدم کون کندا جو سکے تن ن ما
نہ منجھ بھت کا ڈر نہ منجھ سرگ جاد ابوا جاہ تجہ مکہ دیکھو بجھائی،،

www.taemeernews.com

تھیں دیہہ اُتھاگ توں دیہہ بھاگ　　تھیں آگ پانی کرے پانی آگ

جسے دیہہ سر بھاگ تو تِس مَرے　　جو ماٹی پکڑ ہت سُنّا کرے

اسی تِل گھڑی توں جے سِر بھاگ لیہہ　　کہ جے ہت سُنّا دھرے ہوئے کیہہ

جسے دیہہ توں لکھّمیں ہت بَل　　جگتّر ملے تِس اُپس پائے تَل

پھری لکھّمیں ہت تن موڑ جائے　　لُٹے سیں دھن ہتّ ہت موڑ جائے

کِسی دیہہ توُں جاگتا بھاگ سیس　　سولاوے کسی بھاگ برسا برِیس

کہ جے کوئی سنوَرے تو اتیت کھائے　　جے بھوکا لُٹے رین تِس بھی بہائے

جہاں ہوئے گوڑی پیدا کال چِت　　نہ ملتا ملے تہہ درسانت نِت

جسے انت توں دین لوڑے سمند　　کرے تِس نیرڑے سمند ایک بُند

سمند کیرا انت پا دسے نہ کوئے　　کنور ہنس کوں جل ہیں لک ہوئے

جہاں پُور ندی بہے گھن بھن　　کدم کون کندا جو سکے ترن

نہ منج بہشٹ کا ڈر نہ منج سرگ چاؤ　　بڑا چاؤ تجھ مکھ دیکھوں نجھاؤ

www.taemeernews.com

کر کوئی ہار تو باج تم کس کہوں سجو کوں ہم سہا سبھے سر زہوں
سمجا تروں سمن کو ہوں بن باج کر بج سنور بن میچ [illegible] لاج
منہ باج [illegible] جگ منجے مت کو یا [illegible] د نہ جگ مجھے باج منج ہے کوی
ترا لا جو تجھ باج لو رہیں . بساوی ابس کیوں نہ جر جریں
کنواری کہیں اور بالکی سنور نہ بالی کدہیں کو جیوں تہ کنور
سیار یا پران آپ میں تو کوں سیار یا اپنا نا توں نیں منجکوں
ہیں میں کروں تہا تو تجھ نا تو تہا تو جتی کور گہر [illegible] تجھ نا تو
جو دوس ہم نوس ادسا د راج حلوا دہ ا دسا د جو تجھ راج باج
ہارا سمن دوس [illegible] جو رہوں [illegible] ہم پر یا دوس [illegible] رہوں
اجاوں نہ سر دیہ ہم دوس [illegible] ابس وصل [illegible] ہوں ایسا م
کہ جی کوں سہو [illegible] آپ [illegible] آتا ہی کوں [illegible] باغ ما
ادی
می
[illegible]

www.taemeernews.com

گرن بار تُوں باج تُجھ کِس کہوں | جو توں منج سُہا[1] ئے سُہا سر رہوں
سو آندوں نہ میں کوئی ہوں تُج باج | کر تجہ سَنور تیں ہج سبھے ملک راج
نہ تج باج دے چُک منجے مت کوئی | نہ دے چُک تجہ باج منجہ ہت کوئی
نرالا جو تج باج لو (ڑے) رہن | لباوے اپس کیوں نہ چر چر مرن
گنواوے کہیں اور بِلکے سنور | نہ بِلکے کدھیں کو (ے) جیوں پر کنور
سپاریا پران آپ میں تُج کوں | سُپاریا اپن ناوں توں منج کوں
ھیتیں میں کروں ٹھانو تجہ ناو ٹھانو | جتن کر رکھوں جیب پر تجہ ناوں
بڑا دوس ہم دوس ادماد راج | جلو او ادماد جو تجہ راج باج
ہمارا ہمن دوس گل جوڑ ہوئے | گلے ہم پڑیا دوس گل کھوڑ ہوئے
اُچادن نہ سر دیہہ ہم دوس ہم | اپس دوس تھیں ہم ہوئے ادس ہم
کر جے کوئی سر بھان لے آپ کاج | ھنساناں نہ لوڑے اُدئی دیل باج

کے جے

۱؎ اصل میں "تجہ" لکھا ہے لیکن قافیہ کی مناسبت سے "تج" بنا دیا گیا ہے (میا بدلو) [illegible]

www.taemeernews.com

ڪري جما سٿري ڪنيا مُجهه سري ٿيا دمن وڃي صين سنجرين،
کھون ڪون ڪندا ميري ٿرو دهڪيت ننڍي سارڪي دصر ليتي آمت،
نه مُجهه دميرا ٿوب نه نوح نانو، نه منجھه دريت تاروئا رکھون ڪت ٻانھ
ڪيا ڪن جهو ڪيتا منجھه منگ جات، نه ملنا ڪيي جات بن ڪون نات ٿي،
ڪري جا جاڻي آهيي ڪيسي ڪيه پاسه، سو ٿيي پنڪ لوري ڪرن منجھ ڪراه،
ڪري سڌه جا ڪر کھون آب ونس نهلا وين ڪري ٻڌا مشن پرجھو هنسي،
ٻري جو ڪهي بڌ ڪرين سو ماريا دمي ٻڌه منما آ دهرني سوماره،
آپڻ ڌڻ جي جا ٻيلڪ ڪپڙا سن، تري اپڙي اچي جو لوي لڪ جاني،
ڪري نه لوي هنس ٿاج آپ ڪين نه گنوادي جهون تيهو ڪمنين آپ ٿيٽ،

جنان توبه گردم را از روح که توبه از توبه نصوح،
ٻجهان جانيا هو ٿجهي رکپال، آپن دشت تڪ منجھ رکھي ٻنال،
ڪيا لوب ٿرا اجهون من دهرون نه پڪرهي دمارتهين ٿيا سري سرونه،

www.taemeernews.com

مہا منتری جے کہیا تجہ سرٹے[1] — جہاں دھیر دیکھے ھیَں سنجرے
کہ ہوں کون گندا میری دھیر کِت — نبی سار کی دھیر لیتی اُمت
نہ مُنجہ دِھیر ایوّب نہ نوح نانو — نہ منجہ درب قاروں رکھوں کِتّ پانو
میا کر جو کیتا منجے پنکھ جات — نہ ملنا کسی جات بن کون نات
کہ جے جائے بیسے کسی پنکھ پاس — سوئی پنکھہ لوٹے کرن منجہ گراسّ[2]
کہ جے سُدّھ جاکر کہوں آپ تنس — نہ راویں کرے بھانس بوجھو.. ہنس
بڑے جو کہے مُدھ کرنیں سُوہار — وہی بُدّھ من مانہ دھرنے سُوہار
اڑے ہنس جاجب گُلنگ کُکڑ پاس — توں آپڑے جو لوے لک بچانس
کہ جے نہ لوے ہنس باج آپ نین — گنواوے جھوں تیہوں کہ میں آپ نین

چناں توبہ کردنؔ راوٗ روح کہ توبہ آں توبہ نصوح

بھلے جا نیا ہوں تجھے رکھپال — اِبن دِشت تل مُنجہ رکھیں سنبھال
میا لوپ تیرا اجھوں من دھرول — پکڑ جبل دھار تھیں پچھاڑ تیری سرول؟

---

[1] مخطوطے میں یہ مصرع اس طرح لکھا ہے ع کہ جے میں مہا منتری کہیا تجہ سرے۔ (جمیل جالبی)
[2] اصل میں "گراز" ہے لیکن قافیہ کی مناسبت سے "گراس" ہونا چاہیے۔ (جمیل جالبی)
[3] اصل مخطوطہ میں "کردم" ہے۔ (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

جس اوپر میا ہوی کرتار کی؛ امت بدہ تس ہوی بسیار کی؛

سدا سیو بنبھی سوں پنکہ ادہر؛ ابھر دشت نیکی کیتی پنکہ لعر؛

سو کج کہیا با انیا ہری پنکہ من؛ ستھا ریا ہری پنکہ من رای دمن؛

تا سدہا یو ملیا بیچن سمت دمرہ سیو تا تا بچلیا کار دمن رای

کوینس لتا پنکہ کیہوں کا آپ انکہ کوینس؛ لتا سا بیچن پنکہ کہنک؛

اکا نکہ یہی دور تمیں پنکہ بیٹی؛ دہنور بیچن دور دیتہا

کابیہہ کیا با دہو پنکہ سا تیج ملن؛ سنکہائی ملن اتو یا بیچن؛

منوکت سیوا بہی کرالی ادہار؛ سنور بیچن پنکہ آیا اتار؛

بتا انتر اوجیا رکہ بیسی چی پنکہ؛ ہری پنکہ دیتہا پدم راؤ ملکہ؛

ہری پنکہ دیتہا پدم راؤ ہوی؛ پدم راؤ جانی نہ یہ کون کوی؛

انور کل ادیتہا ہوا جو ریا دہ رہیا؛ بہونیں سر دہر دو ہی پنکہ آجاؤ؛

ا د بیس دہر جب کہی کہا نہ لکہ اچہنپی رہیا تا کہ رادین انکہ؛

بدم

www.taemeernews.com

جِس اوپر مَیا ہوَے کرتار کی   اُمت بُدھ تِس ہوَے سینار کی

سداسیئوؔ[1] سیتی سُنے پنکھ ادھر   اُبھر دِشٹ نیکی کئی پنکھ تھر

سوپچُھ کیا باھیا ہری پنکھ مَن؟[2]   سہاریا ہری پنکھ من رائے دھن

سدھا یو چلیا بیچ بَن سمت دَھر   سوتاناں چلیا کار دھن رائے پر

کولیں لگا پنکھ کھول آپ انکھ   کولیں لگا بیچ بَن پنکھ پنکھ

اکایک پڑی دور تھیں پنکھ دیٹھ   دھنور بیچ بَن دور دیٹھا انیٹ

گیا باد ہو پنکھ ساتھی مِلن   سنگھاتی مِلن آنو یا بچپن

منوکت سیوائی کیرالے اَدھار   سنور بیچ بَن پنکھ آیا اُتار

اُتر ادچیتا رکھ بیسے جے چُپ   ہری پنکھ دیٹھا پدم راؤ مُکھ

ہری پنکھ دیٹھا پدم راؤ ہوَے   پدم راؤ جانے نہ یہ کون کوَے

اُتر دَکت ادبھا ہوا جوڑ پاؤ   رہیا بھوئیں سبر دھر دئے پنکھ اُچاؤ

رہیا سیس دھر جب گھڑی کھانڈ لگ   اچھنبے رہیا ناگ راویں الگ

پدم

---

[1] سداسیئو یعنی ہمیشہ بھلائی کرنے والا۔

[2] مصرع وزن میں یوں ہو سکتا ہے ع سو پچُھ باھیا گیا ہری پنکھ من (جمیل جالبی)

www.taemeernews.com

پدم راؤ کہیا کہ بہت کنواری کہ توں کوں نہ مانس نایک کہ پائید کر پاری ؛
دکھایا مگر تجہ کیتی کای کھاری ؛ جو میں تاکم آیا سنورلی بچارے ؛
تب رملے راوین سنا بول راں یہا چا سبنسی بجھین سر یا دوں پائی ؛
بنیا یں کہ بجھہ طوطی تسنلہ کہ ہوں بنکہ نایکہ نہ پائیکہ نہ رنکہ ؛ تی
کہوں نا نو موں باج یو بنج ما کو لکر جہ ساج مائیں سبکد منجہ راوے ؛
اکانک کہوں کیوں ایسی نانو ہوں ؛ اکدم راؤ میں نکر پا سو ہوں ؛
اسی کید یسے ایں تند دری بائی ؛ امولک تید مول کر باند بجائی ؛
فہم نکر کن پدم راؤ سخن کدم راؤ کہ طوطی شدہ است
پکم راو سمجھا نہ راو اپنی بجن ؛ نہ جھیا کر اوان ہوا کت بسن ؛
یمی بول مین راو با سد نہ بارہ جرما ؛ نس یہ جیوں جہری اگہ جہال ؛
نجا نوں اکہنس ہو رکین بد مال ؛ کہوں ساج تبسی راو کا اہوں برا ؛
منیا کر کا بول تن کای درب سنا تہا بول کو درب سب بلدی درند

www.taemeernews.com

پدم راؤ کہیا کہ پربت کنوار — کہ توں کون نایک کہ پایک کہ یار
دکھایا مگر تجہ کتے کائے کھار — جو منج تاک آیا سنور لے پُکار
نڈر مِل راویں سُنا بول رائے — اُچا سیس پچھیں سَر یا دوئے پائے
بناتی کنی پنکھ طوطے نسنگ — کہوں پنکھ نایک نہ پایک نہ رنگ
کہوں ناؤں ہوں باج پرہ پنچ ماؤ — کہ جے ساچ مانے سبد منجہ راؤ
اِکا ایک کہوں کیوں اُپس ناؤں ہوں — کدم راؤ ہیرا نگر کا سو ہوں
اِسی کے دِس آئے تدر دوئے پائے — اموِلک تدر ہول کرناں نچائے

فہم نکردن پدم راؤ سخن کدم راؤ کہ طوطی شدہ است

پدم راؤ سمجھیا نہ راویں بچن — نہ بوجھیا کہ راواں ہوا کت بسن
یہی بول سُن راؤ باسُک کپال — چڑیا روس یوں جیوں جھری آگے چھال
نجانوں اگھیں ہور گیں بدھ مان — کہ ہوں ساچ تس راؤ کا ہوں پران
سنیا گرب کا بول تن رائے درب — اُٹھیا بول کو درب سب (مل) درب

www.taemeernews.com

کہ توں کوں کندلا نہ موت بکہ پتہ کیوں جاے اپس گدمر آپ تن ء
بکاوی ھری بکہ دمڑی سنھنی، سو یو ملاد کیوں مکر بولی پڑھس ء
جی راون کری جات کنسمل کھویدہنوکہ اپنا آپ نکھاوی توں پ ء
تھاں لی رکھی اپنا تدرا، گنا سی نہ راکھی کجھاہ ہو کرا!! ء
سنھس ملا نیاں پوزنگیا بھی بھیوی آپس باپکا کھوں کیھی رکھے ء
کھاہ رامدی یورا وسنکہ ادار، تھاں کیوں کری ناح حمھار ء
کہ جی جیو تی کوں مٹگن دیس ھوی، مثلا انکہ باہر برھمنہ پکدوی
دھتا آیی ملوکو جیو دھنت ء نہ جیتری بھمن ڈ زنپتہ جوی ابستی
نتھیں منہ برا نہ ہوا لا اجاد، بسارا اپنا ان نا دیکہ یا و ء
کبھاں جی ھوا آت سو را ندان برابث کہ سنو سکی ھمنت کبھان ء
ھوا آت ٹیکھت جی کادہ پران۔ آسنکت کہ کادہ بیھی کجھ پالان ء
آسنیا کہ کجھبھا رکج بہ سکی، نہ کجھبھا ری بیت کادہ سکی ء

جو بیھو

www.taemeernews.com

کہ توں کون گندا نہ موٹ یک پر — کیوں جائے آپس کدم راتے سر

بکاوے ہری پنکھ دمڑی سہس — سو پر وار کیوں پنکھ بولے رہس

جے رادیں کیری جات کسمل نہوئے — ترکھ آپنا آپ ناکھاوے توتے

تہاں لے رکھے آپنا تدرا — کنا سی نہ راکھے جہاں ٹوکرا

سہس رانیاں پور گنگا بہے — مہرنی اَپس پاٹ کا گھر[ن کھے] لہے

جہاں رام دیو راؤ سپتنگ آدار — تہاں کیوں کرے راج .... جمجار

کہ جے چیونٹی کوں مرن دیس ہوئے — نکل انگ باہر پڑیں پنکھ دوئے

ڈھٹائی نکو کر..... جیو دھیٹ — نہ جیوتے نہن ڈرنپٹ جوئے ایٹ

نہیں منھ بڑا نہ نوالا اُچاؤ — پسار آپنا اوڑنا دیکھ پاؤ

جہاں جے ہوات سُورا ندان — برا پت کہ سُور سکے بھیت بھان

ہوات تیکمت جے گا دہ پران — اسنگت کہ گا دہ بہے گج پلان

نہ سُنیا کہ گج بھار گج بہہ سکے — نہ گج بھار لے پیٹ گا دہ سکے

جو شیشے

www.taemeernews.com

جو شیشی کوں اپنا در رکھے لگا ۔ دلی کیوں کریں وہ دوانا کمھار

رجاویں بھیے جیسے مٹ بول راج ۔ دلا دیں بھیے بسے بمن مال راج

کرتوں کوں اپنا سما نہج بہل ۔ جو کس انکوں نہ کوں مستی تہل

ابھار اکثم تسو کچہ تیں دھر پالنگ کرت ۔ جوا کا مس رھیا رھیا تجھے روں لگند

تجھی یہ کہوں سات منجھ بھیک دو دینہ ۔ بر ستا بری منجہ باوری نہ کوی

کہوا جی اری توں کلیے اپرا کا مس ۔ جوا کا مس لا کی دیجے منجہ الہی کر آس

انشاء اللہ تعالیٰ جی کا او منجہ ملی ۔ جو الکھیاں تجھے ہوی اکھوں تجھے

تجھا بوون تمرا بول ہوں تب تجھے ۔ تجا او ورجنی نا کی سوں جب تجھے

تجھی کیا کہوں ہوں منجھے لائی تمہا یکہ کو تی ترا من کہ تجہ مکر منکساری

بھلا ری کوں بھلائی کرے تجہ نہ ہوی ۔ ابوں کوں بھلائی کرے ہور لوی

برائی کری نہ کدھیں کو حکہ

تمہارا ری جو شیتی جسے رکہ جہا نو بلندا کرے کہر کہنی بسی گتا بن

جو جس کا بجی کا دود بیمو ریع سو کا ای ۔ ہو یہی دیکہ با کہرا سے کاٹ کہا یجی

www.taemeernews.com

جو شیشے کیرا بھار رکھے کپال   زلی کیوں کرے وہ دِدانا کنبھال

رچاوے یہی جیب مت بول راج   دلاوے یہی جیب دَھن مال راج

کہ توں کون ایسا ہوا بُجھ   ل   جو کس اُنگویں نہ گُو زَہنس کھل

اُبھار اسو کچ تیں دھریا کنک کوٹ   جو آکاس رہیا تجھے دوتے لوٹ

تجھے یہ بھروسا کہ مُنج پنکھ دوئے   پرستا پڑے منج پادے نہ کوئے

کھڑا جے اُڑے توں لگے اُڑ اَکاس   جو اکاس لاگے وہی منج گراس

انشا اللہ تعالیٰ جے راؤ منج ملے   جو اَکھیاں تجھے ہوئے آکھوں تجھے

بچاروں ترا بول ہوں تب تجھے   جناور جنے ناکے سوں جب تجھے

تجھے کیا کہوں ہوں منجے رائے تھائیں   کہ کُوتے ترا منجہ کہ تجہ مُکھ گسائیں

بھلے کوں بھلائی کرے کچھ نہوئے   بُرے کوں بھلائی کرے ہوئے توئے

جمالے جو پُشتی جے رکھے چھانو   بکندا کرن گھر کہن تس کٹانوں

جو جس گائے کا دُود پیوے رگ ئے   ہوئی دیکھ باکھرا سے کاٹ کھلے

www.taemeernews.com

تجھے یہ برا بت جو منجہ دشت تلہ نہ دیوا بلی تو بلی پنکھ بلک،
کدم راو جل جائی جس بات کرت لکھا کہوں نہ راوں دیوں نار کر،
جو ہو نہ تا اس دکھاوی پونتیا جو بہرا کر دیکھے کہوں انکہ پھوٹ،
برا بت پنکھ ریس دھرکی کری منہ کدم راو کا نانو آپس دھری
امو لگن ندر جنس دینی پاؤ منجہ برا کیوں دھو آوہ کدم راو منجہ
تھیں مکہ دی پاوا کاس دیکہ، دھرت ہوی و کیوں نا یکیں دیکہ کہ
کہوا بھی بہت جھوبین نہ بول جو نہ جنچل دھرت اکاس تارے نہ نبو
ستھا سینکہ اوجھل کری تیوں نگر کہ منجہ دیکھتا کوی انکہ بھو،
نہ پراچ تمین تون آس ابھما منہ، تہیں دیکہ مکہ کمال کرییاں منہ،
کہ قرآن سقا نہ توں مطلبی، سبھی کا نانو دھر کیو کہاوی سبھی،
دراوں سو کلمہ منہ کیتا سنکھیال، اکاس ایک تو پہر کہا ایک پتال،
کہیا دیکہ منجہ درپ تک دھال دیہ مرکہ ساج نہ جھوٹ کہ جھوٹ کر
دو

تجھے یہ پراپت جو منجہ دِشٹ تل — نہ دلوا بلے تیوں) تلے پنکھ بل

کدم راؤ جل جائے جس بات کر — لکھا کھون راویں دلوں مار کر

جو لونٹ اُس دِکھاوے بونٹ .... — جو بھر آنکھ دیکھے کہوں آنکھ پھوڑ

پراپت پنکھ ریس دَھر کی کرے — کدم راؤ کا نانو آپس دھرے

اَمولک ندر جس دیلے پاؤ تجہ — بُرا کیوں ہوا وہ کدم راؤ تجہ

دھریں مکھ دے پاو آکاس دیکھ — دھرت ہوئے ذرہ کیوں گگن دیکھ بگ

گھر ابھی بہت جھونٹ[1] نہ بول جوڑ — جنگل دَھرت آکاس تالے نہ توڑ

سَسا سینک اُچھل کرے یتوں نکر — کہ منجہ دیکھتا (ہے) کوئی آنکھ بھر

نہ پڑ آج تھیں توں اس ابھمان) مَنہ — تُہیں دیکھ مکھ گھال کر میان مَنہ

نہ قراش متقا نہ توں مطبخی۔ — سخی نانو دھر کیوں (ں) کہاوے سخی

ملاون سو کچہ مَنہ گیا سنکھپال — اکاس ایک تو پھر لگا یک پتال

کہیا دیکھ منجہ دُزب ٹک دھاک ڈر — کہ کہہ ساپچ مَنہ جھوٹ کہہ جھوڑ کر

۵۵

---

[1] اصل میں "جھوٹن" لکھا ہے۔ (جمیل جالبی)

دو چِتا نکر ساج بکہ بول کہ، کدم راؤ دنوں کیوں ہوا کھول کر
کُفتی، کدم راؤ طوطی ہے محمدہ است کہا
ہری پنکھ کھیا کہ سن نا بہلا ادا سبد تیرا ہے منج لیے کھمر لگاؤ
کھو کہ ماریا اوبری کی مری یہ سبد ماریا جرم تنیا کری کر،
کسے آپ کہوں نمت درجن بتی، نہ لیے سبد منج پکڑیا گھنی،
سو ہمانی کیسی تین منجھے دیہ کالا الک پوچھیا بھی کہ ساج اتال،
جو توں بولیا سو تجھے کون سری بہرا کہ تل نہ مجھ بول منج یسری،
سنیا تھا کہیں کن کیسے دی تبال، بتولی دیا پوجھنے کا پت نا کر،
جو داد تمیں کیا آپ بھول، سو وہ آپ منج سر جہیا رنج کول،
اوجا ون وسری دیہ، کہ ولا کہ جس کو تیں ہوں کیا آپ بھول،
[illegible] لکد دینا نتھا آپ راج، نتیں پائی دیکھن بری منج آج،
جو مینی پائی دھن یا نتھا بھی ابن، سو بھیں آج منج سر جھا پائی دھر،
سبھی کھیلا سکے کرنا ددہ، کرنہار جوکی نہ کس ناد وہ

www.taemeernews.com

دو چتّا نکر ساچ یک بول کہہ　　　کدم راؤ توں کیوں ہوا کھول کہہ

گفتن کدم راؤ طوطی شدہ است

ہری ہنکھ کہیا کہ سُن ناگ راؤ　　　سبد تیر ہے مُنج لگے کھڑگ گھاؤ
کھڑگ ماریا اوپری کے مرے　　　سبد ماریا جنم تپتیا کرے
کسے آپ کہوں مت دُرجن پنی　　　نہ لیے سبد مُنج بچوایا گھنی؟
سوہائی کنی تیں منجھے دیہہ گال　　　الگ پوچھیا بھی کہ کہہ ساچ آنال
جو توں بولیا سو تجھی کوں سرے　　　پر اک تل نہ تُجھ بول مُنج تے سرے
سنیا تھا کہیں کن کسی دے تپاک　　　تبدلی دیا پو بچھنے کاٹ ناک
جو اداد تھیں (ہوں) کیا پاپ بھول　　　سو وہ پاپ مُنج سر چڑھیا رُج کول
اُدچاون نہ (اب لگ) سری دے وہ کول　　　کہ جس کو (ل) تھیں ہوں کیا آپ بھول
جنھیں مُکھ دیٹھا تھا باپ راج　　　تنھیں پائے دکھین پڑے مُنجہ آج
جو میں پائے دھریا تھا تُجھیں اُپر　　　سو تھیں آج مُنجہ سر چڑھا پائے دھر
سبھی کھیل اُس کے کرن ہار وہ　　　کرنہار جوگی نہ کرتار وہ

www.taemeernews.com

نہ جگ کے لدھیں دہ کرن نیا تھیں ۔ جو کرنا نا کرے وہ اپس بھاو

دھرم جھوٹ کرن وہے ماں باپ بھول ۔ برے کیوں نہ ود ماں باپ کر منجہ سول

کرے جے کوئی کس نت نہ کھودے جی کو لا ۔ وہے بد مرے کو وہ تس کر دیا دوہ

دی جو میں میں کتا کور رادیں گندہ ۔ تو میں الکھو نہ متا کیا کور جند ؛

بچھاڑے پتنگ انکہ دیوا جی نس مرے آوہ ۔ بھی دیورا جوت دس ؛

نہ کوئی باد بت یوں نہ کرے ات کنہ ۔ جیوں آن بار بی کیا باد بت ؛؛

ھمیں مرم دو سبب اسی کی جہار ۔ وہی بدس ہم بھیں سکی سکار ؛

ھمیں جیو جیوں دیوری باہ جوت ۔ دکھیا جوت کا جیو تن پادسوت ؛

سویہ باد اندھی نرا سی کجان ۔ برا جس کیرے لیہ دشکا بران ؛

برا کوئی یوں ھوئے [illegible] دیکہ جیوں باد لقے ھوئے دنیا بجا ؛؛

جسی ایک نلہ دشت نیکی کرے ۔ کیا باہ رے جسے تن بھرے [illegible]

دھر یا ھوئی جو سٹ کر تار برا ۔ سنو بھی کیوں کرے سٹ بیسار ؛

بچھا نہ بھلا لو دیس [illegible] کہ جکہ میں بھلے ریت دے دھر اللک ؛

جو الکی

www.taemeernews.com

نہ جوگی کدھیں وہ کرن نیاؤ تھیں   جو کرناں کرے وہ اپس بھاؤ تھیں
دھرم جھوں کرے جے وہی پاپ بھول   پڑے کیوں نہ وہ پاپ کر مُنجہ سُول
کر جے کوئی کس تانہہ کھوٹے جے کوہ   وہی پڑ مرے کوہ تس کر دردہ
جوئیں میں کیتا گوررا دین کُند   تو[ئیں] آکھو میرا کیا گوڑ چند
بجھاوے پتنگ انکھ دیوا جے تس   مرے اوہ بھی دیوا جوت دِس
:کوئی پارپت یوں کرے اُت گت   جیوں اُن پارپتی کیا پارپت
ہمیں جب رم دُوسی اسی کی جہار   وہی دوس ہم پھیر سکتے سہار
ہمن جیو جیوں دیوڑے باد جوت   رکھیا جوت کا جیوتن پاؤ سوت
سو یہ باؤ آندھی نراسی کُھان   بڑا جس کیرے لیہہ تس کا پران
بڑا کوئی یوں ہوئے بردا کھڑا   کہ جیوں باؤ کھی ہوئے دیوا بڑا
جسے ایک تل دشٹ نیکی کرے   کیا باد رے جیو کبھی تن بھرے
دھریا ہوئے جو ست کرتار پر   سو کبھی کیوں کرے ست سینسار پر
بچیا نے بھلا لوڑیے یش جگ   کہ جگ میں بھلی ریت ہے دھر الگ

۱. جوانکی

www.taemeernews.com

جو الکی کر نیں دھر انکہ جک الک تھیں بکر بیچے سکی دھر سلکہ

جو سید ھا جلی کوئی جک سر نواتہ جلاوی منت کیوں نہ جک نیر بجھاوے

کہ جیوں بانس نو نو کیا جک جھارہ جلیا بالکی جائی کھاندی کھار

سنیا ہے کہ کرتار جیسی دیتے جیسی تیسی نعار رند ایک دی کھول دس ۴

جیسی ایسا کو سائیں نہ کھار ہوئیہ نر دھار کون کیوں نہ آدھار ہوئی

کنواوی کھیں اور ڈھونڈے کھیں نہ پاوی کھیں ڈھونڈی بن کھیں نہ

نہ پر بوکسی جیوں بر یا منجہ کو دیسی کہ دیسرا اپنا دیکہ ھندوں کو بھیس

سر تاجی ہوں اکھ دسوں نہ بوں رند ھتی بلا منجکوں ک

بلا رو ندھیا آگوں تجی بجہ کہا نا اونہ کو بن مکر یا بن آپس نہ کنواو

یہلی جا سیبی دور تھیں ڈھونا نا د براوۃ جو بیری کر ڈھول ساد

جو بن نیرا چھا اچھلا دیسی وہ دور تھیں کیوں لگا لا دیسی

امو لک جو مانک بھیری جک نعار نسی کیوں کا مول مانکی اتار

اھنکار بیوپار منجہ تھار نہ اھنکار دیا نو رنہ بیوپار نہ نکہ

www.taemeernews.com

جو لگی کرے من ذہرا نکھ جگ — الگ تھیں پکڑ بھی سکے دھر سلک
جو سیدھا چلے کوئی چُک سر نواؤ — جلاوے ستی کیوں نہ جگ سر چڑھاؤ
کہ جیوں بانس نونو کیا چُک جھاڑ — چلیا پالکی جائے کھاندے کہار
سُنیا ہے کہ کرتار جس دیہ جَس — تسے دوار بند ایک دے کھول دَس
جو ایک کون دے ہت اُس لوگ تِس — جو سنتر جگا لیہہ اپس مُکہ بِس
جیسے ایسا گوسائیں نردھار ہوئے — نردھار کوں کیوں نہ آدھار تئے
گنواوے کہیں اور ڈھونڈھے کہیں — نہ پاوے کہیں... ڈھونڈے بن کہیں؟
نہ پڑیو کسی جیوں پڑیا مُنجھ کو دِیس — کہ دیس آپنا دیکھ ہنڈوں کو بھیس
نہ کرتا جے ہوں (دند) آکھور سوں — نہ یوں روندھتی..... بلا مُنج کوں
بلا روندھیا ہوں جے تجھ گھر نہ آنو (ں) — کدیں مُکھ پانیں اپس نہ گنواؤ (ں)
بھلی جاسُنے دُور تھیں ڈھول ناد — بُرا وہ جو نیڑے کرے ڈھول ناد
جویں نیر اچھپا اَچکلا دِسے — وہی دُور تھیں کیوں گدلا دِسے
اموِلک جو مانک پھرے جگت دوار — تسے کیوں (نہ) جگ مول مانگے اُتار
اہنکار پروار مُنجھ کھار نہ — اہنکار جانوں نہ پروار

www.taemeernews.com

ڪاٿ
نه پرڏار جائي ڪوئي پڻ ڪهاتا، اک چئون کوه مينڊ ڪري سڌ ”
تجهي ڪجهه نه ڏس به منجهه ڏوس نه ڪسي کي ڏهون ڏار سبر سر گهومس ”
ٻلوندي جو پريت ايڪي ڪمال ڪريه نه ڏوام ڪسي کي ... ابر لنڌهوي ”
ڏوس يه ڏهي
ڪبت آپنا هوا دام کهوٽا ڪيتڪه ڪهنيا رکهي ڏرڏ ديتا ها ٺڪ ”
اجهون من ڪهوون آس ڳنا ديته ڪراس آس تهين پهجي سڪوڪر ”
نه پوچهيا نه پوچهيا ڪي نڌ ڪت ڏهڪ، ڪرم راد راداس هو الت انڪ ”
اڪا ايڪ سودهره راو ناآت ڪوئي جو جسي ڪوپ تهين منجهه ڪيا جڪه لوپ ”
سمجهه سون جمنجهه پوچتا بات راڌ، ڪه ڪيا هو نه نڪهنا جو اپيتا ڪسا آءِ ”
اجهو ڪيا ڪسا هون ڪهون ڪهول لڄه، ڪهين پر جوهون پهي ڏهره اتهون
دل باج پوچهين نه مڪه جهور جانو، نه مڪه جهور جانو نه تب جهور جانو ”
حسيني رات منجهه نون مليارات تسه دهيا پاس تها منجهه تسي ڏين ”
نه منجهه باج پوچهين ڪيا نون سڪها ره نه باج پوچهين جلونا هوون تسار
جسيي ويل منجهه ڪهه مليارائي ڪهن، شمارون تسي ڏلڪ سب نجن

www.taemeernews.com

نہ پروا ر جالے کوئی بن کجات — کہ جیوں کوہ مینڈک کرے سمندکات

تجھے کچہ نہ دوس یہ منجہ دوس — کسی کے رہوں دار پر سر گھر دوس

بلونڈی جو (یو) آپت ایکے گھال کوئے — نہ خواری کسی دوس (یہ) وہی اندھوئے

جب اپنا ہوا دام کھوٹا کو ننگ — کہیا پارکھی دوس دنیا کا ڈھنگ

اچھوں من دھروں آس کرتا رپر — کہ اس آس تھیں پھر بھیجے شکر کر

نہ پوچھیا نہ بوجھیا کہ توں کت ڈھنگ — کدم راؤ راواں ہوا کت انگ

اکایک سودھر راؤ ناں ات کوپ — جو جس کوپ تھیں منجہ کیا جگت لوپ

سچ سوں جے منجہ بوجھتا بات راؤ — کہ کیا ہوں نہ کہتا جوابت اکساؤ

اچھوں کیا کسا ہوں کہوں کھول تجہ — کہیں پر جو ہوں بھی دھراتیہوں بوجھ

ولے باج بوجھیں نہ مکھ چھوڑ جانو — نہ مکھ چھوڑ جانو نہ تب چھوڑ جانو

جسی رات منجہ توں ملیا رات تس — رہیا پاس تھا منجہ تس دیس جس

نہ منجہ باج پوچھیں کیا توں سدھار — نہ تج باج بوجھیں چلوں ہوں تسار

جسے ویل منجہ گھر ملیا رائے دھن — سہاروں تسی ویل کے سب بچن

www.taemeernews.com

نُوین مان تول سَلاح منج بول ساگر، جو اینوں تجہ ہو، اے دنیا لقال

بھلین جا نیا را آئی نِشی کنیل مانہا نتھا، تیسرا کوئی ہم میل نا نہ ؛؛

یعنی بول سینوت کہیا منجہ را آئی، بچا ئین دو بیی را او کِسی منجہ بھاؤ ؛؛

سنیا را او یہ بول اکھو پر کر، پچھّا دیا بدم را آئی، بھن کیبہ برو ؛؛

کھوڑِ کہا نکہ لکہ پوچھیا سندہ نہ، کربن سدہ رھنان کجھو لیدہ نہ ؛؛

اتھیا آر ہئو بیبی بریا بریا یو پتنکہ، بریا یوں دسیم میون کلینلا تونڈ ؛؛

بلکتا بریا دیکہ تنس بلا، دھن اھورا دین دیا ایکہ دھیر کر بجھنی ؛؛

کہ توں را او کروا بڑا سینس چک، نہ سمورا کہ توں بھین اپنہ جھات کہ ؛؛

گھوا ھوہ سینسار کی جند کر، کہ سینسار سرواہ کی نند کر ؛؛

نہ سنبا الولک کہ سرواہ کلیشہ، بریا سر جیئے ہوئی سرواہ تیس ؛؛

ستا ھشٹ جسھوئی سرواھوی، کنوادی ستا ھٹ کجو کرنو تو ؛؛

جسے دیہ کرتا ردھن مال ابھی، نہ جلنا تیسے بجکہ رکر مال کر ؛؛

نہ گر بھیر کوی منہ کھر سدیکہ بلیے لیس بری منت دیسے انکہ ؛؛

تُونیں مان توں ساچ منجہ بول ساکھ　　جو انہوں تجہ ہوے ات دیل بھاگ

بھلیں جانیا راؤ تس دیل ماہنہ　　نہ تھا تیسرا کوئی ہم میل ماہنہ

یہی بول سیوٹ کہیا منجہ راؤ　　نجانیں دوتی راؤ کس منج بھاؤ

سنیا راؤ یہ بول اکھور کر　　بچھا دیا پدم راؤ کھن کیہہ پر

گھڑی کھانڈ لگ پڑ رہیا سدھ نہ　　کہ بن سدھ رہناں کچھو بدھ نہ

اٹھیا آڑ ہو بھی پڑیا یو پتنگ　　پڑیا یوں دسے جیوں طبیلا ترنگ

بلکتا پڑیا دیکھ تس راے دھن　　جو رادیں دیا ایک دھیر کر بچن

کہ توں راؤ گڑوا بڑا سیس جگ　　نہ سر راکھ توں تجبیں اٹھ چھات لگ

کھڑا ہوہ سینسار کی چند کر　　کہ سینسار سرواہ کی نند کر

نہ سنیا الولگ کہ سرواہ کس　　پڑیا سر جبے ہوے سرواہ تس

ستاہت جس ہوئے سرواہ ہوے　　گنواوے ستاہت کچو کرت توے

جبے دیہ کرتار دھن مال ابھر　　نہ چلنا تیسے جگ رگڑ مال کر

نہ کر بھیو کوئی منہ کھر سوپنکھ　　بلھے لس بڑے مت دیسے نہ انکھ

www.taemeernews.com

جو یو دُکھ تلی سکی ایک جگہ، تسے لوگ ملے کہ سکی کٹ سکہ،
لگن جی نروی دھوت کیوں نہ ہنسے، دھرت کیوں ہنسی نہ دیکھ کیوں نہ سہی،
نہ تیسا کچھ بولیے دھک دھکہ، جو جنتیں بسورئے بجے جرم دکھ،
نہ اتا کند منجہ کون نہ بھیجی، نہ باھر جتن بال بسی جیسی،

عذر خواہی کردن پدم با کدم

پدم راؤ اتھیا مہا کردبن، کندل بھیر ۲ و بھاؤ آسردن،
کمپا تیر ہو جیوں دھیا تھا ادھلہ، کمان ہو پڑیا بیک کی پائی تل،
بیا سیس باہر کیتی یک نبات، نہ یوں کوئی بنتی نہ بالک جات،
کہ توں ساج میرا گسائیں کدم، پدم رائے کہا نجھ پار کیرا پدم،
جہاں توں دھری پاؤں ہوں مونڈ ہردون، اپس ساری کلہ تو رہی کر کنہ،
جہاں نجہ سیوا تکہ بنتی اہین، اپس انگ لوہو کھاؤ روں تہیں،
کندھ ہی کو سدھی مجھے جان گو، مرت بول کی کان نہ کہنت گز،
نہ مٹی ہیں سدہ نہ سینس مدہا، نجھے سدھ ہو، نہ تلہار سدہ،
او

www.taemeernews.com

جو پر دُکھ نا ے سکے ایک چک ۔۔۔ تبے لوک مل رہ سکے کت سُکھ
گگن جے نہ روے دھرت کیوں ہنسے ۹۳۰ دھرت جے ہنسے نہ دنیا کیوں بسے
نہ تیسا کچھو بولیے دھک ۔۔۔ جو جس تھیں لبوری پڑے جسرم دکھ
نہ اِتا گنبد منج کوں بھیجئے ۔۔۔ نہ باہر جتن بال بسیجئے

عذرخواہی کردن پدم باکدم

پدم راؤ اٹھیا مہا کرد بن ۔۔۔ کنڈل پھیر اُدھا ہوا سر دبن
کھڑا تیر ہو جیوں رہیا تھا اُدھل ۔۔۔ کماں ہو پڑیا پنکھ کے پاے تل
اُچا سیں باہر کئی یک نہ بات ۱۳۵ ۔۔۔ نہ یوں کوئی ہوی نہ بن ناگ جات
کہ توں ساچ میرا گسائیں کدم ۔۔۔ پدم راؤ تجہ پاؤ کیرا پدم
جہاں تو دھرے پاؤ ہوں سر دھروں ۔۔۔ اپس سار کے لگ ترڑی کروں
جہاں تجہ پسیوا انگہ بہتے اہیں ۔۔۔ اپس انکھ لوہو بہاؤں تہیں
گبدھی کو ندھی مجھے جان کر ۔۔۔ مرے بول کے کان نہ گھنٹ کر
نہ میرے ہیں سُدھ نہ سیں بُدھ ۹۴۰ ۔۔۔ نہ منجہ سُدھ اوپر نہ تلہار سُدھ

www.taemeernews.com

ملون چندر سورج کرے بات کا لاجا اترجا ذلیت ساہ کہا تک ،
اچھا فرت سبد منجہ جکہانہ یو نہ دو ملکہا سبد سا آپے چلند جون ،
بھلی منہ وجہ جو یو ملکہا یو نہ ابرار ملک باک کسمد کہای ،
جہان آن جای ساج کرنان جہار نگرنان آن تہان جای جھو تا بہار ،
نہ جا نون کر ادا ادکس دوس یوہ دو بھانتی کیتی جیب منجہ چنر کر ،
جو کچہ ادیوب چپا منجہ کیا کہ اسیے ہا آپ منجہ کا دھیتی چنو کہار ،
کیا تھا جو مین ہا آپ بھت پا ادہتینا سو چھو رنکہ بھلین کیتی نیاو بھی ،
میرا بول باکھان تاکم بران نہ کہتین کہین کوی پنہا بو آہ ،
بدکن شدہ ساجی کیئے نہ لاک یو ملذ بنیاد بیٹھو سو بہت سکونہ ،
سوب یو نکرا آپ جن بیج کہا آئے بیچھو یو نبکرا کہای جن بہتہا ،
ولیکون نہ منجہ بجا یہ ددب بلا نہ کہتے منجہ بزل بولے چھل ،
نہ منجہ کرب یہ سوکی منجہ کھال درب ا سیے ترب سینک کیا منجہ کرب ،
کر نصب درب سرجل کیا مو نجکہ سو وہ در جلد کیو نئے منجہ کر
جسن

www.taemeernews.com

ہلوں چندر سورج کہ جے بات کل / اُترجائے نہ کیت سدھ کھات تل

اچھا فرحت سبد منج جگ مانہ یوں؟ / دُو مکھا سبد سانپ چکلند جیوں

کھلے ییں وہی (ہے) جو پرمل گھنے؟ / نہ اُپرار مکھ با کے کیسمل گھٹائے

جہاں چاہیے ساچ کرناں جہار / نکرناں تہاں جائے جھوٹا بہار

نہ جانوں کہ ادا دکس دوس پر / دو پھانٹی کی جیب منجہ چیر کر

جو کچھ آد پورب چڑھیا منجہ کپال / اسی پاپ منج کاڑھتیں جیو گھال

کیا تھا جو میں پاپ ہت پاؤ تھیں / سو چورنگ پھلیں کی نیاؤ تھیں

مرا بول باکھان تا گھر پران / نہ کہتیں کہیں کوئی تس کا بران

بڑے سدھ ساچے کہے ست پر / نہ بتیاؤ بھیجو سرب مت سر

سرب پونگرا آپ جن تیج کھائے / پچھو پونگڑا کھائے جن بیج مائے

ولے یوں نہ منجہ جان یہ درب بن / نہ کہتے منجھے بول بولے چکل

نہ منجہ گرب یہ سر کی منجہ گھال درب / اسی درب سر جگ کیا منجہ کرب

کہ جس درب سر جل گیا ہتے جگ / سو وہ درب، جل کیوں ہے منجہ جرم لگ

www.taemeernews.com

تسی دب بھلا جیو مکھ پرآن ؛ جو دائین رکی تس دو دہ تب بگھان

جدھاں میں کہیا تھا نہ گر گب رآہا ؛ تدھوں نہ منبا بول میرا آد نکھا

جو کچھ راو بولن لگا کرچ کرچ ؛ سو منج بیٹھ کہتا ہو پاپنج برخچ

جلو دیتی میری جو تج جا نکر ؛ برا کچ کہا ہوی پند آن کر

بہت جو کہ یہ منج میری شتاب ؛ نجانان جو میں بتکوں اوشتاب

نبادی کروں راو جی جنک راو ؛ نہ کرنا ن آ کہ گہا سن کہا وکہاو

اتال ایکہ کرراو منج مان دیہ ؛ کن او کن سہند مکہ منج جہان لی

دلی جہان من میں کرنت یو جتن ؛ جتن چو نکری سہند کہو نکی تن

دمی دوس میرا منجہے یوہ دان ؛ آ دوسی ہوا ہوں بھرو نہ سکا

کہتن کدم راو با پدم راو کہ خاطر خوجمع دار نکر

کہیا راو دھر کوں ہری پنگ جان ؛ بسری نہ پر جیو آپس تہاں نو آن

نہ من کہنت کر توں اپس دشت بولہ ؛ نہ سکا جان آپ تہیں اپس شت

سمند جو انسا ملی کس لگن ؛ کبھیں مکہ کہو نکی کبھیں دیکہ تن

تسی درب بھلا چھوڑے جگ پران ؛ جو دائیں رکے تس درب تب بجھان
جدھاں میں کہیا تھا نہ کر گرب راؤ تدھوں نہ سُنیا بول میرا دونکھاؤ
جو کچھ راؤ بولن لگا گرج گرج سو تج بیس کہنا پڑیا بُرج برج
بھلو جیب میری جو تجہ جبان کر بُرا کچ کہیا ہوئے پندان کر
بہت جو کرے یہ منجہ پڑی شتاب نجانیاں جو میں تجہ کوں ادشتاب
بناتی کروں جے سُنے پنکھ راؤ نہ کرناں کھڑگ گھاؤ سیر گھاو بجاؤ
اتال ایک گر راؤ منجہ مان دے گُن اوگُن سبد مُکہ منج جھانپ لے
ولے جھانپ من میں کریں یو جتن جتن جیوں کرے سمند گھونگھے رتن
دہی دوس میرا منجے دیہہ دان ادوسی ہوا ہوں بھروں سُکہ آن

گفتن کدم راؤ با پدم راؤ کہ خاطر خود جمع دارند

کہیا راؤ دھر کوں ہری پنکھ جان بسرے نہ پر جیو اپس تھا نو آن
نہ من گھنٹ کر توں اپس دُشٹ بول نہ سُکہ جان اب تھیں اپس شنشت بول
سمندر جو اپ ملے کس گگن کبھیں مُکہ گھونگے کبھیں دینے رتن گُن

www.taemeernews.com

کُن او کھن دِیا دِیہ سو کیوں پھر جو بھاند بھریا ہو کی سو بھی بھری !

کپسا پِن بھریا ہو کی جس ٹک بیتیہ سو کیتیں ٹک امرت سکے کا الدہ !

جدا انجان گھر دار جانی حلال یہ تیوں انجان تی بول بول جلال !

کہ جی توں بولی منجھی ذکر نہ / جی بولیا کریتھی مجھے سُکھ نہ !

وَلی تو ہَن جو کھتا کھات کر / جنا دن الہو کھات کی کھات وہ !

جدھاں تھیں میلیا الہو آج لگہ تدھاں تھیں کہوں جیو بجا لیا کو لکہ !

نہ اکلا نہ بجھلا الہو سب بولانہ کہیا سب ایک لیکہ داونیں بلکھائی !

آدھار کی بسھوتی کھیڑ دند الہو بکھانیاں پدر ملدا اونیں جتن !

ہری پنکھ کھیا کر بن رای دمن آپ سنہیں نکر دند کا رھنی بکن !

دکھایا منجھے الہو کر تار جانندا سی جان تن کنی کھون بدھ بان !

کہ جپ رکھنیں بار آیہ کھٹ کھاکہ ایسی کھیت جو گا دلی نیت کھائی !

جھابکہ دوار بند اور دو تی دسے کھٹلہ تس اچھتیں مجھے کیوں کھیں جلی !

جھاں جا مناتوں گھاں جائی پرنہ بتھادی تری ابن کجا ووں کیدھی !

www.taemeernews.com

گن اوگن دیا دیہہ سو کیوں پھرے　　جو بھاندے پڑیا ہوئے سو بھی برے

گسائیں بھریا ہوئے جس مکھ بس　　سو کس مکھ امرت سکے گا اُبس

جو اجان مُردار جانے حلال　　تیوں اجان تے بول بولن جلال

کہ جے توں بولے منجھے دُکھ نہ　　جے بولیا کریں بھی مجھے سُکھ نہ

ولے توں جو کہتا رہے (وہ) گھات کہہ　　جتا ون اگھات کی گھات وہ

جدھاں تھیں میلیا اکھر آج لگ　　تدھاں تھیں کہوں جیودے جا گیا کو لگ

نہ اگلا نہ پچھلا اکھر سب پران　　کہیا سب ایک ایک را نویں بکھان

ادھارا بھوتی کھپر دند اکھر　　بکھانیاں نڈر مِل راویں چتر

ہری پنکھ کہیا کہ بن را تے دھن　　اچنتیں نکر دند کاڑھن بکن

دکھایا منجہ آکھور کرتار جان　　اسی جان تن کس کہوں بُدھ مان

کہ جے راکھنیں باڑ آپ کھیت کھائے　　کسی کھیت پو کاڑے نیٹ دھائے

جو اک دوار بندا اور دوئی دیہہ کھول　　تِس اچھتیں تجھے کیوں کہیں جتے بول

جہاں جانتا توں تہاں جائے پر　　پتھاوے ترا پن نجا دوں کیدھر

www.taemeernews.com

بھی تجہ کفیا منیں بہر کجہ نہ بوجہ کر جی پوچھیا بھی نہ کجھ بوجھ کجہ
پدم راو گفتن کہ سخن پوشیدہ باید کرد
پدم راو پوچھیا کر دکھا نکیا موں کب دیا کیتی منجہ بکہ دشت لوپ
امو لگ بجن وہ جو دیکھیا کہے کہ جیوں موہ پہ دہانکے سوا یک لہے بجز
چلیا دیس دیوی بھر رات لگہ پڑی لی رہیا ناک انکھہ کہات لگ
ہوئی رات مدہم اندھاری کھینلہ سلاون چلیا بیکر تس جو کر دند
چلیا ساندھری سا ندھری ناک راو کہ جیوں نیر سو دھن چلا بہاو
گیا ناک پرسوت مندہر کدم جہوں مندہر دتہا لوک سوتا پدم
امت زکھیا لنہ آیا ار سر بو انسکی کوئی جیو بتی آپ سیں
پدم راو کون یوں براتیت لقویلہ آپس پو دریں گا دیجے جی
پدم راو منمیں دھریا یک بات کہ جس کی بات جیھی چڑھیا ناک داٹ ۸
اچت لی گیا لا راو نیں پدم الکد شیا باو آنکھ پدم
چڑھیا سدیت پو باندھ بھودا آیا جیو الکھوں تن راو جھوب
دس اول ایا جیسے ناکرایئہ کہ آخرہ دسیا دہ بھی ای پائی

۳۰ نمبر

www.taemeernews.com

بھی تجہ کہیا مین پھر کچھ نہ پوچھ　　کہ جے پوچھیا بھی نہ کچ توجہ کچھ

پدم راؤ گفتن کہ سخن پوشیدہ باید کرد

پدم راؤ پوچھیا کہ ڈھانکیا نروپ　　دیا کیستی منجہ جگ دشٹ توپ
امولک بچن وہ جو ڈھانکیا کہے　　کہ جیوں مُونہ ڈھانکے سوایک لہے
چلیا دیس دیوے پہر رات لگ　　ڈرے نے رہیا ناگ اکھر گھات لگ
ہوئی رات مدّھم اندھاری کھپند　　سُلاون چلیا بیگ تس جوگ دند
چلیا ساندھرے ساندھرے ناگ راؤ　　کہ جیوں نیر سودھن چلے اپ بھاؤ
گیا ناگ پر سوت مندھر کدم　　جہوندھر دڈھا لوگ سوتا پدم
اَمَت رکھہ پالن آڑ اڑ سر پرہ؟　　نسکے کوئی جیو تے آپ سیر
پدم راؤ کون یوں پرایت ہنوے　　اپس پورتی کار ہے جوے؟
پدم راؤ من میں دھریا ایک بات　　کہ جس بات چھچھے چڑھیا ناگ ذات
اہت لے گیا راؤ نیڑے پدم　　الگ دِستیا پاؤ آنگل کدم
چڑھیا بس سپت انگ پر ماندھ پھوڑ　　اُڑیا جیو آکھور تن راؤ چھوڑ
دِس اوّل آیا جیسے ناگ رائے؟　　کہ آخر دِسیا اوہ بھی رائے پائے

www.taemeernews.com

جو نیت کری کام جی کچ کوئی
نہ اِسکا عقل بھی اِسے سات ہوئی
کھولی کہانی لک دیکہ نرجے کری
بہر جیو نکہ لی بس جلیا مکہ بہر
کہاں تھیں نچھوتا کدھیں تیر بونطر کیا
بیٹھا تیھیں باؤ جیوں
انبر سنبس تل کر کیا پنکہ باتس
کہا دور کو راپ لی گر بلا مس
ملا تیں ہری پنکہ جلیا براقند
اس کور میں بیس کیتا بہان
عسکہا تہا جو دو بول جوکی نبود
تو بیسی تبھیں کور بہر آب سود
کیتا تہا کدم جیو جد جہور جکہ
انگ ہاں تہیں کیی دیسی جالک
کدم را او دیکھے جو روپ آپ چندہ کلی
سلک ہت جت کری پای بند
دنی ہت پا اعسار کرتار
آکن نکا سروا دینا تو اد ہار کون
کسا نیں سکی تون جو جیو گون
جو بوجھے کہ پی بوجھتی کا مرفہ
نہ پالنہ کدھیں دیہ تون ماس دھیر
نہ کوتی کدھیں جرم تجریب دیتہ
جترا نجان کون دیہ تو نہ نہی جان
ہوں اسو کوئی جان ہاتی نہ بھی بلا
مدھر بدہ بردھا دینا بہاوتہ
جیو اداد تہا تیوں ہوا وے

www.taemeernews.com

جو نیت کرے کام جے کچھ کوئے — اُسی کا بھلا بھی اُسی سات ہوئے

گھڑی کھانڈ لگ دیکھ نر جیو کر — پھرا جیوں کدے بس چلیا مکھ بھر

کماں تھیں نہ چھوٹا کدھیں تیر یوں — گیا . . . تیھیں باز جیوں

انبر سیں تل کر گیا پنکھ پاس — کہیا دوڑ گوڑ آپ لے کر بلاس

ملائیں ہری پنکھ چلیا پران — اُسی گوڑ میں بیس کیتا بہان

سِکھیا تھا جو دو بول جوگی بنود — تو بیسے تبھیں گوڑ دھر آپ سُود

گیا تھا کدم جیو جد چھوڑ جگ — تدھاں تھیں کئی دیس . . . . جا لگ

کدم راؤ دیکھے جو روپ آپ چند — گلے سلک ہت ہت کرے پائے بند

دُنیا بہت پا سار کرتار کوں — اَسِرواد دِیتا نرادھار کوں

گسائیں سکے توں جو جیو کرن — جو پوچھے کوئی پوچھنے کا مرن

نہ بانگہ کدھیں دیہہ توں ماس دِھیر — نہ کُوتے کدھیں جرو تجہ بن . . . . .

جو انجان کوں دیہہ توں جان پن — سو کوئی جان جانے نہ بجھ بال پن

مدھر بدھ پہ دھار(ن) دیتا بجھاؤ — جیو ادآ دتھاتیوں . . . . . ہو آؤ

سو ہدہی ہوا دیکر کوں راؤ کوں بستوتی دہان پازہ لگا چاؤ سون
گمز بند تھا ایک تینکھے سہن دہنی انگے لوما کیا ازہ جن
دھرت جوم بجھین سر پا بھرے سنبھال سنبھال اپنی تمار رکھیا لیال
بویا دیکہ انکھین مدھر بنک جات کمان ہو بناتی کیی اور ہات
کسانین بجھے کچ بوجھا بجائے کہ جب لک کسائین منجے کر بجھائیں
اسیدمن اتر سب کیا لوک تلک دکھیا راؤ نبری مدھر بدہ بل
چڑھیا لوک سب دیکہ راؤ اس پاس الیتی ہنکا دیا مدھر کر بسلر
بکن لگیا راؤ الہو بر کہات سن بھیں نکوہا بدلاتی کہ سن تھی پکر سب گیا
پھر پوچھیا راؤ پردہان کوں یوں کہ تجہ بن کسکوں نہ پتیاؤں
ندا تمہ مدہ پردہان کوں بہین بھرہا بناتی کیسی ات دھری ہاؤ
کن اوکن پیرائوں منجے کہ الکہ کہان تہان سو کر دیس بجالینا لک
ملوکیں منجہ ہوی لون اج بہ بنجوہ بہند بوجہوں کچھو باج بجہ
خند ہان تہیں الہ ماریا دالیا کہار پہ تدہان تہیں کٹیا راؤ جیو بچار

www.taemeernews.com

سو بُدھی ہوا دیکھ کر راؤ کوں   سو پردھان پا رہ لگا جاؤ سوں
کمر بند تھا ایک تیکھت سُہن   دھنی انگ لوہا کیا لوہ چن
دھرت چوم پچھیں سریا بھی سنبھال   سنبھال آپی ٹھار رکھیا کپال
پڑیا دیکھ انکھیں مدھر پلھہ جات   کماں ہو بناتی گئی اوڑ ہات
گسائیں تجھے کچھ بوجھا نہ جائے   کہ جب لگ گسائیں منجھے کہہ بجھائے
اِسی میں اُتر سب گیا لوگ تَل   رہیا راؤ نیڑے مدھر بدھ بَل
چڑھیا لوگ سب دیکھ راؤ آس پاس   اکیتی ہنکاریا مدھر کر بباس
کہیا راؤ اکھر گھات سر تھیں بچڑ   کہ سر تھیں بچڑ سب کہیا اکھر
پھر پوچھیا راؤ پردھان کوں   کہ تجہ بن کسی کوں نہ بتیاؤ(ں) ہوں
مدھر بدھ پردھان سر تھیں دَھر   بناتی گئی اُت دھری پاؤ پر
گُن اوگُن مرا توں منجھے کہہ الگ   کہاں تھاں سو کہہ دیس جالیں الگ
ملو کیر منجہ ہوتے لون آج تجہ   جو نی بھید بوجھوں کچھو باج تجہ
جدھاں تھیں اکھر مار[یا] اڑا لیا بھار   تدھاں تھیں رہیا راؤ تجھے منجھار

www.taemeernews.com

نہ سکیا بیسی ایک دیس سوں اڑ پیا، تنہ منڈپ گیا دھنی نار یو کیا ؛

بجانوں نکریہ بات اس چھند سیں ، جدھاں تھیں ہویا راو کنں پھندیں ؛

کنہ راو سکھی ہوا آس نہ بچار ، سو بڑ کھاں کوں نا ماں دیتی آدھار ،

پلھا کھائی دنہ و بلد بت بانت رائی ، اکھا کھائی پھل آب کیتا اکھار ،

ہلایا نہ اپنا کوئی بات سنو آر بچار ، اکھا کہیا چلائے دکھار ،

سو کیتی زاری بڑ دھاں کوں پان دیں ، گفیا بیکہ کر جگہ کوں دا آن دیں ؛

کنا دمیں مایہ گفیا آج نہیں ، سو دان کرنا کو جگہ بڑ تھمیں ؛

دینی بار کر او بخم جگہ جہاں بنگرے ، بدھ ھو دجے بار کر جگ پر ،

سیں ھادرن سو جو بلی نگرے ، دیں ھو تم بار کر تا آن کر ،

سبھی عمارت ہوئی او سر دیہال یک پنج رنگ بھر ترب نو رتنہ ؛

طبل دھول بر غون نفیر آن اٹھی لگ رنج یوں جوں اتھی کھر کھنی ،

لدم واو کرداں جھماں سن لکہ بجے اچار ہو جگہ کیا جگہ ہمکہ ،

www.taemeernews.com

نہ سُکھ بیں ایک دیس سواری کیا   نہ مندر گیا رہس ناری کیا
نہ جانوں کہ یہ بات کس چھند میں   جدھاں تھیں پڑیا راؤ کس پھند میں
کدم راؤ سُکھی ہوا اُس بچار   سو پردھان کوں مان دیتی ادھار
نپکھا کھائے دن ویل نت بانٹ رائے   اکھا کھائے گھر آپ کیتا اکھائے
پرایا نہ اپنا کوئی بات سنوار   جو آوے اکھا کھائے جائے ڈکار
سُکھی رائے پردھان کوں پان دے   کہیا بیگ کر جگت کوں دان دے
گت دو میزبانی کہیا آج تھیں   سو (کر) دان کرنا نو جگ پر تھیں
دئی بارگہ اونچ جگ جھانپ کر   بد... جو رہے بارگہ جگت پر
دئی ہادرے سو حویلی نگر   دئی ہر شہر بارگہ تان کر
سبھی عارتب ہوتے او بتر ڈھال   کہ پنج رنگ بہر دپ تو . . . .
طبل ڈھول برغوں نفیراں اُٹھے   گرج یوں (اُٹھے) جوں اٹھے کھڑکنے
کدم راؤ کرُ دان چھماس لگ   پرُ اُپکار ہو جگ کیا جگ مگ

www.taemeernews.com

رتن کدم راؤ در محل خرم دتریا فتح عیش و خوری
چلیا راؤ رنو آس میں رہنسل کر نہ سکیں ہوری راٹیاں نہ تماشا نکہ
سو بھر کیوں بد آئی کیتی ماس جو بنود اس بدمائی گر اگر جگہ
جبھیں رائی مندیں کیا سو کر بھر سکھا سن بر جب آئی بیٹھ
سنی سنگھ دھن

www.taemeernews.com

رفتن کدم راؤ در محل حرم دریافتن عیش و خورمی

چلیا راؤ رنواس میں رہس کر ۱۰۳۰ سکھی ہوئی رانیاں دِٹھا نین بھر؟

سو دھن کیوں بدھائی کئی ماس چھہ نبود اُس بدھائی کرا کر جبگ

جبھیں رائے مندھر گیا سو کھہ بھر ۱۰۳۲ سنگھاسن چڑھیا چت جا بیٹھ کر

سُنی سدھ دھن . . . . . .

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

فرہنگ

www.taemeernews.com

فرہنگ

(مثنوی کدم راو پدم راو)

آ

آکھنہ : بے وجہ

آکھوں : کہوں

آکھے : (آکھنا : کہنا) کہا

آگلا : زیادہ ۔ بہتر ۔ اگلو ۔ آگے

آگلی : زیادہ

آپ بل : اپنی قوت (سے)

آپنیں : اپنے

آد : قدیم ۔ اوّل ۔ آفرینش

آدمیں : آدمی

آس : شوربا

آسودکر : اطمینان سے ۔

آشتی : سہولت ۔

آل : تری یخی ۔

آن : آن کر ۔ لا

آن آن : لالاکر

آندوں : سمجھوں ۔ لاؤں ۔

آننا : لانا

آنو : لاؤ

آنے : لائے

آنیں : (آننا مصدر : لانا) لائیں

آدسی : آتا ہے ۔ آدے گا ۔

الف

ابدّھ : بیوقوف، بیوقوفی

ابھاگ : بدقسمتی

ابھال : بادل

ابھمان : غرور ۔ اندازہ ۔ قیاس

ابھر : گردو غبار ۔ خاک دھول ۔

ابھنگ : غیر فانی ۔ ہوشیار ۔

آپ : اپنا ۔

اپار : بے حد ۔ بے نہایت ۔

اُپاڑ : (اُپاڑنا ۔ اکھیڑنا) اکھیڑ

اُپاس : روزہ

اُپرار : اُدھر

www.taemeernews.com

اُپچار : تدبیر۔ علاج۔ خدمت گزاری۔ نصیحت

اپس: اپنے۔ اپنا

اُپکار: مہربانی

اپن :خود

اُت : سر

اِت : آتی

اَت : بے شمار۔ عمدہ۔ بڑھیا

اِتال : اب۔ اسی وقت۔ فوراً

اُتاول : جلدی۔ جلدباز

اُتّر: جواب

اُتّم : اعلیٰ

اُتھل جانا: ظاہر ہو جانا

اتھیں : ہتھیں (ہتھی کی جمع)

اَجات : ذات سے خارج

اُجگر: اژدہا

اجھو : اب۔ ابھی

اجھوں : اب۔ ابھی

اُچار: تلفظ۔ لہجہ۔ تعریف۔ راز

اُچادن : اٹھانا۔

اُچاؤں : (اُچانا : بلند کرنا) بلند کروں

اُچایا: (اُچانا، اوچانا، اونچا کرنا) اونچا کیا۔ بلند کیا۔

اُچائے : (اُچانا : بلند کرنا) بلند کئے

اچل : ساکن۔ قائم۔ مضبوط۔ بے جان

اچر : (اچل) ساکن۔ مستحکم۔ بے جان۔ پہاڑ

اچکلا : صاف شفاف۔ کیچڑ کے بغیر

اچوک: بے شبہ۔ یقینی۔ صحیح

اچھ : ہر (سندھی میں آج بھی مستعمل ہے)

اچھریاں :حوریں

اَچھے : رہے

ادآد : آغاز۔ آفرینشِ عالم

اُدار: (اُدھار) سہارا

اُدِت : سورج

اُداس : آزاد

اَدر : پتھر۔ چٹان۔ پہاڑی

اُدر : پیٹ۔ موٹاپن۔ گوشت دخون

اَدِک: زیادہ

اُدماد : شہوت پرستی۔ آوارگی۔ مستی۔ تکبر

اَدو : سورج

اُدوس : بے گناہ

ادوسی : بے قصور

ادھارا : اندھیرا

ادھاری: تاریکی

اَدھر: ہونٹ

اَدِھک: زیادہ

اُڈھال : بُرے ڈھنگ والی

اُڈھل : نہ ڈھلکنے والا۔ نہ گرنے والا۔ مضبوط

www.taemeernews.com

ارست : (امت) معنی ۔

ارتھہ کار : مطلب برآر

اردگان : نجوم کی ایک جدول جو استخراج نتائج میں دخل رکھتی ہے۔

اردگن : ضیافت

ارٹسری : مقابلہ ۔ سرکشی

اُسترہ : چھُری

استین : آستین

اسرواد : آشیرواد دعا، مبارکبادی

اسنگت : بے تعلق ۔ بے جوڑ

اسُوجھ : جسے سوجھ بوجھ نہ ہو ۔ بے عقل

اکاس : آکاش ۔ آسمان

اکایک : یکایک

اکراں : (اکھراں) اکر کی جمع، الفاظ

اکرن : ذکرنا۔

اکرن : (اکر کی جمع) الفاظ

اکھر : الفاظ

اکھر : اکھرناتھ جوگی جس کا ذکر مثنوی میں آیا ہے۔

آکھورنات : اکھرناتھ جوگی جس کا ذکر اس مثنوی میں آیا ہے۔

اکھیاں : آنکھیں

اَگ : آگ

اگیتی : پہلے سے

اُلاس : شوق

اُس : (اُشن) کھانے پینے کی چیز۔

اُلس کرنا : کھانا

الاسیں اُلاس : ذوق وشوق کے ساتھ

الگی : جُدائی ۔ علیحدگی

اُلجہ : اُلجھ

اُلجھان : اُلجھاؤ

الولگ : اب تک

اماں جائی : بہن

اُمت : زیادہ

اُمت ہدیا : ایک علم کا نام

امرت : آبِ حیات

امولک : بیش بہا ۔ قیمتی

انجاؤ : نادانستگی

اند : (اندھ) اندھیرا

اندکار : اندھیرا

انگ : جسم

آنیا : (آننا : لانا) لایا

اَن : غذا ۔ کھانا

انبر : آسمان

انجن : سُرمہ

اُنچہ : اُونچا

اندھہ : اندھیرا

اندھلا بیٹر : اندھا بیٹر

انک : آنکھ۔

www.taemeernews.com

اَنگ : جسم

اَنگے : آگے

اَنگل : انگلی

اَنگھے : آگے

انگھیں : آگے

انواو : مستواو

انہون : نہ ہونا

انے : اور

اَنیکی اَنیک : طرح طرح کے

او : وہ

اوبھ ہوا : (اوبھا ہونا : بلند ہونا) بلند ہوا۔

اوبھے : (اوبھنا : اُگنا، ابھرنا) اُگے، اُبھرے

اوت : پوشیدہ

اوچیتا : یکایک، اچانک

اورگن کرنا : قبول کرنا۔

آدرن : اوروں کو

اوڑے : (اُوڑنا : اُڑنا) اُڑے

اَوشگن : بدشگونی

اوکھد : دوا

اَوگھڑ : ناسمجھ۔ بے وقوف

اونچ : اونچا

اوہ : وہ

اوی : وہی

اَہت : دشمن۔ دشمنی

اہنکار : غرور۔ نخوت

ابیں : "اب" کی جمع ہیں

ایانا : چھوٹا۔ بے وقوف۔ انجان۔

ایکس ایک : ایک ایک

ایہہ : یہ

ب

باترن : باتیں

باٹ : راستہ

باج : بغیر

بار : موقع

بارگہ : خیمہ

بازارگانی : بیوپار۔ سوداگری

باسک : سانپوں کا بادشاہ

باسُکھہ : باسک، سانپوں کا بادشاہ

باسی : دوسرے دن کی

باکھر : وہ گائے جو دودھ سے ہٹ جائے۔

باگ : شیر

بال پن : بانک پن۔ لڑکپن

بانچسی : خیال کرے۔ خیال کرتا ہے۔

بانچے : سمجھے۔ خیال کرے۔

باڈ : بڑا۔

باوَلا : پاگل

باہ : آگ

بتانان : بتانا

بجرانگ : مضبوط جسم والا

www.taemeernews.com

بُجھ : (بوجھنا : خیال میں آنا) سمجھ

بجھاؤ : عقل ۔ سمجھ ۔ فہم

بجھلی : بجلی

بچار : فکر ۔ خیال

بچارک : فکرمند ۔ غور کرنے والا

بچن : بات ۔ کلام

بَدَل : بادل

بُدونت : عقلمند

بُدھ : عقل

بدھاوا : ترقی ۔ اضافہ ۔ مبارکباد

بُدھ گوڑی نہ کر : (بدھ گوڑی کرنا = الٹی بات سمجھنا) اوندھی عقل سے کام نہ لے۔

بُدھ مان : عقلمند

بدھن : (بڈھن) بڑھنا ۔ ترقی

بڈھے : (بڈھنا ۔ بڑھنا) بڑھے

برانا : غیر ۔ دوسرا ۔ بیگانہ

برج برج : رُک رُک کر

برجنا : انکار کرنا ۔ ممانعت کرنا ۔ مخالفت کرنا۔

برجیا : بات کی ۔ جواب دیا ۔ مخالفت کی ۔ انکار کیا۔

برچھپاک : بچھو۔

برسا برس : برسابرس ۔ سالہا سال

برلہ : (برلا) انوکھا ۔ عجیب ۔ شاذ و نادر

بروا : پودا ۔ درخت

بروبر : (۱) ٹھیک ٹھیک ۔ یقیناً (۲) بحر و بر ۔ خشکی و تری

برسے : بڑھے

بڑہی : بڑھئی

بِس : زہر

بساس : بسواس

بساہ : (بساہنا ۔ خریدنا ۔ مول لینا ۔ حاصل کرنا) حاصل

بَست : چیز

بِسر جائے : (بسر جانا = بھول جانا) بھول جائے۔

بَسَن : طرح

بسواس ۔ یقین ۔ بھروسا ۔ اعتماد

بسوری ۔ (بسرنا کا ماضی مطلق) فراموش کی ۔ بھول گیا۔

بکائے : بکے ۔ فروخت ہو۔

بکاین : حنظل ۔ انتہائی کڑوا ایک پھل ۔

بکنڈا کرن : (بھنڈا کرن) دو منزلہ بنانا۔

بکن : تدبیر

بَل : طاقت

بلکے : دیکھے ۔ پائے ۔ حاصل کرے۔

بلونڈی : طاقتور

بِن : بغیر

بُن : بُنیاد ۔ جڑ

بُلو : (بلنا = جلنا) جلو

بنات : عرض

بنار : آگ میں ۔ دوزخ میں

بنتی کرنا : عرض کرنا ۔ گذارش کرنا

بنتی کردن : عرض کردن ۔ گذارش کردن

بُند : بوند ۔ قطرہ

بندان : بندوبست

www.taemeernews.com

بولناں: بولنا۔
بونٹ: انگلی۔ انگلی
بیہار: (بیوہار) بیوپار
بھار: بوجھ
بھار: باہر
بھاگ: تقدیر۔ حصہ۔ قول
بھان: محسوس ہونا۔ معلوم ہونا۔ سورج
بھاؤ: نیت۔ انداز۔ عادت۔
بھاوتا: پسند۔
بھاوتا جیو کا: من پسند۔ جیسے دل پسند کرے۔
بہابے: بے بہا۔ بیش قیمت۔
بھبکتن: ہندوستان کے ایک قدیم راجہ کا نام
بھت: بہت۔
بھٹکن بھرے: بھٹکتے پھرے
بُھجنگ: بڑا۔ قوی۔ بہت ہی کالا
بھر: باہر
بھشت: دوزخ
بھرگ راؤ: ہندوؤں کا ایک رشی (خدا رسیدہ)
بھگ: تقدیر۔ عقل۔ دولت۔ کوشش۔ دھرم
بھگے: (بھگنا بمعنی ٹوٹنا) ٹوٹا ہوا۔
بُھل چک: بھول چوک
بھنڈار: خزانہ
بھنڈاری: مئی۔ سرمایہ دار۔ مخیر۔ خزانچی

بھنکارنا: برباد کرنا۔ خاک کرنا۔
بھوجن کرے: (بھوجن کرنا۔ کھانا) کھائے پیے
بھوکالا: بھوکا
بھوک مرنا: فاقہ کرنا
بھوئیں: زمین
بھوگ: کھانا۔ خواہش۔ عیش۔ ہم بستری۔
بھوندا: دھوکہ باز۔ مکار
بھوندکر: دھوکا دے کر
بھینٹ: دیوار
بھید: بید۔ وید۔ علم
بیجھو: دوسری مرتبہ۔ بعد کے لئے۔
بَیر: دشمنی
بیر بل: بھائی کی قوت۔ دوست کی مدد
بَیری: دشمن
بیرین: بیری کی جمع
بَیس کر: (بیسنا۔ بیٹھنا) بیٹھ کر۔
بیسی: (بیسنا۔ بیٹھنا) بیٹھی۔
بیگ: جلدی۔

پ

پا: پاؤں
پاتال: تحت الثریٰ۔ زمین کے نیچے کا حصہ
پاتھر: پتھر۔

www.taemeernews.com

پاچھے : پیچھے۔

پاردی : مخبر۔ خبر دینے والا۔ شکاری

پاگ : پگ، قدم۔

پان : تحریف۔ بڑائی۔ خود۔ پتا۔ داؤ۔

پانڈر : پیلا۔ زرد۔ سفید

پاھن : مہمان

پائے : پاؤں

پائے بند : غلام۔ قیدی

پائے ٹیک : استقلال سے

پایکی : گاؤں کا چوکیدار۔ پیغامبر

پت : بھروسا۔ اعتماد۔ عزت

پتال : پاتال۔ قعرِ زمیں

پتر : کاغذ

پت کرے : بھروسا کرے۔

پت کیا : (پت کرنا۔ مان لینا) مانا۔ بھروسا کیا۔

پٹن : شہر۔ بستی۔

پتنگ : پتنگا۔

پت ورت : شوہر کی معتقد

پتولی : کلی

پتھان : (پتھ) طریقہ۔ راستہ

پٹھانا : بھیجنا۔

پٹھاوانی : رخصت

پٹھایا : (پٹھانا۔ بخشش کرنا) بخشش کیا۔ بخشا۔

پتیاؤ : بھروسا۔

پتیاوں : (پتیانا۔ بھروسا کرنا) بھروسا کروں۔

پتیاوناں : بھروسا کرنا۔

پچتاوناں : پچھتانا۔

پچھیں : پیچھے

پدارت : ظاہر کرنا۔

پدم : سرخ تل۔ دانہ

پراستھان : پرایا استھان

پراپت : حاصل۔ حاصل ہونا۔

پراُپکار : دوسروں کی بھلائی۔

پران : جان۔ روح

پربت کنور : پہاڑ کا شہزادہ۔ طوطا

پربودھ : دوسرے کی عقل۔ پرائی عقل

پرپُرکھ : غیرمرد۔

پرپرپنچ : حیلہ سازی سے

پرت : محبت۔ پیار

پرتن : پرایا جسم۔ غیر جسم

پرتھمیں : زمین

پرتیو : پرتو۔ سایہ۔ عکس۔ نتیجہ۔

پرجیو : پرائی روح

پرچال : پرائی چال

پردیس نا : پردیس کا

پردیسیں : پردیسیوں (پردیسی کی جمع)

www.taemeernews.com

پُرس: آدمی
پَرس: پارس۔ وہ پتھر جو لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔
پرساد: فیض و برکت
پرس بھید: ایک علم کا نام
پرستا: (پرستاؤ) موقع۔ مصیبت۔
پرسوت: پیدائش
پُرُک: (پُرکھ) آدمی
پُرکھان: (پرکھ کی جمع) بزرگ لوگ
پرگور: دوسرے کا جسم۔ پرایا جسم
پرمان: وعدہ
پرمکھ: دوسرے کے منہ سے
پرمل: خوشی
پرن: (پڑن) پڑنا
پرنار: غیر عورت
پرن دیہہ: پڑنے دے۔ ہونے دے۔
پروار: خاندان
پردنس: دوسرا۔ غیر جنس۔
پرجیوا: تکلیف۔ بیماری
پسارے: پھیلائے۔
پسیو: پسینہ
پشتی: مدد
پلاس: شادمانی۔ مسرت
پلان: پالان
پلیٹ: لپیٹ
پلن: لیکن۔

پنک: پنکھی۔ پرندہ۔ بازو۔
پنکھیا: پرندہ۔
پنکھیرو: پرندہ۔ پنچھی۔
پُوت: بیٹا۔
پھائی۔ پہنائی۔
پُوچیا: (پوچھنا) پوچھا
پُورب: ابتدا۔
پورپٹن: بستی۔ آبادی۔
پُورن: پورا۔
پَون: ہوا۔
پُونچ: دم۔
پونگڑا: لڑکا۔ بچہ۔
پھلٹ پھوٹ: تتر بتر۔ پراگندہ
پھانٹی: ٹکڑا۔
پھاندا: رسّی
پھاندے پڑیا: پھندے میں آیا۔
پھتراں: پھتر کی جمع یعنی پتھر
پھول: بول۔ گفتگو۔ الفاظ۔ بات
پھپانا: پھَن (سانپ کا)
پہر: پھر
پھیتے: (پیچھے) دور ہو۔ ارے۔
پھیر: دوبارا
پھیرسکے: دور کرسکے۔
پیٹھا: بیٹھا۔
پینترا: چالاکی۔ داؤ

www.taemeernews.com

پیوناں : پینا

ت

تاپڑی : عبادت گذار

تادے : (تادنا ، گرم کرنا) گرم کرے ۔

تپاک : گرمجوشی

تتا : گرم

تد : تب ہی ۔ پھر بھی ۔

تدھیں : اس وقت سے

ترت : فوراً

ترفن : ترفنا

ترک : بچا کھچا ۔ جھوٹا ۔

ترن : سہارا ۔ تیرنا

ترن پن : جوانی

ترنگ : گھوڑا ۔

تری : عورت ۔

تریا : عورت ۔

ترین : تیری ۔

تس کا : اُس کا

تسے : اس کو

تسی تل ، اُسی گھڑی

تکھار : گھوڑا

تل : نیچے

تلاؤ : تالاب

تلادار : تلوار

تل تل : ذرا ذرا

تلہار : نیچے

تلھیں : نیچے ۔

تن : اُس نے

تنبول : پان

تواسی : تیسرے دن کی

تو بچہ : تو ہی

تہاں باج : تیرے سوا ۔ تیرے بغیر ۔

تھانو (ٹھانو) جگہ ۔ مقام ۔

تھر : قائم

تھل : تلے ۔ زیر ۔ زیر نگیں

تھن : تم

تھن : اُس کو

تھوں : اُن میں

تہاں : وہاں

تھان : استھان ۔ مقام ۔ ٹھکانا

تھائیں : لحاظ

تھنب : ستون

تھی : سے

تہیں : تو ہی

تھیں : سے

www.taemeernews.com

تے : پر

تیج : غصہ

تیسی : اس طرح کی

تیکھت جات : تیکھی ۔ تیز

تیں : تو

تیوں ہار : تیوہار

ٹ

ٹھار ٹھار : جگہ جگہ

ٹھانو : ٹھکانا ۔ جگہ ۔ بل

ٹھکائی کروں : (ٹھکائی کرنا ۔ مارنا پیٹنا) ماروں

ٹیک : ٹیک کر ۔

ج

جاسوں : جاؤں ۔ جاؤں گا ۔

جاؤں : جاؤں

جد : جب

جدکد : جب کبھی ۔ وقتاً فوقتاً ۔

جدھاں : جب کہ

جرجر : جل جل کر

جَبرم : ہمیشہ ۔ سدا

جرن : جلنا

جڑی : نباتات ۔ بوٹی

جس : توفیق ۔ طاقت

جسی : جیسی

جفت کرنا : مجامعت کرنا

جگ : زمانہ ۔ دنیا

جگاجوت : دنیا کو روشن کرنے والا

جگتر : تمام دنیا

جگ دشت : دنیا کی نظر

جگ مگ : روشن

جم : ہمیشہ

جماسے : ہمیشہ

جمھار : جمار ۔ ہمیشہ

جن : آدمی

جلانکور : پانی کی کوکھ ۔ سیپی

جناور : جانور

جنائے : (جنانا ۔ ظاہر کرنا) ظاہر کیے ۔ بتائے

جنے : جو

جوت : روشنی

جوڑی جئے : جوڑے ۔ اکٹھا کیا جائے ۔

جوگ : لائق

جوئی : جو بھی

جوئیں : جو

جوسی : عقلمند ۔ جستجو کرنے والے ۔ غور و فکر کرنے والے

جھار جھار : نثار ۔ قربان

جھانپ لے : چھپالے

جھانپنا : چھپانا ۔ ڈھانکنا

جھانپی : (جھانپنا ۔ ڈھکنا) ڈھکی

جھرے : گھسے ۔ داخل ہو

www.taemeernews.com

جھنگر : جھگڑا

جھونٹ کر : جھوٹ سمجھ کر

جبھی : جو بھی۔ یہی

جے : جو

جیب : زبان

جیستا : جتنا

جیشتی : زیادتی

جیوتی کر : (جیوتی کرنا = زندہ کرنا) زندہ کرکے

جیو دین : جان دینے کے لئے ' جان دینا

جیو لگ : ساری عمر تک

جیو لین : جان لینے کے لئے

جیوناں : جینا

چ

چاؤ : اشتیاق۔ شوق

چاپی : (چاپنا = دبانا) دبائے۔

چیت دھر : (چیت دھرنا = توجہ دینا) توجہ دے کر۔ خوشی کے ساتھ

چتر : ہوشیار

چتری : نقاش۔ مصور

چترے : (چترنا = تصویر بنانا) تصویر بنائے۔

چڑی : چڑیا

چُلک : اُنچ

چپکل : گندے

چلواڈناں : چلوانا

چمتکار : کرامت۔ عجیب چیز

چمکتار : (چمتکار) کمال۔ عجیب چیز

چنت : فکر۔ سوچ

چنتیں : (چنتنا = غور کرنا۔ سوچنا) غور کریں۔ سوچیں

چند : چاند

چنڈال : کمینہ۔ بدذات

چنگی : چنگاری

چوڈول : ڈولا۔ سنگھاسن

چوکے : بھولے

چو کھنڈ : چاروں طرف

چھات : چھاتی۔ سینہ۔ چھت

چھاچھا : چھاچ (دودھ کی)

چھاس : چھتے ہیں

چھند : فریب

چھند بند : فریب۔ عیاری

چھوڑسی : چھوڑے گا۔ چھوڑتا ہے

چھوندھر : (چھوں دھر) چاروں طرف

چیرا : چیلا۔ مرید

چیریاں : کنیزیں

ح

حمت : ہمت ' حوصلہ

www.taemeernews.com

د

وار : دروازہ

واس : غلام

واسریاں : باندیاں

واکھ : انگور

وان : بخشش ۔ خیرات

وانت کڑریا : دانت پیسے

دَت : بخشش

دُت : چمک ۔ تیزی

دِکھا : دیکھا ۔ دکھاکر

ددھا : خوفزدہ ۔ ڈرا ہو

دَر : دروازہ ۔ جگہ

دَرب : تکلیف ۔ دکھ

دُرباش : دُور باش

دِرِشت : نظر

دُرجن پنی : کمینگی

دروہ : دشمنی

دروہی : بُرا چاہنے والا ۔ دشمن

دِس : دیکھ کر

دِساور : پردیس

دِس آئے : نظر آئے

دِسے : (دسنا ۔ دکھائی دینا) دکھائی دے

دِشٹ : نظر

دُشٹ بھاؤ : بُرا خیال

دِشٹ تل : نظر کے نیچے

دگ : پریشانی ۔ اُلجھن

دلک : دلق ۔ گدڑی

دنیو : سورج

وند : دُشمن ۔ دشمنی

دِنماں : پورا دن ۔ صبح سے شام تک

دُنہ : دونوں

دوار : دروازہ

دِوال : دیوار

دو بھار : دو حصہ ۔ دو ٹکڑے

دُوت : قاصد ۔ سفیر ۔ ایلچی

دُوجا : دوسرا

دوچت : مذبذب

دوچِتا : مذبذب ۔ دو خیالوں کے ساتھ

دُود : دُودھ

دودَھر : دو ٹکڑے ۔ دو طرف

دوس : بُرائی ۔ الزام

دوکھا : دوڑا

دوگن : دُگنا

دولنگی : دوغلا

دومُکھا سبد : دو منھ والا لفظ ۔ ذومعنی لفظ

دوھتی بکر : دودھ دینے والی بکری۔

دوئی : فرق

دوئے : دوسری مرتبہ ، دوسری بار ، دو

دھات : چیز ۔ مادّہ۔

www.taemeernews.com

دھاک : ڈر

دھائے : (دھانا = دوڑنا) دوڑے

دھرت : دھرتی ۔ زمین ۔

دھرتی : دھرتی ۔ زمین

دھرن : دھرنا ۔ دھرنے کے لئے

دھر پی دھر : ہر جگہ ۔ ہر طرف

دھک دھک : دوڑ دوڑ

دھکسی : بھڑکتا ہے ۔ غصہ کرتا ہے ۔

دھن : عورت ۔ محبوب

دھن پات : عورت ذات ۔ بڑی رانی ۔ مہارانی ۔

دھنوربید : ایک علم کا نام

دھنی : مالک

دھنیں : دھنی ۔ مالک

دہوں : دونوں

دِئی : دی

دِیپے : (دیپنا = نظر آنا) نظر آئے

دیتی : دی

دیتے : (مصدر دینا کا ماضی مطلق) دئے

دیٹھ : نظر

دیٹھا : دیکھا

دیس : وطن

دیس : دن

دینہار : دینے والا

دیسنتری : جلا وطن

دیسے : (دیسنا = دکھائی دینا) دکھائی دے

دیکھیں : دیکھنے سے

دین : دینا

دِیوا : چراغ

دیورا : دیا ۔ چراغ

دیہہ : دے ۔ دیتا ہے

ڈ

ڈاین : چڑیل

ڈُلے : (ڈُلنا = ہلنا) ہلے

ڈنبر : دھوم دھام ۔ کشادہ

ڈنڈوت : تسلیم ۔ کورنش

ڈوہ : (ڈھونا) ڈھو

ڈھانکیا : ڈھانکا ۔ چھپایا ۔

ر

راتوا : رات

راج بند : قیدی ۔ غلام

راج تخل : راج گدی

راج دَل : شاہی فوج ۔ رعایا

راکھ : (راکھنا = رکھنا) رکھ

راکھنیں : رکھنے کے لئے

www.taemeernews.com

راماں : راماین ۔ داستان

رانیں : رانی

راواں : طوطا

راوت : شہنشاہ ۔ مہاراجہ

رادہ : راجہ

رائے : راجہ

رائے جوگ : بادشاہ کے لائق

رائے دل : شاہی فوج

رت بھید : ایک علم کا نام

رتن : موتی

رُچ : خواہش

رچاوے : سجائے ۔ بنائے

رَچنہار : بنانے والا ۔ خالق

رَچیا : (رچنا، مصدر، پیدا کرنا ۔ جمانا) پیدا کیا ۔ بنایا۔

رُکھ : درخت

رکت : خون

رُکھ (رودکھ) درخت ۔ پیڑ۔

رکھپال : محافظ۔

رَلی : کھیل

روچند : حیرانی کی بات

رُوم : سلطنتِ روما

رنواس : محل سرا

روپ بھان : حسن کا سورج

روج : روگ ۔ بیماری

روچند : حیرانی کی بات

روگ : بیماری

روندھتی : (روندھنا ، کچلنا) کچلتی

روی : سورج

رہس : کھیل کود ۔ اختلاط

رہس ناری کیا : عورت سے اختلاط یعنی زنا کی سے ملا

رہسی : رہے گا

رہنہار : رہنے والا

رِیت : طریقہ ۔ قاعدہ ۔ دستور

رِیس : طریقہ ۔ تقلید۔

ذ

ذنب : ایک غیر مرئی ستارہ کا نام ہے جس کا مقام قطب جنوبی میں ہے ۔ دُم دار ستارہ

س

سات : ساتھ

ساچا : سچا

ساد : (سواد) مزہ ۔ لطف

سار : طرح

ساسان جم : ساسانی بادشاہ جمشید

ساک : ساکشی ۔ گواہ

ساکھ : سمجھ ۔ قیاس کر ۔ دوستی ۔ نصیحت

ساکھ ہو کر : (ساکھ ہونا ، تصدیق ہونا) تصدیق ہو کر ۔ سچائی کے ساتھ

سال : تکلیف

سانبھ : سمجھ ۔ خیال کر۔

سانچ : سچ ۔ سچائی کے ساتھ

www.taemeernews.com

سانچسی : سچ سمجھ

ساندرے ساندرے : آہستہ آہستہ

ساہ : ساہوکار

سبد : لفظ

سُبُدھ : عقلمند

سُبدھی : عقلمند

سبھالوک : دربارِ عام

سبیت : عمدہ

سپت : سارا ۔ سارے

سپت : سات ۔ ہفت ۔

سپورن : تمام ۔ کامل ۔ پورا

ست : سچ ۔

ستاہت : سچائی

ست بھید : ایک علم کا نام

ستّھر : فنا ۔ برباد

ستونت : سچا

ستال : پھینک

سُجات : اعلیٰ نسل

سُجان : عقلمند

سچوئی : سچائی ۔ راستی

سدھ : نصیحت ۔ عقل کی بات ۔ خدارسیدہ لوگ

سدھ ساچے : عقلمند اور سچے

سُدھ لیڈول : (سُدھ لینا : رستہ لینا) راستہ لوں ۔

سُڈھال : خوش وضع

سراہ : سراہنا ۔ تعریف کرنا ۔

سرب : تمام ۔ ہرایک ۔

سرپ : سانپ، رینگنا

سرجیا : (سرجنا : پیدا کرنا) پیدا کیا ۔

سرشت : پیدا کیا

سرکھنڈ : پیشانی

سُرگ : (سورگ) جنت

سُرنگ : خوش رنگ

سروپ : خوبصورتی

سری : سر

سرے : (سرنا : مناسب ہونا، سزاوار ہونا ۔ لائق ہونا)
مناسب ہو، لائق ہو، سزاوار

سرے : (سرنا : مکمل ہونا، پورا ہونا) مکمل ہو ۔
پورا ہو ۔

سریا : (سرنا : پیدا کرنا) پیدا کیا ۔ انجام پایا ۔

سریر : جسم ۔

سسا : چاند

سستر : شستر

سکال : تمام

سکت : طاقت

سُکرت : اچھا کام

سُکھی : خوش

www.taemeernews.com

سَل : مچانس

سلک : عزت، سلوک

سلگی : (سلگی) مجلسی ۔ درباری ۔ صاحب عزت

سلگی : مجلسی ۔ درباری

سلے : (سلنا، چھبنا) چھبے

سمند : سمندر

سُنّا : سونا ۔ قیمتی دھات

سُنار : حسین عورت

سنتر : ستر

سنجا : سنجا، شام تک

سنجری : بادشاہی

سنجوگ : موقع ۔ اتفاق

سنچریا : پھیلایا

سندیہہ : شک

سنکھپال : ایک قسم کا ہتھیار

سنگ : سنگت

سنگھات : سنگت ۔ ساتھ

سنگھاسن : تخت ۔ بالکی ۔

سنمکھ :
سن مکھ : } سامنے

سُنّنا : سونا ۔ مشہور قیمتی دھات

سُنن ہار : سُننے والا

سنور : طریقہ ۔ طرح ۔ جلد

سنوریا : محبوب

سنھاریا : بارکا ۔ سنبھالا

سو : وہ ۔ تو

سودھنے ، سودھنا ۔ جستجو کرنا۔

سُور : ۱ بہادر ۲ سُورج

سُوس : خشکی ۔

سوک پن : رقابت

سوکے : سُکھائے

سُوکھ : سُکھ ۔ خوشی

سوکی : سوکھی

سُول : درد ۔ تکلیف ۔ سولی ۔ کانٹا

سولاوے : سُلادے

سول : (سو) وہ

سُول : قسم

سوہار : مناسب

سوہائی ہوئی : ایسا ہی ہوا

سوھے : بھائے ۔ پسند ہو۔

سُہار سکے : برداشت کر سکے

سہائی : ایسی ہی

سہس : ہزار

سہسرپائے : ہزارپا ، کھنکھورا

سُہن : عُمدہ

سہند : سینڈ ۔ ایک خاردار جھاڑی

سہے : زیب دے ۔ اچھا معلوم ہو ۔ زیبا

سیانان : عقلمند ۔ ذی فہم ۔ سمجھدار

سیت : سردی

سیتی : سے

www.taemeernews.com

سیتیں ؛ سے

سیس ؛ سر

سینہ دوری کرول ؛ مہانی کرول

سینک ؛ تنکا

سیو ؛ سیوا ۔ خدمت

سیوا دھرول ؛ خدمت کرول

سیوٹ ؛ آخر ۔ نتیجہ ۔ کامیاب ۔ انتہا ۔ حد درجہ

سیوکی ؛ غلام

ش

شنک ؛ شک و شبہ

شنکا ؛ شک و شبہ

ط

طبیلا ؛ طویلہ

غ

غلولے ؛ گولے

ق

قفا ؛ پیچھے

ک

کابڑی ؛ کپڑے والا۔

کاپسترا ؛ فریب ۔ دھوکا۔

کات ؛ تصوّر

کاترائی ؛ مشکلات ۔ الجھنیں

کانٹ ؛ کاٹ

کاج ؛ کام

کاڑ ؛ (کاڑنا ، نکالنا) نکال

کاڑھول ؛ (کاڑھنا ، نکالنا) نکالوں

کال ؛ کل

کانپ ؛ بانس یا لکڑی کی پتلی سی کھپچی

کانکرا ؛ کنکر

کانون ؛ قانون

کاوڑی ؛ بزدل

کبُدھی ؛ بے وقوف

کُبَل ؛ کم طاقت ۔ کمزور

کبی ؛ کبھی

کپال ؛ پیشانی ۔ سر

کپٹ ؛ دغابازی

کپٹ بھاؤ ؛ بدنیتی

کِت ؛ کہاں

کُتا ؛ کُت

کِت انگ ؛ کس طرح

کتک ؛ کتنے

کجات ؛ کم ذات

www.taemeernews.com

کُچان : بے وقت
کھجورا : کنکھجورا
کچھ : کچھ
کچھو : کچھ
کڈل : طاقتور
کدھیں : کبھی
کڈھنگ : بداطواری
کرت : کام
کرتار : خالق
کرجے : (کرجنا = کم ہونا) کم ہو
کرسوں : کروں ۔ کرسکتا ہوں
کُرنگ : بُرا رنگ
کرن ہار : کرنے والا
کریں : کر
کساؤ : پرہیز
کسیٹ : کچرا ۔ کثافت
کستوری : مُشک
کسمل : تکلیف ۔ دُکھ
کُکڑا : مُرغا
کلپ : قوتِ مردی کی دوا
کِل کِل ہونا : شور شرابا
کُلتر : خدا، قادرِ مطلق
کلنک : سیاہی
کُلہ : کلاہ، تاج ۔ ٹوپی
کِن : کیس

کن : کان
کناسی : وحشت
کنبلی : کملی
کنبھال : کمہار
کنجھال : (کنجال) کائی
کنجہ کرن : ہندوستان کے ایک قدیم راجہ کا نام
کندم کروں : روشن کروں
کندوری : دسترخوان ۔ فاتحہ کا کھانا
کُنڈل : گھیرا ۔ حلقہ
کنشٹ : (کنشٹھ) سب سے چھوٹا ۔ ادنیٰ
کُنک : گیہوں ۔ ذرّہ
کنور : شہزادہ
کوبھیس : بُرا حال ۔ بدحال
کوپ : غُصّہ ۔ رنجش
کوپ بھاؤ : غصّہ سے
کوِت : کبت ۔ شعر
کوتا : کُتا
کوترا : کُتا
کُونک : بُرا کام
کُوتے : کُتّے
کوٹ : کوٹ کر ۔
کوچریاں : گلی کوچے
کوڈھا : ٹیڑھا
کوڑبانی : احمقانہ بات ۔ جھوٹی بات
کول : قول ۔

www.taemeernews.com

کُوَن : کون

کوہ : کنواں

کوئے : کوئی

کویَسن : جستجو کرنا

کہ : یا

کھان : کان ۔ ذخیرہ

کھاندے ۔ کاندھے (واحد کاندھا)

کھانڈ : کھنڈ ۔ حصّہ

کھپر : ٹکڑا

کھپر : پیالہ ۔ کچکول

کھَپند : گہری تاریکی

کھتر : کھتا

کھتری : بہادر ۔ سپہ چیلن

کھڑگ : تلوار

کھڑگ دَاد : تلوار کا دھنی

کھڑگ گھاؤ : تلوار کا زخم

کھگل : بے جان

کھَن : کھانا

کھند : (کندھ) کندھا

کھنڈا : (کھانڈا) تلوار

کہنہار : کہنے والا

کھورس کیا : مار ڈالا

کھوڑ : بُرائی ۔ نقصان

کھونٹ : کنارہ ۔ طرف

کے : کر

کیتا : کیا

کھیدی : (کھیدنا ۔ نکالنا ۔ مار بھگانا) مار بھگائی

کیرا : کا

کیری : کی

گ

گادھرا : گدھا

گاڑھ (گاڑھنا ۔ گاڑنا ۔ بلند کرنا) بلند کرے

گال : گالی ۔ بول ۔ بات

گانٹھ : گانٹھ

گانٹھ دینا : گرہ لگانا

گانڈا : گنا

گُپت : پوشیدہ ۔ خفیہ

گپتھار : پوشیدہ ۔ خفیہ

گج : ہاتھی

گج بھار : ہاتھی کا بوجھ

گدلا : میلا ۔ ناراض ۔ بدلا ہوا

گراس : نوالہ ۔ لقمہ

گرب : غرور ۔ خود بینی

گرُڈ : ایک جانور جو ہندوؤں کے خیال میں وشنو کی سواری میں تھا

گرڈوا : بہادر ۔ گراں ڈیل

www.taemeernews.com

گسائیں : آقا۔ مالک

گگن : آسمان

گن : گُن

گجوڑ : گٹھ مل کر

گمن : جانا

گن اَوگن : نیکی بدی۔

گند : (گندھ)؟

گندا : ناچیز۔ حقیر۔

گنوارہ : جاہل۔ بے وقوف۔ گنوار

گُو : فضلہ۔ پاخانہ

گوت : قبیلہ

گوڑ : گور۔ جسم

گون پال : گوپال۔ کرشن کا لقب

گھات : داؤ۔ نقصان

گھاتکی : گھات کرنے والا۔ نقصان رساں

گھال : (گھالنا۔ چھوڑنا۔ ڈالنا) ڈال۔ چھوڑ۔ ڈال کر

گھالیں : (گھالنا۔ ڈالنا) ڈالیں۔ رکھیں

گھاؤ : زخم

گھٹ : کم، کمی

گھٹنات : فکر۔ اندیشہ

گھروس : (گھروسنا۔ گھسیڑنا) گھسیڑ کر

گھرے : مانگے۔ چاہے۔

گھڑی : وقت۔ پل

گھن : آسمان

گھنائے : بڑھائے۔ زیادہ کرے۔

گھن بن : چرچا

گھنٹ : گھٹ۔ دل

گھنی۔ زیادہ۔ بہت

گہوں۔ وقت

گیان : دانائی۔ عقل۔ فہم

ل

لاب : نفع

لابھ۔ فائدہ

لانپ جھانپ : اختلاط

لاؤ : لایا، لائے

لاہ : فائدہ۔ نفع۔ لالچ

لک :
لک لک : } لق لق۔ ایک آبی پرندہ

لکھا کھوں : لاکھوں

لکھن : لکھیں

لگ : تک

لگ لگ : لق لق۔ ایک آبی پرندہ

لگوں : تک

لوپ : چھپا کر

لوپ گیا : (لوپ جانا۔ چھپ جانا) چھپ گیا

لوچ : تکلیف۔ رنج

لوچ : حلق سے اتارنا۔ نگلنا

لوڑے : (لوڑنا۔ خواہش کرنا) چاہے خواہش کرے۔

لوک : دنیا۔ مخلوق

www.taemeernews.com

لون : نمک

لوہ : لوہا

لوہال : لوہار

لبھے : قیمت

لیجئے : لیا جائے

لیک : لکھ

لیکھ : حساب

لیکھیا : (لیکھنا، لکھنا) لکھا۔ شمار کیا

لینیں : لینے

لیوں : لوں

لیہ : لے۔ لیتا ہے

م

ماٹ : مٹکا۔ برتن

ماٹی : مٹی

مادھی : مادہ

مارت گیا : مارا گیا

مارگ : راستہ

ماس : مہینہ۔ گوشت

ماکھی : شہد

ماگ : (مارگ) راستہ۔ طرف

مانک : موتی

مانہ : (تلفظ ماں) میں

ماؤ : ساتھ

مائی : ماں

مائے : ماں

میت : میتر۔ دوست

مَت : عقل

مچھندر : تندرست و توانا

مد : شراب

مُدرا : علامت۔ نشان

مدھر : میٹھا

مرجاد : حد

مرن : مرنا

مرو : مرے

مَس : روشنائی

مُشالا : مشعل

مُکٹ : تاج

مکٹھن : تاج

مُکھ : مُنہ

مکھ پانین : (مکھ پانی) آبرو۔ عزت

مَن : دل۔ جی۔ باطن

من بھگیا : دل ٹوٹ گیا۔ نفرت ہوگئی

منج تے سرے : مجھ سے برداشت ہو

منجھار : بیچ میں۔ درمیان

منڈان : کائنات۔ منظر

www.taemeernews.com

مندر : محل

مندھر : مندر

منکا : (من کا) دل کا

من لوپ : دل میں پوشیدہ

من لوب : دل میں لالچ

منوکت : روح ۔ باطن ۔ جو دل میں ہو

مَنہ : میں

موا : مرا

موت : مرنا

موٹ : مُشت ۔ مُٹھی

موٹھ : مُٹھی

مُورک : مُورکھ ۔ نادان

مول : قیمت ۔ مول ۔ جڑ

موہ : محبت ۔ لالچ

مہاں بل : بڑی طاقت والا

مہریا : کہاری

میالوپ : پوشیدہ مہربانی

میاں : مہربانی

میترپنا : دوستی

میراج : میراہی ۔ "ج" تاکیدی

میگ : بادل

مین : ادنیٰ ۔ ذلیل ۔ کم درجہ کا ۔

ن

ناات : (نات) مہری

نات : (ناتھ) مالک ۔ سوامی

ناد : آواز

ناگر : باشندہ ۔ ہوشیار

نانو : نام

نایک : سردار ۔ سرہنگ ۔ فوجی افسر

نِت : ہمیشہ

نچاہے : نہ چاہیے

نچھوڑی جیے : نہ چھوڑیے

نِدان : آخرکار ۔ انتہا ۔

نرادھار : بے سہارا

نراسی : ناامید

نرجیو : مُردہ

نردھار : بے سہارا

نرس : پھیکا ۔ بے مزہ ۔ خراب

نرک : دوزخ

نرملا : صاف

نرروپ : جس کا کوئی روپ نہ ہو

نس : رات

نسنگ : بے تعلق ۔ جُدا

نکت : (نکھت) آخرکار

نکرسوں : نہ کروں گا

نکو : نہیں

نکھ : ناخن

نکھنڈ : مکمل

نگھند : مطلق ۔ اطمینان کے ساتھ

www.taemeernews.com

نوکھنڈ : تمام دُنیا

نونو : غرور۔

ننھاں : ننھّا۔ چھوٹا

ننھیں : ننھّا۔ چھوٹا

نوار : نبیڑ۔ ختم

نواؤ : (نوانا۔ جھکانا) جھکاؤ

نوُل : عجیب۔ انوکھا

نھاس : (نھاسنا۔ بھاگنا) بھاگ

نہ سرمو کپاس : نہ سرروئی کی طرح سفید ہو

نہوسی : نہوگا۔ نہیں ہوتا

نیاؤ : انصاف

نیب : نیم

نیٹ : صاف۔ استقلال

نیر : پانی

نیڑے : نزدیک۔ پاس

نیکا : عمدہ

و

واج : تیزی

وارو : بات

وارتا : خبر۔ کیفیت۔ افواہ۔ بات

وِراس : بدمزہ۔ بے ذائقہ

وِرام : آرام

ورتمان : زمانۂ موجودہ۔ حال

ورشتی : بارش

وک : بگلا۔ سفید

وُندی : قیدی

ونس : جنس۔ خاندان

ویرا : جُدا

ویل : وقت۔ گھنٹہ

ہ

ہارسی : ارتا ہے۔ ارے

ہاک : (ہانکنا۔ شور کرنا) شور ہنگامہ

ہان : نقصان

ہانک : چھلنی

ہت : ہاتھ

ہت پن : ہمدردی

ہتو : ہمدردی

ہتونت : مہربان۔ دوست

ہری : لاج۔ شرم

ہست : ہاتھ۔

ہمیں : ہم

ہنڈول : (ہنڈنا۔ گھومنا مارا مارا پھرنا)۔ مارا مارا پھرول۔

ہنکار : (ہنکارنا۔ بُلانا) بُلا کر لا۔

ہنکارسی : بلاتا ہے۔ بلاوے

www.taemeernews.com

ہنکارن کردن: بُلاوَن

ہنکاریا: (ہنکارنا۔ بلانا۔ پکارنا) بلایا۔ پکارا

ہنگ: طریقہ

ہنمان: ہنومان جی۔ ہندوں کا ایک دیوتا

ہول: چتا

ہوں: میں

ہیاں: دِل

ہیم جات: سونا

ہین: ادنیٰ۔ حقیر

ہیوہ: شوق۔ محبت

ہیَں: دِل۔ باطن

ی

یتنی: اتنی

یتی: اتنی

یش: شہرت۔ ناموری

یکس: ایک

یکنگ: ایک ساتھ۔ ہم صحبت

یی: یہی

www.taemeernews.com

ضمیمہ نمبر ۱

تعارف
سلاطینِ بہمنی

پہلا بادشاہ: علاء الدین حسن بہمن شاہ ۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء ۷۵۹ھ / ۱۳۵۸ء

مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" میں جو اشعار "مدح سلطان علاء الدین بہمنی نور اللہ مرقدہٗ" کے عنوان کے تحت ملتے ہیں وہ اسی بادشاہ کی شان میں لکھے گئے ہیں۔ یہ بادشاہ بہمنی سلطنت کا بانی ہے۔ تاریخوں میں مذکور ہے کہ یہ علاء الدین خلجی کے مشہور سپہ سالار ظفر خاں کا بھانجا تھا جو ۱۲۹۸ء میں منگولوں سے لڑتا ہوا مارا گیا تھا اور خلجی خاندان کے خاتمے کے بعد اس کا خاندان افلاس کا شکار ہوگیا تھا۔ یہ خاندان ملتان میں آباد تھا۔ بھانجے کا نام بھی ظفر خاں تھا جو تلاش معاش میں ملتان سے دہلی آیا اور اپنی صلاحیت، محنت اور فہم و فراست سے ترقی کرتے کرتے امیر صدہ بن گیا۔ جب امیرانِ صدہ محمد تغلق کے ظلم و ستم کا شکار ہوئے تو اس کے خلاف بغاوت کرنے والوں میں ظفر خاں پیش پیش تھا۔ محمد تغلق کی شکست اور امیرانِ صدہ کی کامیابی کے بعد ۱۳۴۵ء میں پہلے اسمٰعیل مخ ناصر الدین شاہ کے لقب سے تختِ سلطنت پر متمکن ہوا لیکن دو سال بعد امیرانِ صدہ نے ظفر خاں کو بادشاہ منتخب کر لیا جو علاء الدین حسن بہمن شاہ کے لقب سے تخت پر بیٹھا اور بہمنی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ علاء الدین حسن بہمن شاہ ایک علم دوست بادشاہ تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے: محمد خاں، داؤد خاں، احمد خاں، محمود خاں۔

دوسرا بادشاہ: محمد شاہ ۷۵۹ھ / ۱۳۵۸ء ۷۷۶ھ / ۱۳۷۵ء

محمد شاہ ایک اچھا منتظم اور صاحبِ تدبیر بادشاہ تھا۔ اس نے نہ صرف سلطنت کے انتظام کو مستحکم کیا بلکہ دستورِ سلطنت بھی بنایا۔ اس کے وزیر اور خسر سیف الدین غوری نے "نصائح الملوک" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ مجاہد شاہ اور فتح خاں۔

تیسرا بادشاہ مجاہد شاہ ۷۷۶ھ / ۱۳۷۵ء ۷۷۹ھ / ۱۳۷۸ء

انیس سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ اس کی مدتِ سلطنت صرف تین سال ہے۔ داؤد شاہ نے سازش کر کے

www.taemeernews.com

اسے قتل کرادیا اور خود تخت پر بیٹھ گیا۔

چوتھا بادشاہ : داؤد شاہ ‏ ۷۷۹ھ/۱۳۷۸ء — ۷۷۹ھ/۱۳۷۸ء

چاہ کندن را چاہ در پیش۔ ابھی سلطنت کرتے ایک ماہ پانچ دن ہی گزرے تھے کہ مجاہد شاہ کی بہن روح پرور آغا نے اسے قتل کرادیا۔

پانچواں بادشاہ : محمد شاہ ثانی ‏ ۷۷۹ھ/۱۳۷۸ء — ۷۹۹ھ/۱۳۹۷ء

یہ علاء الدین حسن بہمن شاہ کے بیٹے محمود خاں کا لڑکا تھا۔ اس کے دورِ حکومت میں بہمنی سلطنت نے بہت ترقی کی۔ امن و امان قائم رہا۔ فضل اللہ انجو اس کے استاد تھے۔ اس بادشاہ کے زمانے میں بہت سے علماء دکن میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی کے زمانے میں حافظ شیرازی کو بھی دکن آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن وہ سمندر کے طویل سفر کی وجہ سے نہ آئے۔ اور شکریہ کے طور پر ایک غزل لکھ کر بھیج دی جس کے صلے میں ایک ہزار اشرفیاں حافظ شیرازی کو بھجوائی گئیں۔ حافظ کی غزل کا مطلع یہ ہے :

دمے باغم بسر بردن جہاں یکسر نمی ارزد ✦ بمے بفروش دلقِ ما کزیں بہتر نمی ارزد

محمد شاہ ثانی کے دو بیٹے تھے۔ غیاث الدین اور شمس الدین۔

چھٹا بادشاہ : غیاث الدین ‏ ۷۹۹ھ/۱۳۹۷ء — ۷۹۹ھ/۱۳۹۷ء

سازش سے شراب پلا کر اسے اندھا کر دیا گیا۔ مدتِ سلطنت ایک ماہ بیس روز ہے۔

ساتواں بادشاہ : شمس الدین ‏ ۷۹۹ھ/۱۳۹۷ء — ۸۰۰ھ/۱۳۹۷ء

پانچویں بادشاہ محمد شاہ ثانی کا دوسرا بیٹا۔ اسے فیروز شاہ نے اندھا کر کے قلعہ بیدر میں قید کر دیا۔

آٹھواں بادشاہ : فیروز شاہ ‏ ۸۰۰ھ/۱۳۹۷ء — ۸۲۵ھ/۱۴۲۲ء

یہ علاء الدین حسن بہمن شاہ کے لڑکے احمد خاں کا بڑا بیٹا تھا۔ اس کا دوسرا بھائی احمد شاہ ولی بہمنی ہے۔ محمد شاہ ثانی نے ان دونوں بھائیوں کی تعلیم کا بہترین انتظام کیا تھا۔ میر فضل اللہ انجو ان کے معلم تھے۔ خود بھی عالم تھا اور علماء کا قدردان بھی۔ شاعر بھی تھا اور عروجی و فیروزی تخلص کرتا تھا۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز ہی کے عہد میں (۸۱۵ھ / ۱۴۱۳ء) میں گلبرگہ تشریف لائے۔ ۱۴۰۱ء میں فیروز شاہ نے تقی الدین انجو کی قیادت میں تیمور لنگ کے پاس سفارت بھیجی۔ جواب میں تیمور نے

www.taemeernews.com

فیروزشاہ کو تحفے بھجوائے اور تحریری فرمان کے ذریعہ دکن، گجرات اور مالوہ فیروزشاہ کو عطا کئے۔ فیروزشاہ کے دو بیٹے تھے۔ حسن خان اور مبارک خان

نواں بادشاہ: شہاب الدین احمد شاہ ولی بہمنی ۸۲۵ھ / ۱۴۲۲ء ۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء

حضرت گیسو دراز نے فرمایا تھا کہ فیروزشاہ کے بعد احمد خاں بادشاہ ہوگا۔ فیروزشاہ اپنے بیٹے حسن خاں کو بادشاہ بنانا چاہتا تھا اور احمد خاں کو اندھا کر دینا چاہتا تھا۔ دونوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ فیروزشاہ ہار گیا۔ احمد خان احمد شاہ کے نام سے تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اسی مہینے فیروزشاہ کا انتقال ہوگیا۔ اسی سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑا۔ دوسرے سال بھی قحط کے آثار نمودار ہوئے اور انسان و جانور بھوک سے مرنے لگے۔ سب نے دعائیں کیں جو بے اثر رہیں۔ بادشاہ نے ایک بلند ٹیلے پر چڑھ کر نماز استسقاء ادا کی اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔ اسی وقت آسمان پر بادل چھا گئے۔ اور چھم چھم مینہ برسنے لگا۔ اس واقعہ کے بعد سے وہ عوام میں احمد شاہ ولی کے نام سے مشہور ہوا۔ زندگی میں سب اس کی ولایت کو مانتے تھے۔ مرنے کے بعد زندگی سے زیادہ اس کی ولایت کی قدر کرنے لگے۔ یہ ایک ذی علم بادشاہ تھا۔ اسی کے زمانے میں گلبرگہ کے بجائے بیدر کو ۱۴۲۹ء میں پائے تخت بنایا گیا اور اسی بادشاہ کے زمانے میں فخر دین نظامی نے اپنی مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" تصنیف کی۔ غالب گمان یہ ہے کہ یہ مثنوی بیدر ہی میں لکھی گئی۔ اس عہد کے ایک بڑے شاعر شیخ آذری نے "بہمن نامہ" لکھنا شروع کیا۔ احمد شاہ حضرت نعمت اللہ کا بھی معتقد تھا۔ اسی کی درخواست پر انہوں نے اپنے پوتے شاہ نوراللہ ابن شاہ خلیل اللہ بت شکن کو بیدر روانہ کر دیا اپنے والد کی وفات کے بعد شاہ خلیل اللہ بت شکن بھی تشریف لے آئے۔ بادشاہ نے ان کے بیٹوں شاہ نوراللہ اور شاہ حبیب اللہ سے اپنی بیٹیاں بیاہ دیں۔ اس کی مدت سلطنت ۱۴ سال ہے۔ احمد شاہ ولی بہمنی کے تین بیٹے تھے، علاء الدین، محمد خاں اور داؤد خاں۔

دسواں بادشاہ: علاء الدین احمد شاہ ثانی ۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء ۸۶۲ھ / ۱۴۵۸ء

اس بادشاہ کی مدت سلطنت سترہ سال ہے۔ دکنی و غیر دکنی کے درمیان کشمکش کا سلسلہ اسی بادشاہ کے زمانے میں شروع ہوا اور اسی تفرقہ کی بنا پر سلطنت میں ضعف پیدا ہو گیا جو آئندہ رنگ لایا اور یہ عظیم سلطنت پارہ پارہ ہو کر پانچ سلطنتوں میں تقسیم ہوگئی۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ ہمایوں، حسن خان اور یحییٰ خاں۔

گیارھواں بادشاہ: ہمایوں شاہ ۸۶۲ھ / ۱۴۵۸ء ۸۶۵ھ / ۱۴۶۱ء

اس بادشاہ کی مدت سلطنت ۳ سال ہے۔ یہ بہت ظالم و جابر بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے بھائیوں کو قید میں ڈال دیا۔

www.taemeernews.com

حیدر کی بغاوت میں کوتوال کو لوہے کے پنجرے میں بند کرکے ہر روز اس کا ایک عضو کاٹا گیا۔ دوسرے باغیوں کو درندوں کے سامنے ڈلوایا گیا۔ اپنے بھائی حسن خاں کو شیر کے سامنے ڈلوا دیا۔ اور خود محل کے بالا خانے پر بیٹھا تماشا دیکھتا رہا۔ اس نے بہمن شاہ کی تمام اولاد کو بھی ایک ایک کرکے قتل کرا دیا۔ شاہ حبیب اللہ اسی کے زمانے میں شہید ہوئے۔ اس کے مرنے پر لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ کسی شاعر نے کہا،

ہمایوں شاہ مُرد و رَست عالم ✦ تعالیٰ اللہ زہے مرگِ ہمایوں

اس کے تین بیٹے تھے، نظام شاہ۔ محمد شاہ اور احمد شاہ

بارھواں بادشاہ: نظام شاہ ۸۶۵ھ / ۱۴۶۱ء — ۸۶۷ھ / ۱۴۶۳ء

تخت نشینی کے وقت اس کی عمر ۸ سال تھی۔ خواجہ جہاں تُرک اور خواجہ محمود گاواں، ہمایوں شاہ کی وصیت کے مطابق، اتالیق بنائے گئے اور اس کی بیوی مخدومہ جہاں (والدہ نظام شاہ) مشیر خاص مقرر کی گئی۔ اس بادشاہ کی مدت سلطنت صرف دو سال ایک ماہ ہے۔

تیرھواں بادشاہ: محمد شاہ لشکری ۸۶۷ھ / ۱۴۶۳ء — ۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ء

اپنے بھائی نظام شاہ کی وفات کے بعد ۹ سال کی عمر میں تخت سلطنت پر بیٹھا۔ خواجہ جہاں، خواجہ محمود گاواں اور مخدومہ جہاں پہلے کی طرح کام کرتے رہے۔ اس کی تعلیم کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اس کا دورِ سلطنت بہمنی سلطنت کا بڑا دور شمار ہوتا ہے۔ لیکن فرقہ وارانہ کشمکش زہر کی طرح ساری سلطنت کے رگ و پے میں سرایت کرتی رہی اور اس کے تدارک کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ خواجہ محمود گاواں ساری سلطنت کو سنبھالے ہوئے تھا۔ سیف الدین غوری کے بعد محمود گاواں بہمنی سلطنت کا دوسرا بڑا وزیر تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی سے اس کی خط و کتابت تھی۔ محمد شاہ نے سازشیوں کے بہکانے پر محمود گاواں کو ۸۸۶ھ / ۱۴۸۱ء میں قتل کرا دیا اور اسی کے ساتھ بہمنی سلطنت کے در و دیوار بھی گرنے لگے۔

چودھواں بادشاہ: محمود شاہ ۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ء — ۹۲۴ھ / ۱۵۱۸ء

محمد شاہ کا بیٹا محمود شاہ تقریباً بارہ سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ اس کے زمانۂ سلطنت میں صوبے دار طاقت پکڑنے لگے اور سلطنت کی مرکزیت کمزور پڑنے لگی۔ جگہ جگہ بغاوتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس بادشاہ کی مدت سلطنت ۳۷ سال ہے لیکن آخری دنوں میں وہ صوبے داروں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہ گیا تھا۔

www.taemeernews.com

پندرھواں بادشاہ:	احمد شاہ ثالث	۹۲۴ھ / ۱۵۱۸ء	۹۲۷ھ / ۱۵۲۱ء
سولہواں بادشاہ:	علاء الدین شاہ سوم	۹۲۷ھ / ۱۵۲۱ء	۹۲۸ھ / ۱۵۲۲ء
سترھواں بادشاہ:	ولی اللہ	۹۲۸ھ / ۱۵۲۲ء	۹۳۱ھ / ۱۵۲۵ء
اٹھارواں بادشاہ:	کلیم اللہ	۹۳۱ھ / ۱۵۲۵ء	۹۳۴ھ / ۱۵۲۷ء

یہ سب کٹھ پتلی بادشاہ تھے۔ صوبے دار کم و بیش خود مختار ہو چکے تھے۔ ان کی مدتِ سلطنت علی الترتیب دو سال ایک ماہ، ایک سال تین ماہ، تین سال اور تین سال ہے۔

اور اس طرح وہ دریا جو علاء الدین حسن بہمن شاہ کے زمانے میں چڑھنا شروع ہوا تھا فرقہ وارانہ کش مکش و نفرت، ملکی و غیر ملکی کے جھگڑوں، بادشاہوں کی عیاشی، کردار کی پستی اور ظلم و جبر کے باعث ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خشک ہو گیا۔ ہمیشہ رہے نام اللہ کا۔

www.taemeernews.com

ضمیمہ نمبر ۲

شخصیات

(جن کا ذکر مثنوی میں آیا ہے)

۱- محمد صلی اللہ علیہ وسلم شعر نمبر ۳۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے خاندان کا سلسلہ حضرت ابراہیمؑ سے ملتا ہے۔ آپ ان کے بڑے بیٹے حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہیں۔ آپؐ کا تعلق عرب کے معزز قبیلہ قریش کی ایک اہم شاخ بنو ہاشم سے تھا۔ آپؐ کے والدِ ماجد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔ والد کی وفات کے چار ماہ بعد پیدا ہوئے۔ ابھی چھ سال کے تھے کہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا اور جب آٹھ سال کے ہوئے تو دادا عبدالمطلب بھی وفات پاگئے۔ دادا کے انتقال کے بعد آپ کے چچا ابو طالب نے پرورش کی۔ پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ سے عقد ہوا اور اسی زمانے میں آپ غارِ حرا میں جاکر شب و روز عبادات میں مصروف رہنے لگے۔ جب چالیس سال کے ہوئے تو رمضان کے مہینے میں حضرت جبرئیلؑ نے رسالت و پیغمبری کی بشارت دی۔ رسالت سے پہلے بھی آپ پاکباز، صادق اور امین مشہور تھے۔ چنانچہ صفا کی چوٹی پر کھڑے ہوکر جب آپ نے اہلِ قریش کو پکارا اور سب جمع ہوگئے تو اُن سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ "اے لوگو! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک لشکرِ جرار جمع ہے اور تم پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ ہے تو کیا تم مجھ کو صادق سمجھو گے؟ لوگوں نے کہا ہم نے تجھ کو "الصادق الامین" پایا ہے تو جو کچھ کہے گا حق اور صداقت پر مبنی ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے دعوتِ اسلام دی اور ان کی زندگی کا وہ دَور شروع ہوا جو تکالیف و مصائب سے پُر ہے۔

آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں جن پر کلامِ الٰہی وحی کی صورت میں نازل ہوا۔ قرآن رشد و ہدایت ہے: محمد راشد و ہادی۔ قرآن نے جو کچھ کہا محمدؐ نے اس کو کر دکھایا۔ آپ کی زندگی قرآن کا عملی نمونہ تھی۔ آپؐ نے قرآن کے ذریعہ عقیدۂ توحید پر روشنی ڈالی جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ ایک ایسی ہستی کا نام ہے جو اپنی ذات و صفات میں ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ہمتا و ہمسر۔ توحید کے ساتھ رسالت کے بنیادی عقیدہ کی اصلاح کی اور بتایا کہ تعلیم کے لیے مُعلّم کی شخصیت کا بڑا دخل ہے۔ انسان نہ خدا ہے اور نہ خدا کا بیٹا بلکہ بشر اور انسان ہے۔ قرآن کی تیسری بنیادی اصلاح یوم آخرت ہے کہ جب ہر انسان کے اعمال کا حساب ہوگا اور انسان اپنے کردار کی جزا و سزا پائے گا۔ اسی کو یوم القیامہ یا یوم الحساب کہتے ہیں۔ نبوت کے تیرہویں سال میں آپؐ نے مکہ معظمہ سے مدینۂ منورہ ہجرت فرمائی۔ اس سے کچھ عرصے پہلے آپؐ معراج پر تشریف لے جاچکے تھے۔ اور معجزۂ شق القمر بھی مکہ معظمہ ہی میں ظہور میں آچکا تھا۔ ہجرت کے بعد انؐ کا پیغام

www.taemeernews.com

اور دینِ اسلام تیزی سے پھیلنے لگا اور اسی کے ساتھ مختلف جنگوں کا آغاز ہوا جن میں سے جنگِ بدر، جنگ اُحد، جنگِ خندق وغیرہ آنحضرتؐ کی زندگی کی اہم جنگیں ہیں۔ سنہ ۱۱ھ میں وفات پائی [۱]۔

آپ کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے جس کا ہر واقعہ محفوظ ہے۔ ثابت قدمی، استقلال، محبت، حسنِ اخلاق و حسنِ سلوک، بے نیازی، فقیری، باعمل زندگی، مساوات، حقوقِ انسانیت، عدل و انصاف، صداقت و امانت کے ذریعہ آپؐ نے انسانیت کو ایک ایسا درس دیا جو ہمیشہ زندہ و باقی رہے گا۔

۲۔ ابوبکرؓ شعر نمبر ۴۵

نام عبداللہ، کنیت ابوبکر اور صدیق عتیق لقب تھا۔ والد کا نام عثمان تھا۔ راست بازی، حق پرستی اور اخلاص کی وجہ سے آپ کو صدیق اکبر بھی کہا جاتا ہے۔ آپ قبیلۂ قریش کی شاخ بنی تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ سنہ ۵۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ جوان ہونے تو تجارت کرنے لگے۔ بردباری، تدبر، امانت، دیانت اور حسنِ اخلاق کے باعث آپ سارے علاقے میں شہرت رکھتے تھے۔ آپ آنحضرتؐ کے ہم عمر تھے۔ اور بچپن ہی سے دونوں کے تعلقات گہرے تھے [۲]۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے اسلام قبول کیا۔ قریش کے معزز لوگوں میں صرف ابوبکر صدیق ایسے تھے جنھوں نے رسولِ خدا کا ساتھ دیا۔ حج کعبہ کے موقع پر جب لوگ مکہ میں جمع ہوتے تو آپ رسول اللہ کے ساتھ ساتھ ایک ایک خیمے میں جا کر ان کا اور اسلام کا تعارف کراتے۔ اس طرح ہزاروں عرب رسول اللہ کے مذہب سے واقف ہوگئے۔ یہ حضرت ابوبکر کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ قریش کے کئی معزز لوگ ایمان لے آئے جن میں عثمان غنیؓ، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ کے نام نمایاں ہیں۔ جب آنحضرتؐ نے نبوت کا اعلان کیا تو حضرت ابوبکر نے اپنی ساری دولت اسلام کے لئے وقف کردی [۳]۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ کا زمانۂ خلافت سنہ ۱۱ھ تا سنہ ۱۳ھ تقریباً سوا دو سال ہے۔ ہجرت کے سفر میں آپ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ قرآن مجید میں آپ کی رفاقت کا ذکر آیا ہے [۴]۔ ہر جنگ میں آپ شریک رہے۔ سنہ ۹ھ میں آنحضرتؐ نے آپ کو امیرِ حج مقرر کیا تھا۔ بیماری کے زمانے میں امامت کے فرائض بھی آپ ہی نے انجام دیئے تھے۔ اپنے زمانۂ خلافت میں آپ نے فتنوں کو دبایا۔ ملکی انتظام کو بہتر بنایا اور ملک شام فتح کیا۔ عراق اور ایران کی طرف بھی

---

[۱] تفصیل کے لئے دیکھئے قصص القرآن جلد چہارم ص ۲۱۲ تا ص ۵۱۹ معارف پریس اعظم گڑھ ۱۹۵۲ء

[۲] تاریخ اسلام حصہ اول از شاہ معین الدین ندوی ص ۲۳۹ معارف پریس اعظم گڑھ ۱۹۵۲ء

[۳] حضرت ابوبکر کے سرکاری خطوط مولفہ خورشید احمد فارق ص ۴۰ ندوۃ المصنفین۔ دہلی ۱۹۶۰ء

[۴] ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (قرآن مجید)

www.taemeernews.com

شائع کیجیے۔ آپ کا ایک بڑا کارنامہ تدوینِ قرآن ہے۔ آپ کے دور کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں کوئی کام ایسا نہیں ہونے پایا جو رسول اللہ کے زمانہ میں نہ ہوا ہو۔ ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۔ عمرؓ شعر نمبر ۴۵

آپ کا نام عمرؓ کنیت ابوحفص اور لقب فاروق تھا، والد کا نام خطّاب تھا۔ آپ قریش کی شاخ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ تقریباً سنہ ۵۸۲ء میں پیدا ہوئے۔ شہسواری، نیزہ بازی اور فنِ سپہ گری میں مہارت رکھتے تھے۔ فنِ خطابت میں بھی کمال رکھتے تھے۔ بڑے عالی دماغ اور شکوہ و دبدبہ کے انسان تھے[۱]۔ ابتدائی زمانے میں آپ اسلام کے شدید دشمن تھے ایک دن آنحضرتؐ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں کسی نے کہا کہ پہلے بہن بہنوئی کی خبر تو لو جو مسلمان ہو چکے ہیں غصّہ سے بھرے ہوئے بہن کے گھر پہنچے اور بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ بہن نے جو قرآن مجید پڑھ رہی تھیں کہا کہ تم کچھ بھی کر دو ہم اسلام نہیں چھوڑیں گے۔ عمرؓ نے کہا اچھا جو کچھ تم پڑھ رہی ہو مجھے بھی سناؤ۔ قرآن مجید کی آیات سُنیں تو ایسا اثر ہوا کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور پھر جا کر خانۂ کعبہ میں نماز ادا کی۔ آنحضرتؐ نے اس جرأت و حوصلہ مندی پر انہیں فاروق کا لقب دیا۔ ہجرت کے بعد حضرت عمرؓ تمام بڑے بڑے معرکوں میں شریک رہے۔ قبولِ اسلام کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی طرح اپنا جان و مال سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا۔ حضرت عمرؓ کے تدبر، حق پرستی، صاف گوئی، انتظامی صلاحیت سے اسلام کو بے حساب فائدہ پہنچا۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ مسندِ خلافت پر بیٹھے۔ آپ کا زمانہ خلافت کا بہترین زمانہ تھا۔

ان کے زمانۂ خلافت میں فتحِ عراق، فتحِ شام، فتحِ مدائن، فتحِ ایران اور فتحِ فلسطین و مصر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

حضرت عمرؓ کا زمانۂ خلافت ۱۳ھ سے ۲۳ ہجری تقریباً ساڑھے دس سال ہے۔ ۶۳ سال کی عمر میں ایک ایرانی غلام نے نمازِ فجر ادا کرتے ہوئے قاتلانہ حملہ کیا۔ کچھ عرصے بعد آپ وفات پاگئے[۲]۔ آپ کے دس سالہ دورِ خلافت میں ایران و روم کی عظیم الشان سلطنتوں کے پرزے اڑ گئے۔ اور ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ تک اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ ان ساری فتوحات میں ظلم و جور کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں آیا[۳]۔ سنِ ہجری کا آغاز بھی حضرت عمرؓ نے کیا۔ عدل و انصاف اور مساوات و اخوت پر مبنی نظامِ حکومت کی وجہ سے سارا معاشرہ خوشحال ہو گیا اور اسلام تیزی کے ساتھ پھیل کر ہر طبقے کے لئے قابلِ قبول ہو گیا۔ اسی وجہ سے ان کا دورِ خلافت اسلام کا دورِ زرین کہلاتا ہے۔

۱۔ تاریخِ اسلام حصہ اول ص ۱۳۹ از شاہ معین الدین ندوی۔

۲۔ تاریخِ اسلام حصہ اول از شاہ معین الدین ص ۱۵۹

۳۔ ایضاً ص [illegible]

www.taemeernews.com

عثمانؓ شعر ۴۵

۴۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد ۲۳ھ میں حضرت عثمان مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کا نام عثمان اور والد کا نام عفان تھا۔ ہجرت نبوی سے ۴۷ سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلۂ قریش کی شاخ بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آنحضرتؐ کی دو بیٹیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے آپ کے ساتھ ہوا۔ اسی لیے آپ "ذوالنورین" کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اپنی دولت اور جود و سخا کی وجہ سے "غنی" کے لقب سے بھی موسوم کیے جاتے ہیں۔ ہجرت کے بعد آپ تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ نے اپنا جان و مال سب کچھ اسلام کے لیے وقف کر دیا تھا۔ غزوہ تبوک میں حضرت عثمانؓ نے آدھی یا تہائی فوج کے اخراجات خود برداشت کیے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور ایک ہزار دینار نقد بھی دیئے۔ آپ کے دورِ خلافت میں خراسان، جرجان، بلخ، ماوراء النہر، آذربائیجان، آرمینیا، طرابلس وغیرہ فتح ہوئے۔ ان فتوحات کے بعد ایک طرف تیونس، مراکش، الجزائر کے علاقے مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔ اور دوسری طرف اسلامی حکومت کی حدود اسپین، چین اور ہندوستان سے جا ملیں۔ آپ ہی کے زمانۂ خلافت میں بحری بیڑا تیار ہوا جس نے شام کے ساحل پر رومیوں کے بیڑے کو شکست دی۔ اسی زمانہ میں رومیوں نے اسکندریہ پر حملہ کر دیا تھا وہاں بھی رومیوں کو شکست ہوئی۔

حضرت عثمان کے زمانے میں جب یہ اطلاع ملی کہ مختلف علاقوں کے مسلمان قرآن مجید کو مختلف قرأت سے پڑھتے ہیں تو انہوں نے حضرت ابوبکر والا نسخہ منگوا کر اس کی بہت سی نقلیں تیار کرائیں۔ اور مختلف علاقوں میں بھجوا دیں۔ قرآن مجید آج تک اسی قرأت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

فیاضی، نرم دلی، جود و سخا، صبر و تحمل، حیا اور مہمان نوازی میں آپ بے مثال تھے۔ آپ کا دورِ خلافت ۲۳ھ سے ۳۵ھ تک رہا اور ۸۲ سال کی عمر میں آپ بھی شہید کر دیئے گئے۔

علیؓ شعر نمبر ۴۵

حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی۔ لقب اسد اللہ۔ ابوطالب کے بیٹے اور آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ بچوں میں سب سے پہلے آپؓ ہی نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرتؐ نے اپنی چہیتی بیٹی فاطمہؓ کا عقد بھی آپ کے ساتھ کیا۔ ابتدا سے لے کر وفات تک آپ آنحضرتؐ کے شریک رہے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد قدرتاً حضرت علیؓ خلافت کے متوقع تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ کے انتخاب کے کچھ عرصے بعد یہ آزردگی دور ہو گئی۔ اور آپ دونوں خلفاء کے زمانے میں مجلس شوریٰ کے رکن رہے[1]۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ۳۵ھ میں آپ خلیفہ ہوئے۔ اس وقت ہر طرف فتنہ و فساد نے سر اٹھا

---

[1] تاریخ اسلام حصہ اول، از شاہ معین الدین ندوی۔ معارف پریس اعظم گڑھ ص ۳۰۲

www.taemeernews.com

رکھا تھا اور سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ عثمانؓ کے قاتلوں سے قصاص لینا ضروری ہے۔ لیکن حضرت علیؓ کی مجبوری یہ تھی کہ ایسی جماعت کے ساتھ کیا کروں جس پر میرا کوئی قابو نہیں ہے[۱]۔ مخالفوں نے اس مسئلہ کو سیاسی مسئلہ بنا دیا۔ امیر معاویہ نے حضرت عثمانؓ کا خون آلود پیراہن اور ان کی بیوی نائلہ کی کٹی ہوئی انگلیاں دمشق کی جامع مسجد میں آویزاں کردیں جس سے لوگوں کے جذبات اور بھڑک اٹھے۔ جنگِ جمل اور امیر معاویہ سے جنگ اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ جب امیر معاویہ کی فوجیں شکست کھانے لگیں تو انہوں نے اپنے سپاہیوں کو قرآن مجید دے کر آگے بڑھایا اور اعلان کیا کہ بہتر ہے اللہ کے کلام سے فیصلہ کریں۔ دونوں طرف سے حَکَم مقرر ہو گئے۔ حضرت علیؓ کی طرف سے ابو موسیٰ اشعری اور امیر معاویہ کی طرف سے عمرو بن العاص۔ دونوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ حضرت علیؓ اور امیر معاویہ دونوں کو معزول کر دیا جائے۔ اور خلافت کو شوریٰ پر چھوڑ دیا جائے۔ ابو موسیٰ نے منبر پر کھڑے ہو کر اس امر کا اعلان کر دیا۔ لیکن عمرو بن العاص نے کہا کہ ابو موسیٰ نے اپنے آدمی کو معزول کر دیا ہے۔ میں بھی اس کو معزول کرتا ہوں لیکن اپنے آدمی معاویہ کو برقرار رکھتا ہوں۔ اس سے اختلاف اور بڑھ گیا۔ اسی زمانے میں ایک ایسا گروہ بھی پیدا ہو گیا جو حضرت علیؓ اور امیر معاویہ دونوں کا مخالف تھا انہیں خوارج کہا جاتا ہے۔ نہروان کے مقام پر حضرت علیؓ نے خارجیوں کو شکست دی۔ اسی زمانے میں امیر معاویہ نے مصر اور یمن پر قبضہ کر لیا اور حضرت علیؓ کے زیرِ نگیں دوسرے مقبوضات کی طرف بھی پیش قدمی شروع کر دی۔ غرض کہ مسلسل خانہ جنگی کی صورت پیدا ہو گئی۔ ۴۰ھ میں دونوں کے درمیان صلح ہو گئی جس کی رو سے شام، مصر اور مغرب کا علاقہ امیر معاویہ کی حاکمیت میں آ گیا اور حجاز، عراق اور مشرق کا پورا علاقہ حضرت علیؓ کی خلافت میں رہا۔ اسی سال ایک خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم نے نمازِ فجر کے وقت کوفہ کی مسجد میں حضرت علیؓ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے تین دن بعد ۶۳ سال کی عمر میں وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

حضرت علیؓ کا سارا دورِ خلافت خانہ جنگیوں میں گزرا لیکن اس کے باوجود سیستان اور کابل میں کچھ فتوحات حاصل ہوئیں اور بحری راستے سے کوکن پر بھی حملہ ہوا۔ حضرت علیؓ بہادری، جانبازی اور علم میں یکتائے روزگار تھے۔ آج بھی "یا علیؓ" کا نعرہ میدانِ جنگ میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔

۶۔ حاتم شعر نمبر ۷۲

حاتم طائی کا نام اپنے جود و سخا کی وجہ سے ایسے ہی ضرب المثل بن گیا ہے جیسے صبرِ ایوبؑ یا خزانۂ قارون۔ حاتم طائی زمانۂ جاہلیت کا ایک شہسوار اور صاحبِ دیوان شاعر تھا جو چھٹی صدی عیسوی کے نصف ثانی سے لے کر ساتویں

---

[۱] طبری جلد ۶ بحوالہ تاریخ اسلام حصہ اول ص ۳۰۵

www.taemeernews.com

صدی کے آغاز تک زندہ رہا۔ وہ آنحضرتؐ کی پیدائش سے تقریباً نو سال پہلے مر چکا تھا۔ اس کا مزار بلادِ طے کے ایک پہاڑ کے اوپر تھا[1]۔ آنحضرتؐ کے دورِ رسالت میں حاتم طائی کا بیٹا عدی موجود تھا اور آنحضرتؐ کا شدید مخالف تھا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ اور عدی شکست کھا کر مع اپنے اہل و عیال ملکِ شام بھاگ گیا۔ اس کی بہن سفانہ گرفتار ہو کر آنحضرتؐ کے سامنے پیش ہوئی۔ سفانہ نے کہا کہ میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔ آنحضرتؐ نے اُسے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور اس پر بہت کچھ احسان کیا۔ سفانہ نے ملکِ شام جا کر اپنے بھائی سے آنحضرتؐ کی بہت تعریف کی اور دونوں بہن بھائی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حاتم طائی اپنی بہادری، اپنی سخاوت اپنے ایفائے عہد اور رحم کی وجہ سے مشہور ہے۔ ابن اعرابی نے لکھا ہے کہ حاتم طائی شاعر تھا اور فیاض تھا۔ جیسے اعلیٰ درجہ کے اشعار تھے ویسی ہی اس کی فیاضی تھی۔ جو کہتا کرتا۔ لڑتا تو غالب رہتا۔ کوئی دستِ سوال پھیلاتا تو اُسے دیتا[2]

۷۔ ابراہیم ادھم — شعر نمبر ۲۱۵

ابراہیم بن ادھم بلخ کے رہنے والے تھے۔ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ یہ دوسری صدی ہجری کے صوفیائے کبار میں شمار ہوتے ہیں۔ ۱۶۰ اور ۱۶۲ ہجری کے درمیان وفات پائی۔ روایت ہے کہ ابراہیم بن ادھم بلخ کے شہزادے تھے۔ ایک روز وہ شکار کھیل رہے تھے کہ آواز آئی: "اے ابراہیم! تجھے جانوروں کا پیچھا کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔" یہ سن کر ابراہیم کے اندر ایسی تبدیلی آئی کہ اپنا سب کچھ گڈریوں کو دے دیا اور گڈریوں کا لباس پہن کر زہد و تقویٰ کا راستہ اختیار کیا۔ ان کے متعلق بہت سی روایات مشہور ہیں لیکن یہ سب بہت بعد میں ان کی ذات سے منسوب کر دی گئی ہیں جن کی وجہ سے ان کی شخصیت افسانہ بن گئی ہے۔ ابراہیم بن ادھم زاہد باعمل تھے۔ قناعت کا یہ عالم کہ جو کچھ ملتا اسی پر گذر کرتے۔ محنت مزدوری سے کماتے اور رزقِ حلال کھاتے۔ ان کا کہنا تھا "فقر ایک خزانہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان میں رکھ چھوڑا ہے اور وہ یہ خزانہ ان لوگوں کے سوا جن سے وہ محبت کرتا ہے کسی کو عطا نہیں کرتا۔" "اللہ کو پہچاننے والے کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہر وقت نیکی اور عبادت کی فکر میں رہتا ہے اور اس کا بیشتر کلام حمد و ثنا پر مشتمل ہوتا ہے۔" ترکِ دنیا اور نفس کشی ان کی فکر کے بنیادی اصول ہیں[3] مولانا فریدالدین عطارؒ[4] نے لکھا ہے کہ:

---

[1] اردو دائرۂ معارف اسلامیہ جلد ۷ ص ۷۵۳ دانشگاہ پنجاب لاہور

[2] مضامینِ شرر جلد سوم ص ۱۶۰ گیلانی الیکٹرک پریس بک ڈپو۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

[3] دائرۂ معارفِ اسلامیہ جلد اول ص ۳۵۴-۳۵۵ دانشگاہ پنجاب لاہور

[4] تذکرۃ الاولیا ص ۶۹ مطبع محمدی بمبئی ۱۲۸۰ھ

www.taemeernews.com

"ابراہیم ادھمؒ متقی وقت بود و صدیق روزگار و در انواع معاملت و اصناف حقائق حظی تمام داشت و مقبول ہمہ بود و بسیار مشائخ دیدہ و با امام اعظم ابوحنیفہ صحبت داشتہ بود۔"

مولانا فریدالدین عطار نے ابراہیم بن ادھم کے بارے میں بہت سی روایات نقل کی ہیں جن سے درویشی، فقیری، قناعت زہد و تقویٰ، عبادات اور ترکِ دُنیا کا اظہار ہوتا ہے۔ معتصم نے ابراہیم ادھم سے پوچھا۔

"کہ چہ پیشہ داری۔ گفت دنیا را بطالبانِ دُنیا گذاشتہ ام و عقبیٰ را بطالبانِ عقبیٰ و در ایں جہاں ذکرِ خدا گزیدہ ام۔"[1]

ایک اور جگہ لکھا ہے کہ

چوں آخر عمر او بود ناپیدا شد چنانکہ معین خاک او پیدا نیست بعضے گویند در بغداد است بعض گویند در شام است و بعضے گویند در جوار لوط پیغمبر است۔[2]

ای۔ جی۔ براؤن[3] نے تاریخ ادبیاتِ ایران میں عطار کے حوالے ہی سے ابراہیم بن ادھم کی روایات اور اقوال نقل کئے ہیں۔

۸۔ رام — شعر نمبر ۶۶۸

سری رام یا سری رام چندر جی، ہندو دیومالا کے مطابق راجا دشرتھ کے سب سے بڑے بیٹے، سورج بنسی خاندان کے راجا، والی اجودھیا تھے۔ انہیں وشنو جی کا ساتواں اوتار بھی مانا جاتا ہے۔ بعض علما رام کو مصر، اشوریہ اور فلسطین سے بھی منسوب کرتے ہیں[4]۔ رگ وید میں ان کا ذکر آیا ہے۔ رامائن میں رام چندر جی کی مفصل داستانِ حیات درج ہے۔

راجا دشرتھ لاولد تھے۔ اولاد کے لئے انہوں نے اشومیدھ یگیہ[5] کیا۔ ان کی دعا قبول ہوئی اور کچھ عرصے بعد اُن کی

---

[1] تذکرۃ الاولیا ص ۹۹ مطبع محمدی بمبئی ۱۲۸۰ھ

[2] ایضاً ص ۸۹

[3] لٹریری ہسٹری آف پرشیا جلد اول ص ۴۲۵ مطبوعہ کیمبرج ۱۹۶۴ء

[4] AN ENCYCLOPEDIC SURVEY OF HINDUSTAN: HINDU WORLD BY BENJAMIN WALKER: GEORGE ALLEN & UNWIN LTD VOL II P. 278

[5] وہ عبادت جس میں گھوڑے کی قربانی کی جاتی تھی۔

www.taemeernews.com

تین بیویوں کے بطن سے چار بیٹے پیدا ہوئے۔ کوشلیا کے بطن سے سری رام، کیکئی کے بطن سے بھرت جی اور سمترا کے بطن سے لکشمن جی اور ستر گھنا پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے سری رام میں عظمت کے آثار نمایاں تھے۔ سولہ سال کی عمر میں رشی وشوامتر کو راکششوں سے نجات دلائی۔ وشوامتر راجا جنک کے دربار میں بتلائے گئے۔ راجا کے ایک خوبصورت لڑکی تھی جس کا نام سیتا تھا۔ راجا جنک نے عہد کیا تھا کہ جو شخص شیوجی کی کمان کو موڑ دے گا اپنی بیٹی سیتا کی شادی اُس سے کر دے گا۔ سری رام نے سوئمبر کے دن کمان کو توڑ دیا اور اس طرح ان کی شادی سیتا سے ہو گئی۔

واپسی پر راجا دشرتھ سری رام چندرجی کو تخت پر بٹھانا چاہتے تھے لیکن رانی کیکئی کے اصرار پر وہ بھرت جی کو تخت نشین کرنے پر راضی ہو گئے اور یہ وعدہ بھی کیا کہ رام چندرجی کو چودہ برس کے لئے بن باس دے دیں گے۔ سری رام سیتاجی اور لکشمن جی کے ساتھ بن باس پر چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد راجا دشرتھ وفات پا گئے۔ بھرت جی نے چاہا کہ سری رام چندرجی کو تخت پر بٹھا دیں لیکن سری رام اس پر راضی نہیں ہوئے اور آخر میں طے پایا کہ بن باس کی مدت پوری ہونے تک بھرت جی قائم مقام راجا کی حیثیت سے حکومت کریں گے اور رام چندرجی کھڑاؤں تخت پر رکھیں گے۔

دس برس تک جنگلوں میں گھومتے گھومتے یہ چھوٹا سا قافلہ اگستی مُنی کے مقام پر پہنچا۔ اس علاقے کو راکششوں نے تاراج کر رکھا تھا۔ وہاں راون کی بہن شورپ نکھا رام چندرجی پر عاشق ہو گئی لیکن ساری کوشش کے باوجود وہ انہیں رام نہ کر سکی۔ ایک دن غصے میں آ کر اُس نے سیتا پر حملہ کر دیا۔ طیش میں آ کر لکشمن جی نے اس کے کان ناک کاٹ لئے۔ کچھ عرصے بعد شورپ نکھا راون کے پاس گئی۔ اور اپنی بے عزتی اور سیتا کے حسن کا ذکر کیا۔ راون راکششوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا اور دھوکے سے سیتا جی کو اُٹھا کر لنکا لے گیا۔ سری رام اور لکشمن جی سیتا جی کو تلاش کرتے رہے مگر بے سود۔ اس موقع پر ان کی ملاقات ہنومان جی سے ہوئی۔ انہوں نے سری رام چندرجی کی دل و جان سے مدد کی۔ سیتا جی کو تلاش کرتے کرتے سمندر پار لنکا پہنچے۔ اور سیتا جی کا پتا لگایا۔ اس کے بعد رام چندرجی نے بندروں کی فوج سے راون پر حملہ کیا۔ اس جنگ میں راون کے سب بیٹے مارے گئے۔ راون بھی قتل ہوا اور سیتا جی آزاد ہو گئیں۔ لیکن سیتا جی چونکہ راون کے ساتھ رہ چکی تھیں اس لئے رام چندرجی نے انہیں اپنی رانی بنانے سے انکار کر دیا۔ سیتا جی نے خود کو آگ میں ڈال کر اپنی بے گناہی کا ثبوت دیا لیکن اس پر بھی رعایا نے سیتا جی کو گھر لانے پر اظہار ناراضی کیا۔ رام چندرجی نے سیتا جی کو اپنی بقیہ عمر والمیکی کے آشرم میں گزارنے کے لئے کہا۔

سیتا جی اس وقت حاملہ تھیں۔ آشرم میں اُن کے توام لڑکے پیدا ہوئے اور چند سال بعد جب یہ لڑکے اجودھیا آئے تو رام چندرجی نے انہیں پہچان لیا اور سیتا جی کو بلانے کے لئے کہا۔ سیتا جی نے اپنی بے گناہی کا ثبوت دینے کے لیے کہا کہ اے زمین! تو میری بے گناہی کی تصدیق کرنے کے لیے پھٹ جا۔ زمین پھٹ گئی اور سیتا جی اس میں سما گئیں۔ سیتا جی کے زمین میں سما جانے پر سری رام چندرجی نے دیوتاؤں سے کہا کہ وہ اب زندہ رہنا نہیں چاہتے اور پھر دریائے سرجو پر جا کر وشنو جی میں داخل ہو گئے۔ رام چندرجی اپنی بہادری، استقامت، نیک دلی، ایثار اور پاکبازی کے مثالی نمائندہ ہیں۔

www.taemeernews.com

لکھمن یا لکشمن   شعر نمبر ۶۶۸

سری رام چندر جی کے سوتیلے بھائی' راجہ دشرتھ کے بیٹے۔ لکشمن' رانی سُمترا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ لکشمن جی کو بھی وشنو جی کا اوتار مانا گیا ہے۔ لیکن' ادھیاتم رامائن' میں، انہیں شیش ناگ کا اوتار مانا گیا ہے۔ رام چندر جی اور لکشمن جی کی محبت مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر آڑے وقت میں وہ اُن کے ساتھ رہے اور کام آئے۔ بن باس میں وہ اُن کے ساتھ تھے۔ راون کی بہن شورپ نکھا نے جب سیتا جی پر حملہ کیا تو غصے میں آکر لکشمن جی نے اُس کے ناک کان کاٹ لئے تھے۔ جب کال اور سری رام چندر جی کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی تو لکشمن جی دربانی کر رہے تھے۔ راکششوں سے جنگ ہوئی تو وہ ساتھ تھے راون سے جنگ ہوئی تو لکشمن جی نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ ان کی شادی سیتا جی کی چچازاد بہن اُدمیلا سے ہوئی تھی۔ غرض کہ لکشمن جی محبت، خلوص، رفاقت اور ایثار کے پیکر تھے۔

ہنونت یا ہنومان جی   شعر نمبر ۶۶۸

ہندو دیو مالا میں انہیں بھی دیوتا مانا جاتا ہے اور ہنونت یا ہنومان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ رانی رکھنی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ راون کے خلاف جنگ میں انہوں نے سری رام چندر جی کی مدد کی اور اُن کی مدد ہی سے رام چندر جی نے فتح حاصل کی۔ ہنومان جی میں ایسی طاقت موجود تھی جو صرف دیوتاؤں میں تصور کی جا سکتی ہے مثلاً ہندوستان سے لنکا تک پھیلے ہوئے سمندر کو انہوں نے ایک چھلانگ میں پار کر لیا۔ بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ کوہ ہمالہ کو اُٹھا کر لے گئے۔ آسمان سے بادلوں کو پکڑ لائے۔

پہاڑ کی طرح قد' اونچا ڈیل ڈول، گرم سونے کی طرح چمکتا ہوا سرخ زرد رنگ، لعل کی طرح سُرخ چہرہ' بے حد لمبی دُم۔ ہنومان جی نے سری رام چندر جی کے بڑے بڑے کام کئے۔ رام چندر جی کا خط سیتا جی تک پہنچایا۔ راون کے باغ کو تباہ کیا اور جب راون نے اُن کی دُم میں روئی باندھ کر انہیں جلانا چاہا تو انہوں نے اپنی دُم سے ساری لنکا کو جلا دیا۔ اسی لئے انہیں "لنکا داہی" بھی کہا جاتا ہے۔ جنگ کے دوران جب اُن کی فوج کے بہت سے بندر زخمی ہو گئے تو وہ ہمالیہ پہاڑ سے جڑی بوٹیاں لائے جن سے وہ سب شفایاب ہو گئے۔ لکشمن جی کو جڑی بوٹی سونگھا کر ہوش میں لائے۔ ہنومان جی سحر اور جادو میں بھی کمال رکھتے تھے۔ اسی لئے انہیں لوگ "چتر" بھی کہا جاتا ہے۔ ہنومان جی ودیا کرن (صرف ونحو) کے ماہر اور بڑے عالم تھے۔ اس علم میں اُن کو نواں درجہ دیا گیا ہے۔ رامائن میں اُن کے علم کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ سری رام چندر جی جب اجودھیا واپس آئے تو ہنومان جی اُن کے ساتھ تھے۔ خدمات کے صلے میں ہنومان کو ہمیشہ رہنے والی جوانی اور غیرفانی زندگانی عطا کی گئی۔ رام چندر جی کی داستانِ حیات میں ہنومان اہم مرکزی کردار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ بے لوث

www.taemeernews.com

محبت اور خدمت کے مثالی نمائندے ہیں۔

۱۱ - راون   شعر نمبر ۶۷۰

راون ـــــ راکششوں کا راجا، والی لنکا، وشرود کا بیٹا، نیکشا کے بطن سے پیدا ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ راون رشی پلستیہ کا پوتا تھا اور پلستیہ سب راکششوں کا جدِ امجد ہے۔ راون باپ کی طرف سے برہمن تھا وہ بڑا عالم اور مذہبی رسومات کا بڑا ماہر تھا۔ "یجروید" کے متن کی ازسرِ نو ترتیب بھی راون سے منسوب کی جاتی ہے۔ ریاض و عبادت کے ذریعے اُس نے غیر معمولی طاقت حاصل کرلی تھی یہاں تک کہ دیو، دیوتا یا انسان کوئی بھی اُسے ہلاک نہیں کرسکتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سارے دیوتاؤں کو زنجیروں میں باندھ کر سری لنکا لے آیا اور مختلف خدمات پر مامور کیا۔ دیوی اندر اُس کے لئے ہار گوندھتی تھی "اگنی" اس کے لئے کھانا پکاتی تھی۔ اسی طرح برہما، وشنو، شیو، وایو، یاما، ورُونا اور کوبیرا نائی، دھوبی، بھنگی اور بہشتی وغیرہ کے فرائض انجام دیتے تھے۔

راون میں غیر معمولی قوتیں تھیں۔ وہ مختلف روپ دھار سکتا تھا۔ اُس کے دس سر اور بیس ہاتھ تھے جسم پر زخموں کے لاتعداد نشان تھے۔ ہندو دیومالا میں آیا ہے کہ وشنو جی نے راون کو تباہ کرنے کے لئے سری رام چندر جی کے روپ میں جنم لیا۔ راون کی جو تصویر ہندو دیومالا میں ملتی ہے وہ بہت ڈراؤنی ہے ـــــ دس سر، بیس ہاتھ، آنکھیں تانبے کی طرح سُرخ، دانت چاند کی طرح روشن، رنگ گہرے بادل کی طرح سیاہ۔ طاقت اتنی کہ سمندروں کو حرکت میں لاسکتا تھا۔ پہاڑوں کو اٹھا سکتا تھا۔ اگر ایک سر گر جاتا تو اس کی جگہ دوسرا سر نکل آتا۔ وہ ظلم و جبر، دھوکے، عیاری اور دغابازی کا نمائندہ ہے۔

۱۲ - ارجن   شعر نمبر ۶۷۱

راجا پانڈو کا لڑکا، ارجن ـــــ رانی کُنتی کے بطن سے پیدا ہوا۔ یہ پانڈو خاندان کا تیسرا راجکمار تھا۔ پانچوں بھائی ـــ یدھسٹر، بھیم، ارجن، نکل اور سہدیو، دیوتاؤں کے اَنس سے پیدا ہوئے۔ اسی لئے اندر کو ارجن کا باپ کہا جاتا ہے۔ راجا پانڈو کے دو بیویاں تھیں ـــــ کُنتی اور مدری۔ دیومالا میں آیا ہے کہ ایک دن شکار کھیلتے کھیلتے راجا پانڈو نے ایک نوجوان ہرن پر تیر مارا جو اُس وقت ایک ہرنی کے ساتھ میل کھا رہا تھا۔ مرتے وقت ہرن نے بتایا کہ وہ دراصل ایک رشی تھا اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ جانور "محبت" کی لذتوں سے کیسے لطف اندوز ہوتے ہیں اُس نے ہرن کا روپ دھار لیا تھا۔ ساتھ ساتھ اُس نے پانڈو کو یہ بددعا دی کہ وہ بھی اسی حالت میں مرے گا۔ بددعا کے خوف سے پانڈو اپنی بیویوں سے دُور رہنے لگا اور اُس کے کہنے پر اس کی دونوں بیویاں دیوتاؤں سے ملنے لگیں نتیجے میں کُنتی کے بطن سے یدھشٹر، بھیم اور ارجن پیدا ہوئے اور مدری کے بطن سے نکل اور سہدیو۔

www.taemeernews.com

ارجن کو "مہابھارت" کا ہیرو کہا جا سکتا ہے۔ وہ ایک بہادر سپاہی، حوصلہ مند اور فیاض انسان تھا، ساتھ ساتھ خوبصورت قدآور اور ہردلعزیز بھی تھا۔ کمانداری اور تیر اندازی میں کامل۔ تیروں کی بارش برسانا اُس کا کمال تھا۔ اس میں ایسی قوت موجود تھی کہ وہ دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ ہو سکتا تھا۔ ارجن نے فنِ سپاہ گری درُدن سے حاصل کیا تھا۔ کمانداری کے کمال ہی کی وجہ سے سوئمبر کے دن وہ دروپدی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ دوارکا میں ارجن کی ملاقات سری کرشن جی سے ہوئی تھی اور وہیں اُن کی بہن سے اُس کی شادی ہوئی تھی۔ اگنی دیوتا نے ارجن کو گانڈیو دھنش دیا۔ جب راجا یدھشٹر جوئے میں اپنی سلطنت ہار گئے اور پانچوں بھائی تیرہ برس کے لئے جلاوطن ہو گئے تو ارجن تیرتھ یاترا کے لئے ہمالہ کی طرف چلے گئے اور وہیں وشنو جی سے اُن کا طاقتور ہتھیار "پشوپتھ" حاصل کیا۔ وہیں رہ کر دوسرے دیوتاؤں مثلاً کوویر، ورُدن وغیرہ سے بھی اُن کے خاص ہتھیار حاصل کئے۔ یہیں سے اندر دیوتا ارجن کو رتھ میں بٹھا کر اپنے دارالسلطنت امراوتی لے گئے۔ اور ارجن کو فنِ سپاہ گری سکھایا۔ مہابھارت میں ارجن کے رتھ کی رتھ بانی کرشن جی نے کی اور کوروؤں کو شکست دینے میں ارجن نے مرکزی کردار ادا کیا۔ مہابھارت کے بعد جب قربانی کا گھوڑا چھوڑا گیا تو ارجن اس گھوڑے کے ساتھ تھے۔ اس دوران میں انہوں نے بہت سے راجاؤں سے جنگ کی۔ اسی سفر میں ارجن نے ایک کنیز کو، جسے ایک رشی نے پتھر کا بنا دیا تھا، دوبارہ انسانی روپ عطا کیا۔ وہ ایک ایسے ملک سے بھی گزرا جہاں صرف عورتیں ہی میدانِ جنگ میں حصہ لیتی تھیں۔ وہ ایک ایسے دیس سے بھی گزرا جہاں جانور اور انسان پھلوں کی طرح درختوں میں اُگتے تھے۔ ارجن نے سندھ کے راجا سے بھی جنگ کی جس کی سلطنت دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع تھی۔ اسی سفر میں اُس کے اپنے بیٹے نے اُسے قتل کر دیا لیکن اس کی ایک بیوی نے اُسے دوبارہ زندہ کر دیا۔ گجرات سے واپسی پر جب وہ کرشن جی کی وفات کے بعد اُن کے حرم کی سولہ ہزار عورتوں کو لے کر ہستنا پور آ رہا تھا تو راستے میں بھیر قوم نے حملہ کیا اور ارجن کو شکست دی۔ اس کے بعد وہ آخری سفر پر اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمالیہ کی طرف چلا گیا۔ ارجن بہادری اور مردانہ صفات کا نمائندہ ہے۔

۱۳۔ بھیم

شعر نمبر ۱۷۶

راجا پانڈو کا دوسرا بیٹا، یدھشٹر اور ارجن کا بھائی، کُنتی کے بطن سے پیدا ہوا۔ جیسا کہ ارجن کے بیان میں لکھا جا چکا ہے راجا پانڈو ایک رشی کی بددعا کی وجہ سے اپنی بیویوں کے پاس جانے سے ڈرتا تھا اسی لئے یہ پانچوں بھائی دیوتاؤں کے اَنس سے پیدا ہوئے۔ بھیم کو "وایو دیوتا" کا اَنس کہا جاتا ہے۔ بھیم نہایت قدآور، خوبصورت، طاقتور اور بہادر تھا لیکن ساتھ ساتھ تندمزاج اور بے رحم بھی تھا۔ گرز، الگنی اور کشتی میں بے مثال تھا۔ طاقت کا یہ عالم کہ درختوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا تھا۔ ہاتھ کے پنجے کے زور سے ہاتھی کا منہ پھیر دیتا تھا۔ ہوا کا بیٹا ہونے کے تعلق سے بھیم کو "ہنومان" کا بھائی بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں یہ طاقت تھی کہ وہ تیزی کے ساتھ ہوا میں اڑ سکتا تھا۔ اس کی زبردست طاقت سے جل کر

www.taemeernews.com

ایک دن دریودھن نے اُسے زہر دے کر گنگا میں ڈال دیا جہاں سے وہ ناگ دیس پہنچا اور دوبارہ زندگی اور طاقت حاصل کر کے ہستنا پور واپس آیا۔ مہابھارت میں اُس نے بڑے بڑے معرکے انجام دیئے۔ پہلے روز وہ بھیشم سے لڑا۔ دوسرے روز مگدھ کے راجا اور اس کے دونوں بیٹوں کو موت کے گھاٹ اُتارا۔ میدان جنگ میں دورن سے مقابلہ کیا۔ جنگ کے سترھویں روز دوھساسن کو ہلاک کر کے اس کا خون پیا کیونکہ اُس نے قسم کھائی تھی کہ وہ دروپدی کی بے عزتی کا بدلہ لے گا۔ جنگ میں ہر قسم کے غلط ہتھکنڈے استعمال کرنے کی وجہ سے اسے "بھیم یودھن" بھی کہا جاتا ہے۔

۱۴۔ نکُل

شعر نمبر ۶۹۱

نکُل راجا پانڈو کا چوتھا بیٹا جو مدری کے بطن سے سہدیو کے ساتھ پیدا ہوا۔ یہ بھی نیزہ بازی، تیغ زنی اور فن سپہ گری میں یکتائے روزگار تھا۔ گھوڑوں کے علاج اور ان کی تربیت میں مہارت کامل رکھتا تھا۔ فن سپہ گری اور گھوڑوں کے علاج کا فن اُس نے درون سے حاصل کیا تھا۔

۱۵۔ سہدیو

شعر نمبر ۶۹۱

راجا پانڈو کا پانچواں اور سب سے چھوٹا بیٹا جو مدری کے بطن سے نکُل کے ساتھ پیدا ہوا۔ یہ بھی نیزہ بازی، تیغ زنی اور فن سپہ گری میں یکتا تھا۔ اُس نے درون سے علم ہیئت و نجوم سیکھا تھا۔ مہابھارت میں یہ بھی شریک تھا۔

۱۶۔ نوحؑ

شعر نمبر ۶۹۶

حضرت آدمؑ کے بعد یہ پہلے نبی ہیں جن پر وحی نازل ہوئی اور رسالت سے نوازا گیا۔[۱] اسے نوحؑ تو زمین پر سب سے پہلا رسول بنایا گیا۔[۲] "تورات" کے مطابق خلقِ آدمؑ اور ولادتِ نوحؑ کے درمیان ۱۰۵۶ سال کی مدت ہے اور وفاتِ آدمؑ اور ولادتِ نوحؑ کے درمیان ۱۰۲۶ سال کی مدت ہے۔[۳] "قرآن مجید" میں حضرت نوحؑ کے واقعہ کا اجمالی و تفصیلی ذکر ۴۳ جگہ آیا ہے۔[۴] حضرت نوحؑ کی بعثت سے پہلے تمام قوم خدا کی توحید سے ناآشنا ہو چکی تھی۔ اور حقیقی خدا کی جگہ خود ساختہ بتوں نے لے لی تھی۔ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو دعوتِ حق دی لیکن قوم نے نفرت و حقارت کے ساتھ انکار کیا۔[۵] قوم کے سرداروں نے کہا "ہم تو تم میں اس کے سوا کوئی بات نہیں دیکھتے کہ ہماری طرح کے ایک آدمی ہو اور جو لوگ تمہارے پیچھے چلے ہیں ان میں

---

[۱] بحوالہ قصص القرآن جلد اول (مولانا) حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔ ندوۃ المصنفین دہلی ۱۹۶۵ء ص ۹۳

[۲] ایضاً ص ۱۴ [۳] ایضاً ص ۶۵ [۴] ایضاً ص ۶۶

www.taemeernews.com

بھی ان لوگوں کے سوا کوئی دکھائی نہیں دیتا جو ہم میں ذلیل و حقیر ہیں اور بے سوچے سمجھے تمہارے پیچھے ہو لئے ہیں۔ ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں پاتے بلکہ سمجھتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔[۱] حضرت نوحؑ نے انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح اُن کی قوم راہِ راست پر آجائے لیکن وہ راہِ راست پر نہیں آئے۔ حضرت نوحؑ نے انہیں دردناک عذابِ الٰہی سے ڈرایا لیکن وہ پھر بھی اسی طرح گمراہ رہے اور قوم کے سرداروں نے کہا کہ اگر عذابِ الٰہی آنے والا ہے تو اُسے جلد لے آ۔ حضرت نوحؑ نے دعا فرمائی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور حضرت نوحؑ کو ایک کشتی تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ اور اُن کے پیروکار عذابِ الٰہی سے محفوظ رہیں۔ جب کشتیِ نوحؑ بن کر تیار ہو گئی تو نوحؑ نے دیکھا کہ زمین کی تہ سے پانی کا چشمہ اُبلنا شروع ہو گیا ہے۔ وحی نازل ہوئی کہ کشتی میں اپنے خاندان کو بٹھاؤ اور تمام جانداروں کا ایک ایک جوڑا بھی کشتی میں بٹھاؤ اور اللہ پر ایمان لانے والوں کو بھی اسی کشتی میں سوار کر دو۔ جب حکمِ ربی کی تعمیل ہو گئی تو آسمان سے پانی برسنے لگا اور زمین سے چشمے پھوٹنے لگے یہاں تک کہ تمام قوم غرق ہو گئی۔ اور سفینۂ نوحؑ اسی طرح محفوظ پانی میں تیرتا رہا۔ اور کوہِ جودی پر جا کر ٹھہرا۔ پھر رفتہ رفتہ پانی کم ہونا شروع ہوا اور اہلِ سفینہ نے زمین پر دوبارہ قدم رکھا۔ اسی لئے حضرت نوحؑ کو "ابوالبشر ثانی" یا "آدمِ ثانی" بھی کہا جاتا ہے۔[۲] واضح رہے کہ طوفانِ نوح صرف ایک مخصوص علاقے تک محدود تھا جس میں خصوصیت کے ساتھ قومِ نوح آباد تھی۔ اور یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ طوفان عام تھا اور اس نے سارے کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ یہ واقعہ آج سے تقریباً سات ہزار سال پہلے ظہور میں آیا تھا۔

۱۷۔ ایوبؑ

شعر نمبر ۴۹۶

حضرت ایوبؑ ایک نبی ہو گزرے ہیں۔[۳] توراۃ میں آپ کے حالات تفصیل سے درج ہیں۔ قرآن مجید میں آپ کا ذکر چار سورتوں میں آیا ہے۔ سورہ نساء، سورہ انعام، سورہ ص اور سورہ انبیاء۔ نساء اور انعام میں تو صرف انبیاء کی فہرست میں آپ کا نام مذکور ہے لیکن سورہ انبیاء اور ص میں اجمال کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ توراۃ میں لکھا ہے کہ عوض کی سرزمین میں ایوب نام ایک شخص تھا۔ وہ شخص کامل اور راست باز تھا اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا تھا۔[۴] شیطان نے ایک دن خدا سے کہا کہ وہ تجھ سے اس لئے ڈرتا ہے کہ تو نے اُسے سب کچھ دیا ہے۔ خدا نے شیطان کو اجازت دی کہ وہ آزما کر دیکھ لے۔ اس آزمائش میں حضرت ایوبؑ کا سارا مال و متاع جاتا رہا۔ پھر سارا خاندان تباہ ہو گیا۔ لیکن حضرت ایوبؑ حرفِ شکایت

۱۔ قرآن مجید سورۂ ھود (ع ۳)

۲۔ قصص القرآن جلد اول ص ۹۲ ۳۔ ایضاً ص ۸۳

۴۔ کتابِ مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی۔ لاہور، ۱۹۹۰ء ص ۴۹۳

www.taemeernews.com

زبان پر نہیں لائے اور کہا " ننگا میں اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا۔ خداوند نے دیا اور خداوند نے لیا۔[۱] پھر شیطان نے خدا سے کہا کہ " انسان اپنا سارا مال اپنی جان کے لئے دے ڈالے گا"[۲] اب اس نے " ایوب کو تلوے سے چاند تک دردناک پھوڑوں سے دکھ دیا اور وہ کھجانے کے لئے ایک ٹھیکرا لے کر راہ پر بیٹھ گیا۔"[۳] حضرت ایوب یہ دکھ بھی بھوگتے رہے اور کہتے رہے کہ " کیا ہم خدا کے ہاتھ سے سُکھ پائیں اور دُکھ نہ پائیں"[۴] اور پھر ان کی حالت ایسی ہو گئی کہ ان کو گھورے پر پھینک دیا گیا لیکن وہ اس آزمائش پر بھی پورے اُترے پھر خدا نے آپ کی دعا قبول کی۔ وہ شفایاب ہوئے اور خدا نے " جتنا اُس کے پاس پہلے تھا اس کا دوچند دیا۔"[۵] قرآن مجید میں آیا ہے کہ " بے شک ہم نے اس کو صبر کرنے والا پایا۔"[۶] صبر ایوب کی ترکیب ادب میں بطور ضرب المثل کے مروج ہے اور آج تک حضرت ایوب صبر کے مثالی نمائندے ہیں۔

حضرت ایوب حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھے۔ ابنِ عساکر کا قول ہے کہ حضرت ایوب کی ماں حضرت لوطؑ کی بیٹی تھیں۔ المسعودی نے لکھا ہے کہ ۳۳۲ھ میں دمشق کے نزدیک آپ کا مقبرہ زیارت گاہِ خاص و عام تھا۔[۷] سید سلیمان ندوی نے ارض القرآن[۸] میں ان کا زمانہ ایک ہزار قبل مسیح اور سات سو سال قبل مسیح کے درمیان لکھا ہے۔ مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی نے لکھا ہے کہ ایوب کا زمانہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت اسحٰق و یعقوب کے زمانے کے درمیان ہے اور یہ تقریباً ۱۵۰۰ ق م اور ۱۳۰۰ ق م کے حدود میں تلاش کرنا چاہیے۔[۹]

۱۸۔ قارون — شعر نمبر ۹۶

قارون کا نام بُخل اور کنجوسی کی وجہ سے ضرب المثل بن گیا ہے۔ قارون بنی اسرائیل کا ایک بہت دولت مند شخص تھا۔ اس کے خزانوں کی کنجیوں کا وزن اتنا زیادہ تھا کہ انہیں بہت سے مزدور مل کر اٹھاتے تھے۔ دولت کی وجہ سے وہ بہت مغرور ہو گیا تھا اور ہر شخص کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ مفسرین اسے حضرت موسیٰؑ کا چچازاد بھائی بتاتے ہیں۔[۱۰] بعض مورخین لکھتے ہیں کہ وہ قیامِ مصر کے زمانے میں فرعون کے دربار سے وابستہ تھا اور یہ کثیر دولت اُس نے وہیں جمع کی تھی۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ نے اُسے نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بے شمار دولت میں سے

۱-۲ کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور، ۱۹۷۰ء ص ۴۹۲ ۔ ۳-۴ ایضاً ص ۴۹۵ ۔ ۵ ایضاً ص ۵۲۸ ۔

۶ قرآن مجید سورہ ص ۷ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ جلد سوم ص ۵۰۹ دانشگاہ پنجاب لاہور ۱۹۶۰ء

۸ ارض القرآن جلد دوم ص ۲۳ دار المصنفین اعظم گڑھ ۹ قصص القرآن جلد دوم ص ۱۸۰ دار الاشاعت کراچی ۷۷ ۱۹ء

۱۰ قصص القرآن حصہ اول ص ۵۲۸

www.taemeernews.com

غربا اور مساکین کی مدد کر۔ قارون نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! میری یہ دولت تیرے خدا کی دی ہوئی نہیں ہے۔ جب قارون کا غرور اور اس کا لالچ بہت بڑھ گیا تو قدرت نے اس کے سارے خزانوں کو اور ان محلات کو جن میں یہ خزانے محفوظ تھے زمین میں دھنسا دیا۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔ ایک جگہ آیا ہے کہ "ہم نے قارون اور اس کے محل کو زمین میں دھنسا دیا۔ پس اس کے لئے کوئی جماعت مددگار ثابت نہیں ہوئی جو خدا کے عذاب سے اس کو بچاتی اور وہ بے یار و مددگار رہ گیا۔"[1]

توریت میں اس واقعہ کا بیان تفصیل سے آیا ہے۔ "حضرت موسیٰؑ نے کہا" یہ باتیں ختم ہی کی تھیں کہ زمین ان کے پاؤں تلے پھٹ گئی اور زمین نے اپنا منہ کھول دیا اور ان کو اور ان کے گھر بار کو اور قورح (قارون) کے ہاں کے سب آدمیوں کو اور ان کے سارے مال و اسباب کو نگل گئی۔ سو وہ اور ان کا سارا گھر بار جیتے جی پاتال میں سما گئے۔ اور زمین ان کے اوپر برابر ہو گئی اور وہ جماعت میں سے نابود ہو گئے۔"[2]

---

[1] سورۂ قصص (ع ۹) [2] کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۴۲

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

فہرست ماآخذ

www.taemeernews.com

قدیم اردو	مولوی عبدالحق	کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان	۱۹۶۱ء
معراج العاشقین	مرتبہ مولوی عبدالحق	حیدرآباد دکن، تاج پریس	۱۳۴۳ھ
اردوئے قدیم	سید شمس اللہ قادری	لکھنؤ، نولکشور پریس	۱۹۳۰ء
دکن میں اردو	نصیر الدین ہاشمی	کراچی، اردو اکیڈیمی سندھ	۱۹۶۰ء
سیر محمدی	شاہ محمد علی سامانی	الہ آباد، یونانی دواخانہ پریس سبزی منڈی	۱۳۴۷ھ
معراج العاشقین کا مصنف	ڈاکٹر حفیظ قتیل	حیدرآباد، نیشنل پرنٹنگ پریس چارکمان	۱۹۶۴ء
دیباچہ غرۃ الکمال	امیر خسرو	دہلی، مطبوعہ قیصریہ	
مقالات حافظ محمود شیرانی حصہ اول	مرتبہ مظہر محمود شیرانی	لاہور، مجلس ترقی ادب	۱۹۶۶ء
" حصہ دوم	"	" " "	۱۹۶۶ء
پنجاب میں اردو	محمود شیرانی	لاہور، مکتبہ معین الادب	
علمی نقوش	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان	کراچی، اعلیٰ کتب خانہ، ناظم آباد	۱۹۵۷ء
کیفیہ	برج موہن دتاتریہ کیفی	کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان	۱۹۵۰ء
قدیم اردو حصہ اول	مرتبہ ڈاکٹر مسعود حسین خان	حیدرآباد دکن، شعبۂ اردو عثمانیہ یونیورسٹی	۱۹۶۵ء
قدیم اردو حصہ دوم	" "	" " "	۱۹۶۷ء
قدیم اردو حصہ سوم	" "	" " "	۱۹۶۹ء
دکنی ادب کی مختصر تاریخ	ڈاکٹر محی الدین زور	کراچی، اردو اکیڈیمی سندھ	۱۹۶۰ء
ہندی ادب کی تاریخ	ڈاکٹر محمد حسن	علی گڑھ، انجمن ترقی اردو	۱۹۵۵ء
مضامین شرر حصہ سوم	عبدالحلیم شرر	لاہور، گیلانی الیکٹرک پریس بک ڈپو	۱۹۶۵ء

مشائخِ زریں حصہ اول	مترجمین فریزر	لاہور، مجلس ترقی ادب		۱۹۶۵ء
مشائخِ زریں حصہ دوم	مترجمہ سید ذاکر حجاز	، ،		۱۹۶۵ء
دیوانِ حسن شوقی	مرتبہ جمیل جالبی	کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان		۱۹۷۱ء
دیوانِ نصرتی	مرتبہ جمیل جالبی	لاہور، سہ ماہی "صحیفہ" شمارہ ۶۱ اور مکتبہ قوسین، تھورنٹن روڈ		۱۹۷۲ء
دکنی و گجراتی ادب	جمیل جالبی	لاہور (تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاکستان و ہند) اردو ادب جلد اول		۱۹۷۱ء

تاریخ بہمنی سلطنت	عبدالمجید صدیقی	حیدرآباد دکن، ادارۂ ادبیات اردو		۱۹۵۲ء
محبوب الوطن تذکرہ سلاطین دکن حصہ اول	عبدالجبار خاں ملکاپوری	حیدرآباد دکن، فخر نظامی پریس		
برہان مآثر (فارسی)	سید علی طباطبا	حیدرآباد دکن، مجلس مخطوطاتِ فارسیہ		۱۹۳۶ء
مرآۃ احمدی (فارسی)	مرزا محمد حسن علی محمد خان بہادر مرتبہ سید نواب علی	کلکتہ، بیپٹسٹ پریس		۱۹۳۰ء
تاریخ فرشتہ (اردو ترجمہ) جلد اول۔	مترجم امیر علی	لکھنؤ، نولکشور پریس		۱۹۳۳ء
لباب الالباب جلد دوم	عوفی	کیمبرج یونیورسٹی پریس		۱۹۰۲ء
تذکرۃ الاولیا	شیخ فریدالدین عطار	بمبئی، مطبع محمدی		۱۲۸۰ھ

قرآن مجید		کراچی، تاج کمپنی		۱۹۶۵ء
قصص القرآن جلد اول	حفظ الرحمن سیوہاروی	دہلی، ندوۃ المصنفین اردو بازار	طبع چہارم	۱۹۶۵ء
قصص القرآن جلد دوم	،	کراچی، دارالاشاعت، بندر روڈ		۱۹۷۲ء

قصص القرآن جلد چہارم	حفظ الرحمٰن سیوہاروی	دہلی، ندوۃ المصنفین اردو بازار	طبع ہشتم ۱۹۷۰ء
سیرۃ النبیؐ حصہ سوم	سید سلیمان ندوی	اعظم گڑھ، مطبع معارف	طبع سوم ۱۹۴۷ء
تاریخ اسلام حصہ اول	شاہ معین الدین ندوی	" " "	۱۹۵۲ء
حضرت ابوبکرؓ کے سرکاری خطوط	خورشید احمد فارق	دہلی، ندوۃ المصنفین	۱۹۶۰ء
کتاب مقدس		لاہور، پاکستان بائبل سوسائٹی	۱۹۶۷ء
ارض القرآن جلد دوم	سید سلیمان ندوی	اعظم گڑھ، مطبع معارف	
ہندو کلاسیکل ڈکشنری	سردار دیوی سہائے	لاہور، مطبع خادم التعلیم پنجاب	۱۸۹۴ء
سمپورن مہابھارت (اردو)	پنڈت سے گوپال	دلی، دیہاتی پستک بھنڈار	۱۹۶۸ء
تلسی راماین (اردو)		" " "	
اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد اول	زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب	لاہور، رجسٹرار دانش گاہ پنجاب	۱۹۶۴ء
" " جلد دوم	" "	" " "	۱۹۶۶ء
" " جلد سوم	" "	" " "	۱۹۶۸ء
" " جلد ہفتم	" "	" " "	۱۹۷۱ء
دکنی زبان کا آغاز و ارتقا	ڈاکٹر سری رام ترجمہ غلام رسول	حیدرآباد، آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈمی	
جامع القواعد	ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی	لاہور، مرکزی اردو بورڈ	۱۹۷۱ء
نور اللغات۔ جلد اول	نور الحسن نیر	لکھنؤ، نیر پریس	۱۹۲۴ء
" جلد دوم	" "	" "	
" جلد سوم	" "	" "	تا
" جلد چہارم	" "	" "	۱۹۳۱ء
قدیم اردو لغت	ڈاکٹر جمیل جالبی	مرکزی اردو بورڈ لاہور	۱۹۷۳ء

www.taemeernews.com

مخطوطات انجمن ترقی اردو جلد اول	مرتبہ افسر صدیقی امروہوی	کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان	۱۹۶۵ء
″ ″ جلد دوم	″ ″	″ ″ ″	۱۹۶۷ء
اردو مخطوطات آصفیہ جلد اول	مرتبہ نصیر الدین ہاشمی	حیدرآباد دکن، خواتین دکنی انسٹی ٹیوٹ	۱۹۶۱ء
″ ″ جلد دوم	″ ″	″ ″ ″	۱۹۶۱ء
تذکرہ مخطوطات ادارہ ادبیات اردو جلد اول	ڈاکٹر محی الدین زور	حیدرآباد دکن، ادارہ ادبیات اردو	۱۹۴۳ء
″ ″ ″ جلد دوم	″ ″	″ ″ ″	۱۹۵۱ء
″ ″ ″ جلد سوم	″ ″	″ ″ ″	۱۹۵۷ء
″ ″ ″ جلد چہارم	″ ″	″ ″ ″	۱۹۵۸ء

خزائن رحمت اللہ فارسی (قلمی)	شاہ باجن	مخزونہ کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان
خوف نامہ (قلمی)	نظامی	″ ″ ″

مجلہ مکتبہ جلد ۱ شمارہ ۱	مدیر عبد القادر سروری	حیدرآباد دکن، مکتبہ ابراہیمیہ	اپریل ۱۹۲۸ء
سہ ماہی اردو ادب (مضمون سخاوت مرزا)	مرتبہ آل احمد سرور	علی گڑھ، شمارہ ۲	۱۹۶۶ء
اردوئے معلی (لسانیات نمبر) شمارہ ۴، ۵	مرتبہ خواجہ احمد فاروقی	دہلی، دہلی یونیورسٹی	
اردوئے معلی (قدیم اردو نمبر) شمارہ ۹	″ ″	دہلی، دہلی یونیورسٹی	
اورینٹل کالج میگزین	ایڈیٹر محمد شفیع	لاہور، پنجاب یونیورسٹی	۱۹۳۸ء
اورینٹل کالج میگزین	ایڈیٹر محمد شفیع	لاہور، پنجاب یونیورسٹی	۱۹۳۹ء

www.taemeernews.com

انگریزی کتب

1.	Indo Aryan & Hindi	S. K. Chatterji	Calcutta 1942
2.	Linguistic Survey o. India Vol 8 & 9	Sir G. A. Greirson	Delhi, Motilal 1968.
3.	Dictionary of Hindustani & English	Shakespear	London Cox 18.
4.	A Smaller Hindustani & English Dictionery	Duncan Forbes	London Crosby, nd
5.	Urdu Classical Hindi & English Dictionery	Platts.	Oxford, OUP, 1968.
6.	Dictionery of Hundustani Language	Duncan Forbes	London India Office 1866
7.	Dictionery English Gujrati.	Shaproiji Edalji	Bombay Union Press 1866.
8.	Literary History of Persia Vol. 1.	E. G. Brown.	Cambridge 1964.
9.	An Encyclopedic Survey of Hinduism: Hindu World Vol. I & II.	Benjamin Walker.	London - George Allen & Unwin 1968

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

اُردو زبان کی پہلی تصنیف

مثنوی کدم راؤ پدم راؤ

مُصنفہ

فخر دین نظامی